تصرفات، کشف وکرامات

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ
نقشبندی مجددی

مصنف
نذیر احمد شرقپوری
: اسسٹنٹ رجسٹرار جامعہ پنجاب، لاہور

297.692
ج 58 ن
124917

ناشر: بزم جمیل سمن آباد۔ لاہور موبائل نمبر: 0300-4355778

Marfat.com

Marfat.com

222007
DATA ENTERED

تصرفات، کشف و کرامات

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

چلے تو راہِ طریقت کا شاہسوار لگے
رُکے تو "شیرِ ربّانی" کا شاہکار لگے

مصنف: ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

ریٹائرڈ: اسسٹنٹ رجسٹرار جامعہ پنجاب، لاہور

ناشر: بزم جمیل سمن آباد، لاہور

موبائل نمبر 0300-4355778

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

حقوق اشاعت محفوظ بحق مصنف و اولاد

بفیضانِ نظر : فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

نام کتاب : **تصرفات، کشف و کرامات**

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

مصنف : ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

کمپوزنگ : محمد اویس ندیم بھٹی

بار اول : ذوالحجہ 1435ھ بمطابق اکتوبر 2014ء

تعداد : 500

صفحات : 128

قیمت : 120 روپے

پریس : سیف اصغر پرنٹرز، عمر پارک نزد منشی ہسپتال، بند روڈ، لاہور

بک بائینڈر : محمد صدیق، عمر پارک نزد منشی ہسپتال، بند روڈ، لاہور

ملنے کا پتہ : ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری، محمد اویس ندیم بھٹی، 7 رسول پارک، شمع روڈ، لاہور

(موبائل نمبر 0300-4355778)

Marfat.com

نمبرشمار	مضمون	صفحہ
1	اظہار تشکر	5
2	انتساب	6
3	حمد باری تعالیٰ عزوجل	7
4	نعت شریف ﷺ	8
5	تصرفات، کشف وکرامات حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ	9
6	ہر مرید کی خبر گیری	9
7	بھائی بننا	9
8	سیلاب کا رُکنا	10
9	ٹکٹ بک ہونا	10
10	ڈاکوؤں سے حفاظت	11
11	خواب میں مرید کرنا	12
12	اغوا کاروں سے چھڑوانا	13
13	جادو کا اثر زائل کرنا	14
14	غلط فہمی دور ہونا	14
15	پیشگوئی	16
16	رائٹر بنانا	17
17	لنگر میں شفاء	18
18	رقم کا بندوبست ہونا	18
19	دستگیری فرمانا	21
20	دل کی خواہش پوری ہونا	21
21	عذاب سے بچانا	22
22	دوائی یاد دلانا	22
23	پرچی فیس لینے سے آگاہی	25
24	آپ کی دُعا سے بچے پیدا ہونا	26
25	خوابیدہ صلاحیتوں سے آگاہی	26
26	آخری سفر کی خبر دینا	26
27	غیبی مہمانوں کی خبر	27
28	وصال کی خبر	28
29	آخری سفر کی طرف اشارہ	29
30	دل کی کیفیت معلوم کرنا	29
31	دِل کی بات جاننا	32
32	مسئلہ حل کرنا	33
33	دلی خواہش پوری ہونا	34
34	نماز تہجد کی تلقین	35
35	سر کا بوجھ ختم کرنا	36
36	بیٹیوں کا رشتہ ہونا	37
37	صبر کا پھل میٹھا	38
38	بیعت ہونا	38
39	پینچر کا صفایا	39
40	حالات سے آگاہی	40
41	چارہ کاٹنا	41
42	بیماری سے شفاء	42
43	بیعت ہونا	43
44	بیعت ہونے کا سبب	43
45	پلاٹ کی فرد ملنا	44
46	دلی مراد پوری ہونا	45
47	ٹرین کا ڈبہ نہ ملنا	46
48	مکان کی تعمیر کرنے میں غیبی مدد	47
49	دنیا کی رنگین خواہشات ختم	49
50	مکان کا قبضہ واپس ملنا	50
51	ستمبر کے بدھ کا شدت سے انتظار	53
52	راز معلوم کرنا	54
53	ڈسپنسری کا قیام	55
54	گم شدہ رقم کا ملنا	56
55	گمشدہ لڑکا ملنا	57
56	علمی الجھن دور کرنا	58
57	خواب میں مرید کرنا	59
58	اوّل پوزیشن ملنا	61
59	ڈوبی ہوئی رقم ملنا	61
60	سدرۃ المنتہیٰ کی سیر	62

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
61	انگلش کا پروفیسر بنانا	62
62	جن سے ملاقات کروانا	63
63	خواب میں داتا علی ہجویری کی اور پھر میاں صاحب کی بیعت	73
64	نماز جمعہ پر پہنچنا	75
65	خواب میں زیارت پھر ملاقات	76
66	خواب میں زیارت اور پھر بیعت	77
67	مسئلہ حل فرمانا	78
68	کھانے میں برکت	79
69	بیماری سے نجات	80
70	100 روپے میں برکت	81
71	امامت کا منصب ملنا	82
72	موٹر سائیکل کا ملنا	82
73	خراب موٹر سائیکل چلتی رہی	83
74	مرید کی پریشانی سے آگاہ ہونا اور مشکل کشائی فرمانا	84
75	مزدوروں کی پریشانی سے آگاہی	85
76	ڈاکہ سے بچالیا	87
77	خواب میں آنا اور تلقین کرنا	88
78	ایک کپ چائے	88
79	خواب میں آنا اور بیماری کا علاج فرمانا	89
80	گلٹی سے شفا ملنا	90
81	کھانے میں برکت	90
82	پسند کا کھانا ملنا	91
83	دانت درد سے نجات	95
84	چوری شدہ بیل کا ملنا	96
85	ویزا میں توسیع	97
86	کروڑ پتی ہونا	98
87	قیمتی کار کا ملنا	99
88	ٹیلیویژن ٹوٹنے کی خبر	100
89	کسی فوق البشر طاقت کا ترتیب دیا ہوا وسیع دستر خوان	100
90	دعا اور مشورہ سے مکان کا مکمل ہونا	102
91	عین مشورہ کے وقت فون کا آنا	103
92	جادو کا اثر زائل ہونا	104
93	بیماری کے علاج کے لئے فروٹ	106
94	آپ کی دعا سے ترقی پانا	107
95	کشف سے ناشتہ کا انتظام فرمانا	108
96	دلی خواہش پوری ہونا	109
97	گاڑی کا خود بخود چلنا	110
98	چادر کی واپسی کے لیے بلانا	111
99	مویشیوں کو دم کرنا	112
100	کھانے میں برکت	114
101	اپاہج ہونا	114
102	گاڑی الٹ گئی مگر سوار اور کھانا محفوظ رہا	114
103	جسم کا محفوظ رہنا	115
104	بھینس کا دودھ دینا	115
105	کنویں کا خود بخود چلنا	116
106	اچانک حاضر ہونا	117
107	روزِ محشر کا حوال	118
108	خواب میں پیغام	118
109	منقبت	119
110	منقبت	120
111	پیر طریقت	121
112	نشانِ رحمت میاں جمیل احمد شرقپوری قدس سرہٗ	122
113	منقبت بحضور	123
114	جمیل احمد نامہ	124
115	منقبت	125
116	حواشی	127

Marfat.com

اظہارِ تشکر

ناچیز کی کتاب تصرفات، کشف و کرامات، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ قارئین کی خدمت میں پہنچ چکی ہے۔ خاکسار اس سلسلے میں مندرجہ ذیل حضرات کا شکر گزار ہے جنہوں نے میری علمی معاونت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر سے نوازے اور دین و دنیا میں کامرانیاں عطا فرمائے۔ آمین!

- ......محمد منشاء تابش قصوری چشتی سیالوی
- ......سید جمیل احمد رضوی
- ......محمد یٰسین قصوری شرقپوری
- ......قدر آفاقی ایم۔اے (صدارتی ایوارڈ یافتہ)
- ......قاضی محمد نور اللہ شرقپوری
- ......ماسٹر احمد علی شرقپوری
- ......حاجی صوفی اللہ رکھا شرقپوری
- ......سعید احمد صدیقی
- ......محمد رفیق شاہد شرقپوری

ناچیز محمد منشاء تابش قصوری صاحب اور سیّد جمیل احمد رضوی صاحب کا علمی و تحریری مشاورت پر خصوصی طور پر ممنون و مشکور ہے۔

احقر: ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

Marfat.com

انتساب

پیر طریقت، رہبر شریعت، فخر المشائخ

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری

نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ) کے نام جن کی نظر فیض نے بندہ کو تحریر کے میدان میں متعارف کرایا اور والدین مرحومین کے نام خصوص بالخصوص والدہ محرومہ مغفورہ کے نام جن کی پرورش اور دعاؤں کی طفیل اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ مقام عطا فرمایا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین!

احقر: ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

Marfat.com

حمدِ باری تعالیٰ عزوجل

بنائے اپنی حکمت سے زمین و آسماں تو نے
دکھائے اپنی قدرت کے ہمیں کیا کیا نشاں تو نے
نہیں موقوف خلاقی تری اس ایک دنیا پر
کیے ہیں ایسے ایسے سینکڑوں پیدا جہاں تو نے
دلوں کو معرفت کے نور سے تو نے کیا روشن
دکھایا بے نشاں ہو کر ہمیں اپنا نشاں تو نے
محمد مصطفٰے کی رحمۃ للعالمینی سے
بڑھائی یارب اپنے لطف اور احساں کی شاں تو نے
دیا اپنے کرم سے ریزہ مور ناتواں کو بھی
لگائے گر سلیماں کے لیے نعمت کے خواں تو نے
مئے لَا تَقْنَطُوْا کے نشے میں سرشار رہتا ہوں
سیہ مستوں کو بخشی ہے حیات جاوداں تو نے

(مولانا ظفر علی خان)

Marfat.com

نعت شریف ﷺ

سارے نبیوں کے عہدے بڑے ہیں
لیکن آقا کا منصب جدا ہے
وہ امام صف انبیاء ہیں
ان کا رتبہ بڑوں سے بڑا ہے
کوئی لفظوں میں کیسے بتا دے
ان کے رتبے کی حد ہے تو کیا ہے
ہم نے اپنے بڑوں سے سنا ہے
صرف اللہ ان سے بڑا ہے
وہ جو اک شہر نور الھدیٰ ہے
جلوہ گاہوں کا اک سلسلہ ہے
جس کی ہر صبح شمس الضحیٰ ہے
جس کی ہر شام بدر الدجےٰ ہے
نام جنت کا تم نے سنا ہے
میں نے اس کا نظارہ کیا ہے
میں یہاں سے تمہیں کیا بتا دوں
ان کی نگری کی گلیوں میں کیا ہے
مستقل ان کی چوکھٹ عطا ہو
میرے معبود یہ التجا ہے
کوئی پوچھے تو یہ کہہ سکوں میں
باب جبریل میرا پتہ ہے

Marfat.com

تصرّفات، کشف وکرامات

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

ہر مرید کی خبر گیری:

ماسٹر محمد اشرف شاد شرقپوری بیان کرتے ہیں کہ مَیں حضرت میاں جمیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق آپ کی حویلی پر مبارک علی کو قرآن پاک اور دینی کتب پڑھانے جاتا تھا۔ ایک دن آپ فرمانے لگے: "ماسٹر صاحب اگرچہ مَیں اتنا بڑا پیر نہیں ہوں لیکن اگر لندن میں بیٹھا ہوں تو مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ پاکستان میں میرے کس مرید کے دروازے کی کنڈی حرکت کر رہی ہے"۔ 1

سرورِ کائنات، فخرِ موجودات علیہ افضل الصلوٰت والتسلیمات کا ارشاد ہے: اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ ط مومن کی فراست سے ڈرو۔ بیشک وُہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے 2

بھائی بننا:

محمد عمران ولد محمد رمضان، کوٹ عبدالمالک (شرقپور خورد) کا بیان ہے کہ مَیں اور محمد رمضان ولد محمد نصر اللہ حضرت میاں جمیل صاحب شرقپوی رحمۃ اللہ علیہ کی حویلی پر کام کرتے تھے۔ ایک دِن ہم دونوں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ نے مجھ (محمد عمران ولد محمد رمضان) سے کہا کہ کیا تم دونوں بھائی ہو؟ مَیں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: "تم بھائی بن جاؤ گے"۔ اس کے بعد میری محمد رمضان ولد محمد نصر اللہ کی بہن سے شادی ہو گئی اور ہم بھائی بن گئے۔ 2 (ایضاً صفحہ 24)

Marfat.com

امام ربانی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہٗ النورانی فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے شیخ سید علی خواص علیہ الرحمۃ کو ارشاد فرماتے سنا: ہمارے نزدیک مردِ کامل اُس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک کہ وُہ اپنے مرید کی حرکات نسبی کو روزِ میثاق سے لے کر اُس کی جنت یا دوزخ میں داخل ہونے تک نہ جان لے۔3

سیلاب کا رکنا:

محمد عمران ولد محمد رمضان ،کوٹ عبدالمالک ،شرقپور خورد کا بیان ہے کہ اگست 2013ء میں سیلاب کا پانی حضور میاں جمیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بھینسوں کی حویلی کے قریب آگیا۔ جانوروں کو دربار حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ والی حویلی میں منتقل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ حضرت میاں جمیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ حویلی پر گئے آپ کو بتایا گیا کہ جانوروں کو دربار شریف والی حویلی میں لے جانے کا پرگرام ہے۔ آپ نے فرمایا: ''پانی اس سے آگے نہیں آئے گا۔ بابا خواجہ خضر مدد فرمائیں گے''۔ اور ویسا ہی ہوا۔ اس کے بعد پانی اترنا شروع ہوگیا۔4

حضرت عزیزان علیہ الرحمہ نے فرمایا: ''اس گروہ اولیاء اللہ کی نظر میں تمام زمین دسترخوان کی مانند ہے اور ہم کہتے ہیں کہ ناخن کی مثل ہے۔ ان اولیاء کرام کی نظر سے کوئی چیز غائب نہیں ہے''۔5

ٹکٹ ٹک ہونا:

محمد انور سکنہ نُور پُور رنز د شرقپور شریف کا بیان ہے کہ وہ ابوظہبی میں کام کرتا تھا۔ جب وہ پاکستان آیا اور شرقپور شریف میں حاضری کے لیے گیا۔ حضرت میاں

Marfat.com

جمیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب وُہ زمین پر بیٹھنے لگا تو آپ نے اُسے اپنے ساتھ چارپائی پر بٹھالیا۔ اس نے آپ سے درخواست کی کہ اگر آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہے تو وہ لا دیتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک الیکٹرک لائٹ لانے کا کہا۔ اس نے عرض کیا کہ ابوظہبی جا کر کسی آدمی کے ہاتھ بھیج دوں گا ورنہ جب دوبارہ پاکستان آیا تو پیش کردوں گا۔ جب وہ دوبارہ ابوظہبی جارہا تھا تو راستے میں اُسے ایک جزیرے پر ٹھہرنا پڑا۔ وہاں وہ ٹکٹ خریدنے کے لیے ائیرپورٹ گیا تو کاغذات چیک کرنے والا آدمی کہنے لگا کہ آپ کے کاغذات غلط ہیں۔ وہ واپس آ گیا۔ اُس نے کاغذ ایک گورے (انگریز) کو چیک کروائے تو وُہ کہنے لگا کہ یہ کاغذات درست ہیں۔ صبح چلے جانا۔ رات کو خواب میں حضور میاں جمیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی۔ آپ فرمانے لگے۔ تم نے ٹکٹ کیوں نہیں خریدا؟ اُس نے عرض کی کہ حضور وہ کہتے ہیں کہ تمہارے کاغذات غلط ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کاغذ غلط نہیں ہیں''۔ صبح جانا۔ تمہاری ٹکٹ بُک کرادی ہے۔ جب وہ صبح گیا تو جس آدمی کو پہلے کاغذات چیک کرائے تھے۔ اس کو دوبارہ چیک کروائے تو وہ اُس کی طرف دیکھ کر کہنے لگا جاؤ تمہارے کاغذات درست ہیں۔ 6

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ عارفین کاملین پر ہر چیز روشن اور ظاہر ہو جاتی ہے۔ امورِ غائبہ بھی منکشف ہو جاتے ہیں۔ 7

ڈاکوؤں سے حفاظت:

وحید احمد سکنہ لاہور آپ کے ڈرائیور کا بیان ہے: ''کہ ایک دفعہ حضرت میاں جمیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے شرقپور شریف بلایا۔ مَیں نے خیال

Marfat.com

کیا کہ دریا کے راستے ہی جاتا ہوں۔ جلدی چلا جاؤں گا۔ جب مَیں دریا عبور کر کے دوسری طرف آیا تو وہاں آدمی کھڑے تھے۔ وُہ کہنے لگے تمہیں کسی نے نہیں روکا؟ ہم تو ابھی ادھر سے آئے ہیں اور ڈاکوؤں نے ہم سے سب کچھ چھین لیا ہے۔ مَیں نے کہا نہیں، ادھر تو کوئی آدمی نہیں تھا۔'' 8

اولیاء اللہ کو لوگوں کے دِلوں کے حالات اور آئندہ وقوع پذیر ہونے والے واقعات کا علم ہوتا ہے۔ 9

خواب میں مرید کرنا:

شمس چراغ ولد منظور حسین اڈا کھدیر والا تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد آف اقبال نگر بستی 203 بیان کرتے ہیں: ''میرے والد صاحب پانچ وقت کے نمازی اور تہجد گزار تھے۔ وُہ کہتے تھے کہ مَیں اُس کا مرید ہوں گا جو سنّت نبوی کا پابند ہوگا۔ 13 سال تک اسی طرح سلسلہ چلتا رہا۔ ایک رات تہجد کے وقت حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ میرے والد صاحب کو بازوؤں سے پکڑ کر اٹھایا اور فرمانے لگے کہ شرقپور شریف آکر بیعت ہو جاؤ۔ مَیں شرقپور شریف کا راستہ نہیں جانتا تھا۔ صبح ہوئی تو ہماری مسجد کے امام صاحب میرے والد سے کہنے لگے کہ گاڑی تیار ہے۔ آج ہمارے ساتھ شرقپور شریف چلو۔ میرے والد صاحب امام صاحب کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر شرقپور شریف آ گئے اور یہاں آکر میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے بیعت ہو گئے۔ 10

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ''اطلاع بر لوحِ محفوظ مطالعہ و دیدن نقوش نیز از بعضے اولیاء اللہ بتواتر منقول ست۔ 11

Marfat.com

اغوا کاروں سے چھڑوانا:

شمس چراغ ولد منظور حسین اڈا کھدیروالا تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد آف اقبال نگر بستی 203 کا بیان ہے: ''الیکشن 2013ء کی کمپین (مہم) کے دوران میں مجھے اغوا کر لیا گیا اور میرے گھر والوں سے رقم طلب کی گئی۔ مَیں نے ان سے کہا میرے گھر والوں کے پاس رقم نہیں ہے۔ اس لیے وہ آپ کو کچھ نہیں دیں گے''۔ رات کو مجھے حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی۔ آپ مجھے فرمانے لگے کہ گھبرانا نہیں ہم تمہیں چھڑوالیں گے۔ اگلے روز اغوا کاروں نے مجھے کہا: ''عمران کا جلسہ ہے۔ آپ ہمارے ساتھ چلیں''۔ پچیس تیس آدمی ٹرالی پر بیٹھے اور مجھے بھی ساتھ بٹھالیا۔ جب جلسہ گاہ پہنچے تو مجھے کسی نے پکڑا اور نیچے اتار لیا۔ وہ آدمی مجھے ڈھونڈتے رہے۔ لیکن مَیں اُن کو نہ ملا۔ سحری کے وقت خواب میں مجھے آپ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے مجھے بتایا کہ تُم نے اس طرف کو جانا ہے۔ مَیں صبح کو اس راستے کی طرف چل پڑا۔ جدھر آپ نے اشارہ کیا تھا۔ مجھے ایک وین (van) نظر آئی۔ اس کو روکا۔ کنڈیکٹر کو بتایا کہ میرے پاس کچھ نہیں اور مجھے شرقپور شریف جانا ہے۔ اس نے مجھے وین پر بٹھا لیا اور شرقپور شریف پہنچ کر مجھے وین (van) سے اتار دیا۔12

دیوبندی حضرات کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی اولیاءاللہ کے ان کمالات اور اوصاف کا مالک ہونے کی تائید کرتے ہوئے رقمطراز ہیں: ''یہ حالت انبیاء واولیاء کاملین کی ہوتی ہے کہ وُہ اخلاقِ الٰہیہ میں سے ایک خلق (وصف اور کمال) یہ بھی ہے کہ دوسروں کو نفع پہنچانا اور نفع عام ہے۔ ظاہری بھی اور باطنی بھی''۔

Marfat.com

جادو کا اثر زائل کرنا:

شمس چراغ ولد منظور حسین اڈا کھدیر والا تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد آف اقبال نگر بستی 203 بیان کرتے ہیں: ''مجھے کسی نے کچھ کر دیا اور مَیں بیمار ہو گیا۔ مَیں کسی سے کچھ بات نہیں کرتا تھا۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ آپ نے فرمایا: ''اپنے گھر میں فلاں جگہ سے ساڑھے پانچ فٹ کھدائی کرو''۔ مَیں نے گھر والوں سے کھدائی کے لیے کہا۔ انہوں نے کہا کہ تم پاگل ہو گئے ہو؟ مَیں نے پھر گھر والوں سے کہا: ''حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ایسا کرنے کو کہا ہے''۔ تب ساڑھے پانچ فٹ کھدائی کی گئی تو نیچے سے سرنج نکلی جس میں بال، Blade (بلیڈ) کے ٹکڑے وغیرہ تھے۔ جب ہم نے اسے پکڑنے کی کوشش کی تو ہاتھ جلتے تھے۔ ہم نے وہ دریا میں پھینک دی۔ اس کے بعد مَیں تندرست ہو گیا۔ پھر جب مَیں آپ کے پاس حاضر ہوا تو آپ مسکرا پڑے۔'' 13

اِنَّ اَوْلِیَآئِیْ تَحْتَ قَبَائِیْ لَا یَعْرِفُهُمْ غَیْرِیْ۔ بے شک میرے ولی میری قبا کے نیچے ہیں۔ جنہیں میرے سوا کوئی نہیں جانتا۔ 14

غلط فہمی دور ہونا:

جب راقم الحروف (ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری) نے حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت کی تو اس بات کی پریشانی لاحق ہو گئی کہ آپ مریدوں کا نام لے کر بلاتے ہیں۔ میرا آپ نے کبھی نام نہیں لیا۔ اس زمانے میں آپ جامع مسجد شیر ربانی، مدینہ چوک، وسن پورہ، لاہور

Marfat.com

میں جمعہ کی نماز پڑھاتے تھے۔ محفلیں ہوتی تھیں۔ لنگر کھلایا جاتا تھا۔

جناب خادم صاحب جو میرے دفتر کے ساتھی اور پیر بھائی ہیں۔ کھانے کے برتنوں کو صاف کر کے بہت خوشی محسوس کرتے تھے۔ میری خوش قسمتی کہ مَیں بھی اُن کے ساتھ برتن صاف کرنے میں شامل ہونے لگا اور روتا رہتا تھا کہ مَیں تو کسی کھاتہ میں نہیں ہوں۔ حضرت صاحب مجھے پہچانتے ہی نہیں جبکہ خادم بھائی کو نام لے کر بلاتے ہیں۔ خادم بھائی مجھے تسلی دیتے تھے کہ فکر نہ کریں آپ تجھے پہچانتے ہیں۔ وہ وقت جلد آئے گا جب آپ تم کو نام لے کر بلائیں گے۔

قدرت کے کرشمے بڑے عجیب ہوتے ہیں جو انسانی عقل میں نہیں آسکتے۔ جب قدرت مہربانی ہوتی ہے تو ہر بات کا غیب سے انتظام فرما دیتی ہے۔ جناب محمد اسحاق جو کہ بڑے خدا ترس، نرم مزاج، انسان دوست اور اولیاء اللہ کے عقیدت مند تھے (میرے دفتر کے ڈپٹی کنٹرولر امتحانات تھے) نے مجھ سے حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی خواہش ظاہر کی۔ ہم دونوں نے جمعہ کے روز حضرت صاحب قبلہ کی خدمت میں حاضر ہونے کا پروگرام بنایا اور جمعہ کے روز حاضری کے لیے شرقپور شریف کی طرف روانہ ہو گئے۔ اس وقت آپ شہر والی بیٹھک میں سائلین کو ملتے تھے۔ آپ کو علم ہو گیا تھا کہ ہم آپ کو ملنے کے لیے آ رہے ہیں۔ آپ نے جامع مسجد ''شیر ربانی وسن پورہ، لاہور'' میں جمعہ کی نماز پڑھانی تھی اور آپ کو تاخیر ہو رہی تھی۔ اس کے باوجود آپ ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ جب ہم پہنچے تو بہت دیر ہو چکی تھی۔ لنگر پیش کیا گیا۔ لنگر کھایا اور آپ نے جناب محمد اسحاق ڈپٹی کنٹرولر صاحب کا نام پوچھا اور مَیں نے

Marfat.com

ان کا آپ سے تعارف کروایا۔ آپ بہت خوش ہوئے اور کچھ کتابیں ان کو بطور تحفہ عنایت فرمائیں۔ اس ملاقات سے میرے سُوئے ہوئے نصیب جاگ پڑے۔ آپ نے میرا نام لے کر فرمایا: ''جامع مسجد ''شیر ربانی وسن پورہ، لاہور'' چلو۔ وہاں جمعہ کی نماز پڑھو''۔ ہم وہاں پہنچ گئے۔ آپ نے جمعہ مبارک کی نماز پڑھائی اور مسجد کے اوپر حجرے میں تشریف لے گئے۔ لنگر شریف کھلایا گیا۔ ڈپٹی محمد اسحاق صاحب کو مزید کتابیں بطور تحفہ عنایت فرمائیں اور بڑی محبت کے ساتھ ہم دونوں کو رخصت کیا۔ اس ملاقات نے میری یہ غلط فہمی دور کردی کہ مجھے آپ جانتے ہی نہیں۔

ایک دفعہ آپ نے میرے سب بھائیوں کا نام لے لے کر اُن کی خریت دریافت کی اور اُن کے کاروبار کے متعلق بھی دریافت فرمایا۔ اللہ والوں کی بڑی شان ہوتی ہے۔ وقت آنے پر سارے راز کھول دیتے ہیں۔

پیشگوئی:

اور نیکی کے کاموں کے لیے دوڑ پڑتے ہیں۔ یہی لوگ صالحین میں سے ہیں۔ 15

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی رحمۃ اللہ علی، حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے عاشق اور فرمابردار تھے۔ آپ کے مقام ومرتبہ کو جانتے تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی اُن سے بہت پیار کرتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے عالم دین تھے۔ ان سے ہزاروں لوگوں نے علم کی شمع روشن کی۔ آپ بہت بڑے محقق تھے۔ اُن کی صلاحیتوں کا لوہا دنیا مانتی ہے۔ آپ کی آراء بہت قیمتی تھیں۔ وُہ فرماتے تھے کہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف کا کام کرنے کے لیے ہزاروں کی خواہش ہوتی ہے۔ وہ

Marfat.com

لوگ انتہائی خوش نصیب ہیں جن کو آستانہ عالیہ کی طرف سے کوئی ڈیوٹی دی جاتی ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی زیر صدارت ماہنامہ ''نور اسلام'' کے دفتر میں ماہنامہ ''نور اسلام'' کے بارے میں میٹنگ ہو رہی تھی کہ باتوں باتوں ہی میں پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی کہنے لگے کہ آپ صاحب کشف ولی ہیں۔ آپ کو ہر آنے جانے والے کے حالات سے آگاہی ہوتی ہے۔

اسی میٹنگ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''دنیا فانی ہے۔ اس میں آنا جانا لگا رہتا ہے لیکن دنیا کے کام نہیں رُکتے''۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اشارہ اس طرح بھی کیا ''لوگ ساتھ چھوڑ بھی تو جاتے ہیں۔ ایسا وقت آنے سے پہلے بندوبست بھی ہونا چاہیے''۔ اسی میٹنگ میں آپ نے پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب سے فرمایا ''صدیقی صاحب دوسرے رائٹروں کا انتظار کرنے کی بجائے رائٹروں کی اپنی ٹیم تیار کرنی چاہیے۔ ہمارے پاس پڑھے لکھے لوگ تو موجود ہیں۔ لیکن ان کی صرف تربیت کی ضرورت ہے''۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ پیشگوئی سوفی صد درست ثابت ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کچھ مخلص ساتھی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے ہیں۔ کچھ دنیاوی مجبوریوں کی وجہ سے آپ کے ساتھ کام جاری نہ رکھ سکے اور کچھ مخلص ساتھی اپنے بڑھاپے کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کاموں میں متحرک نہ رہ سکے۔

رائٹر (writer) بنانا:

راقم الحروف (ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری) صرف دفتری امور سے واقف

Marfat.com

ایک افیسر تھا۔ لکھنے پڑھنے سے لا بلد تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ اور فیض کی وجہ سے آج راقم کچھ لکھنے کے قابل ہوا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کرامت ہے کہ جولائی 1996ء میں ماہنامہ ''نور اسلام'' میں میرا پہلا مضمون بعنوان ''بچے کی نگہداشت'' شائع ہوا۔ اس کے بعد تسلسل سے ماہنامہ ''نور اسلام'' میں مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ اس سے میرے پڑھنے لکھنے کے ذوق وشوق میں مزید اضافہ ہو رہا ہے۔ مَیں نے آپ کے فیض کی وجہ سے دن رات محنت کی اور ملک کے نامور اخباروں، رسائل وجرائد میں میرے مضامین شائع ہو رہے ہیں۔

لنگر میں شفاء:

آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے لنگر شریف میں اللہ تعالیٰ نے شفاء رکھی ہوئی ہے۔ کئی لوگوں کی بیماریاں اس لنگر شریف کو کھانے کی وجہ سے دور ہوئی ہیں۔ ایک دفعہ راقم الحروف (ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری) کی والدہ مرحومہ ومغفورہ کو پیٹ درد کا مرض لاحق ہو گیا تھا تو وہ آستانہ عالیہ شیر ربانی پر حاضر ہوئیں۔ لنگر شریف کی دال روٹی کھائی تو پیٹ کا درد ختم ہو گیا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اولیاء اللہ کے بارے میں فرمایا ہے: اَلشَّیْخُ فِیْ قَوْمِہٖ کَنَبِیٍّ فِیْ اُمَّتِہٖ ۔ شیخ (مرشد کامل) اپنی قوم (مریدوں) میں ایسے ہوتا ہے جیسا کہ ایک نبی اپنی امت میں۔

رقم کا بندوبست ہونا:

راقم نے اپنے پیرومرشد حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے دفتر ماہنامہ ''نور اسلام'' کاشانہ شیر ربانی، مکان نمبر 5۔ اجمیری سٹریٹ، ہجویری محلہ،

Marfat.com

داتا گنج بخش، لاہور میں ایک میٹنگ کے دوران کتاب ''انوارِ شیر ربانی'' چھپوانے کی اجازت طلب کی تو آپ فرمانے لگے: ''پیسے کون لگائے گا؟'' مَیں نے عرض کی: ''حضور پیسے مَیں خود لگاؤں گا''۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے دوبارہ چھپوانے کی اجازت فرمادی۔ اس کتاب کو چھپوانے کا مَیں نے کسی سے ذکر نہیں کیا تھا۔

جب مَیں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کتاب کو دوبارہ چھپوانے کی اجازت لے کر دفتر واپس گیا تو سید ابرار حسین شاہ ولد نصار حسین شاہ آف سبزہ زار سکیم، لاہور جو کہ میرے ساتھ کام کرتا تھا۔ اُس نے مجھے کہا کہ اُسے پتہ چلا ہے کہ مَیں نے کوئی کتاب چھپوانی ہے۔ مَیں نے کہا ''ہاں! مَیں نے کتاب چھپوانی ہے''۔ اُس نے اُسی وقت بغیر کوئی بات کیے مجھے 500 روپے دے دیے اور کہنے لگا کہ کتاب کا کام شروع کرو۔ کتاب کا جتنا خرچہ ہوگا وُہ ادا کرے گا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اگلی میٹنگ پر مَیں نے یہ بات بتائی کہ کتاب کی چھپوائی کا آپ کی دعا سے بندوبست ہو گیا ہے۔ فلاں آدمی نے کتاب کی چھپوائی کے تمام اخراجات پورے کرنے کا وعدہ کیا ہے تو آپ بہت خوش ہوئے اور فرمانے لگے کہ جلدی سے اُس شخص سے سارے پیسے لے لو کہیں وہ بدل نہ جائے۔ اس کتاب پر نظر ثانی محترم قدر آفاقی صاحب نے کی تھی اور انہوں نے اس کا نام ''انوارِ شیر ربّانی'' تجویز کیا تھا جو کہ صاحبزادہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے پسند فرمایا۔ کتاب ''انوار شیر ربّانی'' قریباً سترہ مقالات کا مجموعہ ہے۔ اس کے 240 صفحات ہیں اور یہ مکتبہ نور اسلام کی طرف سے 1999ء میں شائع کی گئی تھی۔ اس پر کل خرچہ 22000 روپے آیا تھا جو سارے کا سارا سید ابرار حسین

Marfat.com

شاہ نے ادا کیا۔ یہ کتاب بہت مقبول ہوئی اور اس کا دوسرا ایڈیشن چند اضافوں کے ساتھ فروری 2008ء میں شائع ہوا۔

مزید براں سید ابرار حسین شاہ نے مزید 4 ہزار روپے اُس وقت خرچ کیے جب میری کتاب ''انوارِ شیر ربّانی'' کی ''تعارفی تقریب'' بتاریخ 5۔ستمبر 1999ء بروز اتوار بوقت بعد از ظہر بمقام ''دارالمبلغین حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ شرقپور شریف'' زیرِ صدارت شیخ المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ انعقاد پذیر ہوئی تھی۔ سیّد ابرار حسین شاہ نے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لیے کپڑوں کا ایک بڑا قیمتی جوڑا خریدا۔ حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر کپڑے اور پھولوں کی چادریں چڑھانے کے لیے خریدیں۔ لاہور سے کرائے پر گاڑی لے کر گیا۔ پانچ کلو مٹھائی آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے خریدی۔ دربار شریف پر چادریں چڑھائیں۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو مٹھائی اور کپڑوں کا جوڑا پیش کیا۔ کچھ نذرانہ بھی پیش کیا۔ اس طرح سید ابرار حسین شاہ کے تقریباً 26000 روپے خرچ ہو گئے تھے۔

سید ابرار حسین شاہ نے راقم کو یہ بات بتائی کہ جب حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سٹیج پر چڑھنے لگے تو آپ نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا تو مَیں نے اپنے سارے جسم میں ٹھنڈک محسوس کی۔

حضور ﷺ نے فرمایا: ''سادات میری صلب سے پیدا ہوئے ہیں۔ عُلماء میرے سینے سے پیدا ہوئے ہیں اور فقراء اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں☆

Marfat.com

دستگیری فرمانا:

محمد سیف اللہ بھٹی آف گوجرانوالہ بیان کرتے ہیں: ''غالباً 1973ء کا زمانہ تھا۔ مَیں سالانہ عرس پاک حضرت ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ شرقپور شریف رات کے پروگرام میں شامل ہوا۔ رات کی محفل کے اختتام پر مَیں مین بازار مسجد ''لوہاراں والی'' میں آ گیا۔ مجھے اپنی نیند پر بھروسہ نہ تھا۔ اسی کشمکش میں رہا کہ کہیں نماز فجر نہ رہ جائے اور مَیں سویا رہوں۔ میری آنکھ لگ گئی اور میرا مقدر جاگ گیا''۔ خواب میں حضور میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور فرمایا: ''اٹھ بھئی! نماز کا وقت ہو گیا ہے، نماز پڑھو''۔ اسی اثنا میں جاگ گیا اور نماز فجر وقت پر ادا کی۔ گویا کہ قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے میری دستگیری فرمائی۔ 16

دل کی خواہش پوری ہونا:

محمد سیف اللہ بھٹی آف گوجرانوالہ کا بیان ہے کہ میرا بیٹا احمد رضا آج سے 15 سال قبل کوریا کے لیے روانہ ہوا مگر ائیر پورٹ پر ڈی پورٹ کر دیا گیا۔ مَیں پریشان ہو گیا اور اسی پریشانی کے عالم میں شرقپور شریف حضور قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کے لیے حاضر ہوا۔ مگر ملاقات نہ ہو سکی۔ دربار شریف پر حاضری دی اور واپس چلا آیا۔ نماز عشاء ادا کرنے کے بعد پریشانی کی حالت میں سو گیا۔ خواب میں حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کرم فرمایا۔ آپ کی زیارت ہوگئی۔ آپ نے فرمایا: کونسا بیٹا ہے جو باہر نہ جا سکا؟ مَیں نے کہا یہ بیٹا احمد رضا ہے۔ آپ نے فرمایا: مجھے وضو کراؤ۔ مَیں نے آپ کو وضو کروا دیا۔ آپ نے دعا فرمائی اور میری آنکھ کھل گئی اور مَیں کافی حد تک مطمئن ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے میری پریشانی دور کر دی

Marfat.com

ہے اور ایسا ہی ہوا کہ حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دعا فرمائی۔ میرا بیٹا ایک ہفتہ کے اندر ہی کوریا پہنچ گیا۔ 17

عذاب سے بچانا:

محمد سیف اللہ بھٹی آف گوجرانوالہ بیان کرتے ہیں: ''مَیں نے ایک کتاب موت کا منظر پڑھی جس میں یہ واقعہ درج تھا کہ قیامت کے روز میدان حشر میں ایک کنواں ہوگا۔ جس میں اگر ایک پتھر بھی پھینکا جائے تو وہ پچاس ہزار سال بعد نیچے پہنچے گا۔ یہ خوفناک منظر پڑھ کر پریشان ہوا۔ اس کے بعد مَیں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت کا منظر ہے اور مجھے کسی نے اس کنواں میں پھینک دیا ہے۔ اچانک ایک ہاتھ میری طرف بڑھا اور مجھے پکڑ کر باہر نکال دیا۔ دیکھا تو مجھے باہر نکالنے والے حضور میاں جمیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ میرے مرشد پاک تھے۔ اس خوفناک منظر سے مجھے حضور میاں جمیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بچالیا۔ جب آنکھ کھلی تو تمام پریشانی دور ہو چکی تھی۔ یہ سب کچھ حضور میاں جمیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کرم کا نتیجہ تھا۔ جیسے آپ کی ذات اس جہان میں ہمارے لیے دستگیر و راہنما ہے۔ اسی طرح قیامت کے روز اللہ کے حکم سے اور نبی پاک ﷺ کی نظر رحمت اور اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان نظر سے اگلے جہان میں بھی ضرور دستگیری فرمائیں گے۔ 18

دوائی یاد دلانا:

ڈاکٹر فقیر حسین، جنرل ہسپتال، لاہور کا بیان ہے: وہ ایک دفعہ جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے

۱۲۷۹۱۷

Marfat.com

پاس بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اشفاق پٹواری ساکن موہلنوال کو بلانے کے لیے بھیجا۔ اشفاق پٹواری ابھی تھوڑی دور ہی تھا کہ حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے کھڑے ہونے کا حکم دیا اور فرمایا: اباجی! کو جا کر ملو۔ اتنی دیر میں اشفاق پٹواری آپ کی خدمت میں پہنچ گیا اور حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کرنے لگا کہ آپ نے ڈاکٹر فقیر حسین کو بلایا ہے۔ اُسی وقت مَیں آپ کے پاس پہنچ گیا۔ آپ اندر والی بیٹھک میں بیٹھے تھے۔ آپ نے مسکراتے ہوئے مجھ سے فرمایا: تُو نے صرف میاں خلیل ہی کی حاضری بھرنی ہے یا مجھے کچھ وقت دینا ہے۔ مَیں (ڈاکٹر فقیر حسین) ہاتھ جوڑ کر عرض گزار ہوا جیسے آپ فرمائیں گے۔ میری کیا جرأت کہ مَیں حکم عدولی کروں جس پر آپ فرمانے لگے کہ ایک دفعہ دریائے راوی میں سیلاب آ گیا۔ مجھے کسی ضروری کام سے لاہور جانا تھا۔ ہر طرف پانی ہی پانی تھا۔ لہٰذا مَیں ایک ٹریکٹر پر بیٹھ کر لاہور کی طرف چلا۔ پورے راستہ میں مَیں نے میڈیکل کیمپ لگے ہوئے دیکھے۔ جن پر بینر لگے ہوئے تھے جن پر لکھا تھا ''فری میڈیکل کیمپ برائے سیلاب زدگان''۔ اُن کو دیکھ کر خیال آیا کہ ہمیں بھی میڈیکل کیمپ لگانا چاہیے۔ مَیں نے حکیم علی احمد نیّر واسطی سے رابطہ کیا کہ مَیں نے شرقپور شریف میں ''فری میڈیکل کیمپ'' لگانے کا ارادہ کر لیا ہے۔ جس پر حکیم صاحب نے جواب دیا کہ مَیں حاضر ہوں۔ مَیں خود بھی وقت دوں گا اور طبیہ کالج سے چوتھے سال کے کچھ طالبعلموں کی بھی ڈیوٹی لگا دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ہم نے کیمپ لگایا جس میں اتنے مریض آئے جس کا سوچا بھی نہ تھا کہ اس قدر کیمپ کامیاب ہوگا۔ اَب مَیں نے ارادہ کیا ہے کہ ایک ''فری ڈسپنسری'' کا اہتمام کیا جائے۔ جس پر بندہ ناچیز عرض

Marfat.com

گزار ہوا کہ حضور آپ جیسے حکم فرمائیں گے مَیں حاضر ہوں۔ آخر کار آپ نے ڈسپنسری تیار کروائی اور 2002ء میں اس کے باقاعدہ افتتاح کے لیے ہمیں دعوت نامے دیئے گئے۔ جس میں بندہ ناچیز (ڈاکٹر فقیر حسین)، ڈاکٹر محمد یوسف صاحب گگومنڈی والے، ڈاکٹر سمیع اللہ صاحب، میڈیکل سپریٹنڈنٹ، شیخ محمد ارشد پشاور والے، ڈاکٹر محمد خالد موہلنوال والے حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا: مَیں نے ڈسپنسری بنادی ہے۔ اَب اسے چلانا آپ لوگوں نے ہے اور جذباتی طور پر ہاں کرنی بلکہ اپنی ذات کو مدنظر رکھتے ہوئے وقت دینا ہے۔ آپ لوگوں کے اپنے معاملات میں بھی کسی قسم کا خلل نہ آئے۔ جس پر فیصلہ ہوا کہ ڈسپنسری ہفتہ میں دو دن کھلے گی۔ (جمعۃ المبارک کے دن اور اتوار کے دن)۔ اُس کے بعد آپ نے کھانا کھلایا اور آپ نے فرمایا: چلو ڈسپنسری چل کر افتتاح کرتے ہیں۔ آپ کرسی پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: اگر قادے ڈاکو سے لوگوں کو شفا ہوسکتی ہے تو اس ڈسپنسری سے بھی ضرور لوگوں کو شفا ملے گی اور اُس کے بعد دعا فرمائی۔ پھر آپ واپس بیٹھک میں تشریف لے گئے۔ اس کے بعد حسبِ معمول ڈسپنسری کھلنا شروع ہوگئی۔ آپ نے بندہ ناچیز (ڈاکٹر فقیر حسین) کو بطور ڈائریکٹر ''شیر ربانی فری ڈسپنسری'' مقرر فرمایا اور مجھے فرمایا: پریشان نہیں ہونا۔ مَیں آپ کے ساتھ ہوں اور پھر اس طرح نگرانی فرمائی کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ ادویات جو اچانک ضرورت کے لیے منگوانی ہوتیں وہ بندہ ناچیز لاہور سے لے آتا۔ ایک دفعہ کچھ دوائیاں ختم ہوگئیں۔ وہ دوائیاں مَیں نے ذہن میں رکھ لیں کہ پرسوں اتوار کو لیتا آؤں گا۔ جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ شام کی نماز پڑھ کر لنگر شریف کھایا۔ آپ سے اجازت لی اور لاہور ہمراہ حاجی محمد اسلم اعظم مارکیٹ والے چلا گیا۔ گھر تقریباً رات 9 بجے پہنچا تو میرے ذہن میں خیال آیا

Marfat.com

کہ ادویات کے نام ایک کاغذ پر لکھ لوں تا کہ کوئی دوائی رہ نہ جائے۔ 4 دوائیوں کے نام لکھ لیے لیکن پانچویں دوائی ذہن سے نکل گئی کہ کونسی ہے؟ رات کو سو گیا۔ آپ خواب میں تشریف لائے اور آپ نے ہاتھ میں ایک شیشی پکڑی ہوئی تھی۔ مجھ سے پوچھنے لگے کہ یہ دوائی ہماری ڈسپنسری میں موجود ہے۔ یہ وہی سیرپ کی شیشی تھی جو میرے ذہن سے نکل گئی تھی۔ بندہ فوراً اٹھا اپنی جیب سے کاغذ اور پنسل نکالی۔ دوائی کا نام لکھ لیا۔ اگلے دن مَیں نے اپنے ساتھیوں کو بتایا کہ ڈسپنسری ہم نہیں چلا رہے بلکہ آپ خود چلا رہے ہیں۔ ڈسپنسری کی ایک ایک دوائی سے واقف ہیں۔ 19

پرچی فیس لینے کے پروگرام سے آگاہی:

ڈاکٹر فقیر حسین جنرل ہسپتال، لاہور کا بیان ہے: ''ڈاکٹر محمد یوسف صاحب نے ایک دفعہ ہم سے مشورہ کیا۔ آپ سے عرض کرتے ہیں کہ جس طرح سرکاری ہسپتالوں میں پرچی کی 10 روپے فیس ہے۔ ہمیں بھی رکھنی چاہیے۔ جس پر ہم نے اُن کی ہاں میں ہاں ملا دی کیونکہ ایک تو وہ عمر میں ہم سے بڑے تھے۔ دوسرے وہ خالص عقیدت تھے۔ اُس وقت ظہر کا وقت تھا۔ آپ کے حکم کے مطابق ملاقات عصر کے بعد ہوتی تھی۔ آپ نے مجھے بلایا اور فرمانے لگے ہم نے پرچی فیس نہیں رکھنی، باقی لوگوں نے اگرچہ پرچی فیس رکھی ہے اور اگر ہم بھی رکھ دیں تو یہ کام مثالی نہیں ہوگا''۔ آپ نے فرمایا: ''یہ اتنا بڑا کام مَیں نے یہ سوچ کر شروع کیا ہے کہ حضرت ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ فرما کر گئے ہیں کہ (میاں تُو جھڑے کم نُوں ہتھ پاویں گا ضرور توڑ چڑھے گا) یعنی کامیابی ضرور ہوگی''۔ آپ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

سوہنیاں اُچیاں شاناں والا میرا سوہنا پیر لاثانی
قطب وقت بنایا جس نُوں حضرت شیر ربانی 20

Marfat.com

آپ کی دعا سے بچے پیدا ہونا:

مولانا کرامت علی نقشبندی مجددی، امام وخطیب جامع مسجد نقشبندیہ مجددیہ محلّہ جہانگیر آباد، شیخوپورہ کا بیان ہے: ''اُس کے ہاں شادی کے بعد 3 سال تک اولاد پیدا نہ ہوئی۔ اُس نے فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے دعا کروائی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا سے اُسے 4 بیٹے اور 1 بیٹی عطا فرمائی''۔ 21ے

خوابیدہ صلاحیتوں سے آگاہی:

جٹس (ر) نذیر احمد غازی لکھتے ہیں: '' میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خلوت اور جلوت میں مشفق بزرگ پایا۔ وہ اپنے سے چھوٹوں پر تربیت کا فیضان جاری رکھتے تھے۔ اچھے کام پر حوصلہ اور داد دینے میں کبھی بُخل سے کام نہیں لیتے تھے''۔ کراچی میں مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے دوران جب جٹس (ر) نذیر احمد غازی نے انہیں دورہ پنجاب کی دعوت دی تو نورانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خوشگوار حیرت سے یہ پوچھا: ''ایسا کیسے ممکن ہے؟'' میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''اس دھان پان جسم والے نوجوان لیڈر کی خوابیدہ صلاحیتوں سے آپ سب واقف ہوں گے۔ جب آپ لاہور تشریف لائیں گے''۔ 22ے

آخری سفر کی خبر دینا:

(1) جٹس (ر) نذیر احمد غازی لکھتے ہیں: ''میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی منزل کو یاد رکھنے والے وہ مسافر حق تھے جو اپنی جلوہ منزل سے اپنے چراغ راہ کو منور رکھتے تھے۔ دنیائے فانی سے بقائی حیات کی وادی میں اترنے سے چندروز

Marfat.com

پہلے اپنے ایک محبوب مرید شیراز بھٹی کو طلب کیا اور فرمایا: ''بھٹی صاحب اب ہمارا چل چلاؤ ہے۔ مجھے اپنی والدہ مرحومہ کی باتیں یاد آتی ہیں کہ لقائے محبوب کے جویا کو اُن کی منزل تک بہت جلدی پہنچا دیا کرتے ہیں''۔ میاں صاحب اپنی دائمی آرامگاہ میں اپنے بزرگوں کے سایہ عاطفت میں فوز المرام ہو کر امر ہو گئے ہیں اور اب ہمارے اور اُن کے درمیان دو دنیاؤں کا فاصلہ حائل ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر خورشید رضوی کی زبان سے نکلا یہ شعر عالم حیرت میں بار بار زبان پر آتا ہے''۔

وہ جو لوگ اھل کمال تھے وہ کہاں گئے
وہ جو لوگ اپنی مثال تھے وہ کہاں گئے

غیبی مہمانوں کی خبر دینا:

حضرت صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شرقپوری نے راقم سے اپنے دادا جان، فخر المشائخ الحاج حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی آخری ملاقات کے واقعہ کو کچھ اس طرح بیان فرمایا کہ بروز منگل 10 ستمبر 2013ء کو رات 12 بجے کے قریب قبلہ دادا جان رحمۃ اللہ علیہ کے خادم محمد ایوب کا فون آیا کہ آپ کو حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ یاد فرما رہے ہیں۔ مَیں فوراً حاضرِ خدمت ہوا۔ اِسی دوران آپ کا خادم بابا عبدالغفور بھی کمرے میں داخل ہوا۔ آپ نے بابا عبُدالغفور کو میرے آنے سے پہلے ہی 200 روپے لے کر آنے کا حکم فرمایا تھا۔ آپ نے مجھے فرمایا یہ 200 روپے بابا عبدالغفور سے لے لو اور دو بیبیاں آئی ہیں ان کو 100، 100 روپے نذر دے دو۔ مَیں نے اِدھر اُدھر دیکھا وہاں ہمارے سوا کوئی موجود نہ تھا۔ مَیں نے کمرے سے باہر نکل کر بابا عبدالغفور کو اشارے

Marfat.com

سے باہر بلایا اور اسے پوچھا کہ کوئی ساتھی آئے ہیں۔ اُس نے کہا کہ ہمارے علاوہ کوئی نہیں۔ مَیں دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: ''دو ساتھی آئے ہیں۔ انہیں 100، 100 روپیہ نذر دے دو اور انہیں اندر سے لنگر شریف لا کر کھلاؤ''۔ مَیں نے عرض کیا دادا جان خادمین کے سوا اور کوئی بیلی موجود نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: ''باہر جا کر دیکھو۔ دو، تین بار آپ نے یہی فرمایا''۔ مَیں نے آپ کے حکم کی تعمیل میں ایسا ہی کیا۔ مگر مجھے کوئی بھی ساتھی نظر نہ آیا۔ مَیں نے عرض کیا ابا حضور! کوئی ساتھی اندر یا باہر موجود نہیں ہے۔ آپ جیسے حکم فرمائیں''۔ آپ نے کچھ دیر خاموشی اختیار کی پھر تبسّم فرمایا اور فرمایا: ''اچھا جیسے تمہاری مرضی۔ جاؤ، جا کر آرام کرو''۔ یہ قبلہ دادا جان سے میری آخری ملاقات تھی۔ میرا گمان یہ ہے کہ وُہ کوئی جلیل القدر ہستیاں تھیں۔ جن کی خدمت کا آپ مجھے حکم فرما رہے تھے۔ شائد وُہ آپ کے استقبال کے لیے آئی تھیں۔ اگلے دن ہی آپ نے صبح صبح خادمین سے کہا کہ پانی گرم کیا جائے اور غسل کرایا جائے۔ خادمین نے عرض کیا کہ ایک بجے کرا دیں گے۔ آپ نے فرمایا: ''نہیں ابھی ابھی ہی کراؤ''۔ آپ نے ان الفاظ کو دو، تین بار دہرایا بلکہ کچھ سختی سے بھی فرمایا''۔ غسل کیا، لباس تبدیل کیا، نمازِ ظہر ادا کی۔ نماز عصر کی تیاری کے لیے وضو فرمایا اور عصر کی نماز ادا کرنے سے پہلے ہی بروز بدھ تقریباً شام 5 بجے 11 ستمبر 2013 کو وصال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ط۔ 24

وصال سے قبل تابوت کی تیاری کا حکم:

حضرت: صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شرقپوری نے راقم سے مستری محمد

Marfat.com

اکبراور باؤ گجر کی آپ سے ملاقات کا واقعہ اس طرح بیان فرمایا کہ بروز منگل دادا جان نے اپنے وصال سے ایک روز قبل عصر کے وقت (مستری محمد اکبر اور باؤ گجر) دونوں کو طلب کیا۔ تقریباً ایک گھنٹہ ان دونوں کو اپنے پاس بٹھائے رکھا اور وقفے وقفے سے مستری اکبر سے کہتے رہے کہ تم سے کچھ لکڑی کا کام کروانا ہے۔ پیسے جتنے لینے ہیں ابھی لے لو۔ اس نے عرض کیا جب آپ حکم فرمائیں گے میں آپ کا کام پورا کر کے پیسے وصول کرلوں گا۔ اسے اس بات کی اس وقت سمجھ نہ آئی۔ جب آپ کا وصال شریف ہوا تو اس وقت اسی مستری محمد اکبر نے آپ کا لکڑی کا تابوت اپنے ہاتھوں سے تیار کیا کیونکہ حضرت میاں خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر بھی اسی مستری ہی کو تابوت تیار کرنے کی سعادت ملی تھی۔ 25

آخری سفر کی طرف اشارہ کرنا:

راقم (ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری) کی آپ سے آخری ملاقات یکم ستمبر 2013ء کو بروز اتوار 3.00 بجے سہ پہر آپ کے کمرہ مبارک میں ہوئی۔ میرے ساتھ میرا ساتھی (Colleague) محمد نذیر ولد غلام رسول بھی تھا۔ آپ نے اپنی آنکھوں سے فیض کے جام بھر بھر کر پلائے اور ہاتھ کے اشارہ سے اپنے آخری سفر کا پیغام بھی دے دیا۔ یہ ملاقات ایک یادگار ملاقات تھی جو مجھے ہمیشہ یاد رہے گی اور مرتے دم تک تڑپاتی رہے گی۔ آپ پر رحمت خداوندی ہمیشہ سایہ فگن رہے۔

دل کی کیفیت معلوم کرنا:

سید جمیل احمد رضوی اپنی کتاب [حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ (توضیحی کتابیات و وضاحتی اشاریہ ''نو اسلام'' متعلقہ مقالات و مناقب)]

Marfat.com

کا پس منظر اس طرح لکھتے ہیں ''اس پس منظر کا تعلق ایک روحانی کیفیت کے ساتھ ہے۔ انسان کو اپنی زندگی میں بہت سے مسائل اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان حالات میں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور ان کے حل کے لیے دعا سے کام لیتا ہے۔ لیکن اگر یہ دعا اللہ کے برگزیدہ بندوں کے توسل سے کی جائے تو اس کی قبولیت کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ راقم السطور ایک ایسی کیفیت سے دوچار تھا اور منت مانی تھی کہ اللہ تعالیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلے سے اس مشکل کو حل کر دے تو یہ خاکسار ان کے متعلق ایک کتاب لکھے گا۔ یہ خیال میرے ذہن میں پرورش پاتا رہا اور پختہ ہوتا رہا۔ اس کا اظہار مَیں نے کسی سے نہیں کیا تھا۔

اسی دوران 22 جولائی 2012ء کو بروز اتوار فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی (م 11 ستمبر 2013ء/4۔ ذیقعد 1434ھ) کی خدمت میں حاضری کا موقعہ ملا۔ میرے ساتھ چوہدری محمد حنیف صاحب (چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور) اور حامد علی انصاری صاحب (سینئر لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور) تھے۔ حاضری کا مقصد میاں صاحب کی خدمت میں بندہ کی ایک تالیف پیش کرنا تھا۔ اس کتاب کا عنوان ہے: ''ذخیرۂ کتب صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور (نادر و کمیاب کتب کا تعارف)''۔ اس کو چوہدری صاحب نے اپنی ذاتی حثیت سے شائع کیا تھا۔ اس کے پچاس نسخے حضرت میاں صاحب کی خدمت میں پیش کرنا تھے۔ ہم حضرت میاں صاحب کی خدمت میں حاضر

Marfat.com

ہوئے۔ کتاب ان کی خدمت میں پیش کی گئی۔ وہ اس کو ہاتھ میں لے کر دیکھتے رہے۔ خوشی کے آثار ان کے چہرے پر واضح تھے۔ انہوں نے کتاب دیکھ کر ''شکریہ'' اور ''مہربانی'' کے الفاظ ادا کیے۔

میاں صاحب کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ اپنے بستر (Bed) پر لیٹے ہوئے تھے۔ قریباً پون گھنٹے تک ان سے مختلف نکات پر باتیں ہوتی رہیں۔ جب ہم اجازت لینے لگے تو اس سے تھوڑی دیر پہلے میری طرف مخاطب ہو کر میاں صاحب نے فرمایا: ''شاہ صاحب! حضرت وڈے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ (یعنی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ) پر چند کتابیں یہاں شائع ہوئی ہیں۔ آپ ان کو دیکھیں اور کوئی کتاب ان کے بارے میں لکھیں۔ اس کا انگریزی ترجمہ پروفیسر منور حسین صاحب سے کروالیں گے'' یہ وہ خیال تھا جو میرے ذہن میں پنہاں تھا، میاں صاحب نے اشارہ وکنایہ میں اس کو ظاہر کر دیا۔ مَیں نے عرض کی کہ حضرت! میرے ذہن میں ایک خیال ہے کہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر ایک کتابیاتی کام (Bibligraphical work) کروں گا۔ اس پر چوہدری محمد حنیف صاحب نے کہا کہ اس کتابیاتی کام کے ساتھ نوٹس (Notes) بھی ہوں گے۔ مَیں نے کہا ہاں، انشاء اللہ اس کے ساتھ نوٹس (Annotations) بھی ہوں گے۔ اس کے ساتھ ہی چوہدری محمد حنیف صاحب نے کہا کہ ''اس کتاب کو مَیں شائع کروں گا۔ آپ کام کریں''۔ مَیں نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت لے کر ہم ان کی رہائش گاہ سے باہر آ گئے۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دی۔ ذہن

Marfat.com

میں جو باتیں تھیں، ان کے متعلق دعائیں بھی مانگیں۔ پھر ہم حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر بھی حاضر ہوئے۔ وہاں بھی دعا مانگی۔ اس طرح میرے ذہن میں جو خیال تھا، اس کی تائید حضرت فخر المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کردی۔ چنانچہ اس تحقیقی منصوبے پر گذشتہ سال (2012ء) سے کام شروع کردیا تھا''۔26؎

دل کی بات جاننا:

پیر ثناء اللہ طیّبی نقشبندی مجددی ایڈیٹر ماہنامہ ''مجلّہ حضرت کرماں والا'' بیان کرتے ہیں کہ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو ذاتی طور پر اصلاح و تبلیغ سے کتابیں شائع کروا کر تقسیم کروانا بے حد پسند تھا۔ اکثر اپنے معتقدین اور وابستگان کو بھی تاکید فرمایا کرتے تھے کہ تبلیغی لٹریچر شائع کروا کر تقسیم کریں۔ جب آپ نے انگریزی زبان میں ''شیر ربانی ڈائجسٹ'' کا اجرا کروایا تو بے حد خوش ہوئے۔ مجھے بطور خاص لاہور مدعو کیا اور انتہائی مسرت کے ساتھ ''شیر ربانی ڈائجسٹ'' کا پہلا شمارہ عنایت فرمایا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ مَیں ابھی تک کسی سلسلہ عالیہ میں باقاعدہ شامل نہیں ہوا تھا۔ ان دنوں آپ مجھے اکثر بلوایا کرتے تھے۔ آپ بے حد شفقت اور محبت فرماتے تھے۔ آپ کی تقویٰ پسند طبیعت، اندازِ محبت، دین کی تبلیغ کا جذبہ اور میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے اُن کی نسبت میرے من کو بھا گئی۔ حتیٰ کہ مَیں نے یہ بات سوچ لی کہ مَیں آپ کے ذریعے سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی بیعت اختیار کروں۔ مَیں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا ارادہ ظاہر کرنے کی ٹھان لی۔ جب مَیں آپ کی خدمت

Marfat.com

میں پہنچا تو آپ نے پہلے لنگر شریف منگوایا۔ لنگر شریف کھانے کے بعد مَیں ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ آپ کی خدمت میں درخواست پیش کروں۔ اچانک آپ نے مجھے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: ''اس سے بڑھ کر تمہاری خوش قسمتی اور کیا ہوگی؟ تمہارا مرشد سید بھی ہو۔ سخی بھی ہو اور سوہنا بھی ہو''۔ مجھے آپ کے اشارے کی سمجھ آ گئی۔ مَیں نے اُسی وقت فیصلہ کر لیا کہ مَیں باباجی سید میر طیّب علی شاہ بخاری مدظلہ العالی، سجادہ نشین حضرت کرمانوالا شریف کی بیعت اختیار کروں۔ درحقیقت فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ میرے محسن تھے۔ آپ کی زبان سے نکلے ہوئے وُہ تین الفاظ آج بھی میرے کانوں میں گونجتے ہیں۔ میرا دِل آپ کی عقیدت سے لبریز ہو جاتا ہے۔ 27ے

مسئلہ حل کرنا:

پیر ثناء اللہ طیّبی نقشبندی مجددی ایڈیٹر ماہنامہ ''مجلّہ حضرت کرماں والا'' بیان کرتے ہیں کہ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بیشمار مقامات پر میری رہنمائی فرمائی۔ ہمارے شجرۂ طریقت میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اسم مبارک کے بعد آپ کے بڑے بیٹے حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کا نام درج ہے۔ اُن کے بعد حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کا نام درج ہے۔ میرے لیے یہ بات الجھن کا باعث بن گئی۔ کیونکہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں ہی حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا تھا۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ نقشبندیہ کی خلافت حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کو عطا کی۔ اس لیے شجرۂ طریقت میں حضرت مجدد الف ثانی

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کے بعد حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کا نام آنا چاہیے جبکہ حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کا نام شجرہَ میں شامل نہیں ہونا چاہیے تھا۔ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس بات کا ذکر کیا۔ آپ میری بات سن کر مسکرائے۔ کچھ دیر توقف کیا اور پھر فرمایا: کرماں والیو! آپ نے شجرہَ میں باباجی سید محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا نام بھی شامل کیا ہوا ہے اور باباجی سید عثمان شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور پھر اُن کے صاجزادے کی طرف آیا ہے۔ آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ مَیں نے عرض کیا کہ باباجی سیّد میر طیّب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ مدظلہ العالی، سجادہ نشین حضرت کرماں والا شریف نے ہمیں تاکید فرمائی تھی کہ میرے تایا جان کا نام شجرہَ طریقت میں شامل رکھیں۔ آپ نے مسکرا کر ارشاد فرمایا: بس ایسا ہی کچھ معاملہ وہاں بھی ہے۔ ہم نے خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کا نام شجرہَ طریقت میں شامل رکھنا ہے۔ بلاشبہ آپ اللہ کے ولی اور نہایت برگزیدہ ہیں۔ آپ کی شان سمجھنے کے لیے بس اتنی بات کافی ہے کہ اگر ایک طرف آپ میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے اور میاں غلام اللہ ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کے صاجزادے ہیں تو دوسری طرف میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی ہیں۔ 28

دِلی خواہش پوری ہونا:

غلام رسول ولد سراجدین (موبائل نمبر 03224635816) سکنہ شمس آباد، سکیم نمبر 3 شاہدرہ، لاہور بیان کرتے ہیں کہ اُن کے دل میں یہ خیال آتا تھا کہ کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہوں نے حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

کی زیارت کی ہوگی۔ وُہ ایک دن اسی خیال سے حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لیے دفتر ماہنامہ "نور اسلام" شرقپور شریف، کاشانہ شیر ربانی، مکان نمبر 5، اجمیری سٹریٹ، ہجویری محلہ داتا گنج بخش، لاہور حاضر ہوا۔ وُہ اوپر والی منزل میں دوسرے مریدوں کے ہمراہ آپ کی زیارت کے لیے بیٹھا ہوا تھا اور بڑے غور سے حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ غلام رسول نے دیکھا کہ حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ کے گنبذ سے نُور کی کرنیں منعکس ہوکر آپ کے دل سے ٹکرا کر واپس گنبذ شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف جا رہی تھیں اور آپ اُسے بالکل حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی شبیہ نظر آ رہے تھے۔ یہ نظارہ دیکھ کر اُس کی آنکھوں سے زاروقطار آنسو جاری ہوگئے۔ آپ نے اس کی یہ حالت دیکھ کر ماسٹر احمد علی صاحب سے فرمایا: بیلیوں! کو باہر بھیج دیں۔ اُس دن سے اُس کا یہ خیال پختہ ہوگیا کہ جس نے حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کرنی ہو تو وُہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کرے۔

نماز تہجد کا اشارہ اور تلقین:

غلام رسول ولد سراجدین ہی بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ جمعۃ المبارک کے دن حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے جمعہ کی نماز پڑھنے کے لیے آستانہ عالیہ شرقپور شریف حاضر ہوا۔ وُہ حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دے رہا تھا کہ اُس کے دِل میں خیال پیدا ہوا کہ جس شخص کو حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ نمازِ تہجد پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے تو وہ تہجد

Marfat.com

گزارہو جاتا تھا۔ اِسی خیال میں وہ نمازِ جمعہ کے بعد حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ اس کے دل کی بات کو سمجھ گئے اور فرمانے لگے بیلیو!: تہجد کی نماز پڑھا کرو۔ تہجد کی نماز پڑھنا اچھی بات ہے۔ عاجزی و انکساری سے فرمایا: میری زبان شیرِ ربانی جیسی تو نہیں لیکن پھر بھی......

سر کا بوجھ ختم ہونا:

غلام رسول ولد سراجدین ہی بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ حاجی معراجدین فرنیچر والے سکنہ شمس آباد، سکیم نمبر 3 شاہدرہ، لاہور جو کہ حضرت ثانی لا ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہیں کے ساتھ نمازِ جمعہ پڑھنے کے لیے آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے حاجی معراجدین سے فرمایا: بیلیا! لکڑی کی ایک الماری بڑی بنوا کرلاؤ۔ جس میں زیادہ کتابیں رکھی جاسکیں۔ ہم دونوں جمعہ پڑھنے کے بعد واپس آئے اور شاہدرہ میں لکڑی کے کام کے کارخانہ میں گئے۔ وہاں سے حکم کے مطابق لکڑی کی بڑی سی الماری بنوائی اور پھر بس پر رکھ کر شرقپور شریف دربار حضرت شیر ربّانی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے جا کر بس سے اتاری۔ وہاں چار آدمیوں نے یہ الماری اُن کر سر پر رکھ دی تا کہ وُہ اُسے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹھک میں پہنچا دے مگر اُس الماری کا وزن اتنا زیادہ تھا کہ اُس کی گردن اور پورا جسم شل ہوگیا اور وزن کو نہ سہار سکا۔ قریب تھا کہ وُہ الماری کو زمین پر پھینک دیتا کہ اُس کے دِل میں اچانک خیال آیا کہ ایسے وقت میں اپنے پیرو مرشد کو مدد کے لیے پکارنا چاہیے۔ اُس کے دِل میں اس خیال کا آنا تھا کہ وزن اتر گیا اور وہ الماری لے کر بیٹھک تک پہنچ

Marfat.com

گیا۔ جب بابا صوفی عبدالغفور نے اُسے دیکھا تو اُس نے شور مچادیا کہ اکیلے آدمی نے اتنی بھاری الماری اٹھا رکھی ہے۔ الماری کو پکڑو اور اُس کے سر سے اتارو۔ چار سے پانچ منٹ تک کوئی آدمی نہ آیا۔ پھر پانچ آدمی اکٹھے ہوئے انہوں نے اُس کے سر سے یہ الماری اتاری۔ سب آدمی حیران اور ششدر تھے کہ کس طرح اتنی بھاری الماری اکیلا آدمی اٹھا کر لے آیا ہے۔

بیٹیوں کا رشتہ ہونا:

غلام رسول ولد سراجدین ہی بیان کرتے ہیں کہ اُس کی بیٹی قاریہ و حافظہ، عاملہ فاضلہ اور بی۔اے پاس تھی۔ اُس کو دیکھ کر ایک دو خاندان چلے گئے اور رشتہ طے نہ ہوسکا۔ اس پر غلام رسول اور اُس کی بیوی بہت رنجیدہ ہوئے۔ غلام رسول کی بیوی نے کہا کہ اپنے مرشد کے پاس جاؤ۔ اُس نے وضو کیا اور حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دفتر ماہنامہ ''نور اسلام'' کاشانہ شیر ربانی، 5۔اجمیری سٹریٹ، ہجویری محلہ، نزد دربار داتا گنج بخش، لاہور میں حاضر ہوا اور دِل میں یہ ارادہ کیا کہ آج آپ سے کوئی بات نہیں کرنی ہے۔ وُہ حاضر ہو کر آپ کے قدموں میں بیٹھ گیا۔ آپ نے اُس کو دیکھ کر فرمایا: ''بیلیا! بڑا پریشان ایں۔ اُسی دعا کرنے ہاں۔ رب تیریاں پریشانیاں دور کرے''۔ آپ نے دعا کری۔ اُس کے دِل میں فوراً حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ آیا۔ جب حضور ﷺ نے اُس سے پوچھا تھا کہ اے! قتادہ آنکھ لینی ہے کہ جنت تو حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے تھے۔ حضور ﷺ آنکھ میری طلب ہے، جنت آپ عطا کردیں۔ غلام رسول نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ اُس کی بیٹی نوجوان تعلیم

Marfat.com

یافتہ ہے۔آپ نے جب اُس کی تعلیمی قابلیت سُنی تو بہت خوش ہوئے اور دعا کی۔ پیر کے روز آپ نے دعا کی اور اگلے ہی روز یعنی منگل کو اُس کی بیٹی کا اچھے گھرانے میں رشتہ طے ہو گیا۔

صبر کا میٹھا پھل:

غلام رسول ولد سراج دین ہی بیان کرتے ہیں کہ اُن کی مین روڑ پر چھ دوکانیں تھیں۔اُن کے بھائیوں نے اُن دوکانوں میں سے اُسے اُس کا حصہ نہ دیا۔ وُہ ایک دن مایوس ہو کر حضرت قبلہ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جا کر خاموشی سے بیٹھ گیا اور کسی قسم کا کوئی سوال نہ کیا۔آپ اس کی مایوسی کی وجہ کو سمجھ گئے اور فرمانے لگے :بیلیا!''جب ہم علیحدہ ہوئے تھے تو ہمارے پاس کیا تھا۔صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔اب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سب کچھ ہے''۔آپ نے دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے بھائیوں سے اچھی دکانیں اور کاروبار عطا کر دیا ہے۔

بیعت ہونا:

غلام رسول ولد سراج دین ہی بیان کرتے ہیں کہ اُس کے دِل میں بچپن ہی سے کامِل مرشد کی خواہش تھی اور وُہ کامِل مُرشد کی تلاش میں لگا رہا۔اسی خواہش کی تکمیل کے لیے اس نے بہت سے بزرگوں کی زیارت کی مگر کہیں دِل کی تسلی نہ ہوتی تھی۔اُس کا ایک دوست حاجی معراج دین جو کہ اُس کا محلّہ دار بھی تھا یعنی شمس آباد شاہدرہ موڑ کا رہنے والا تھا ہر جمعہ کو شرقپور شریف جمعہ پڑھنے کے لیے جایا کرتا تھا۔ غلام رسول جب کبھی اُس سے پوچھتا کہ وُہ کہاں گئے ہوئے تھے تو اُس نے جواب

Marfat.com

میں کہنا ''سائیاں کول گیا ساں''۔ غلام رسول کی سمجھ میں یہ بات نہ آتی اور وہ خاموش ہو جاتا''۔ اُس نے ایک دفعہ اسی طرح حاجی معراجدین سے سوال کیا تو حاجی صاحب نے جواب دیا ''اپنے خصماں کول گیا ساں''۔ حاجی معراجدین نے یہ بات کچھ اس لہجے میں کہی کہ غلام رسول کے دِل میں یہ بات اُتر گئی اور اُس نے سوچا کہ وُہ تو بغیر خصم ہی زندگی بسر کر رہا ہے۔ چنانچہ وہ اگلے جمعۃ المبارک کو حاجی معراجدین کے ساتھ جمعہ پڑھنے کے لیے آستانہ عالیہ شرقپور شریف گیا اور حضرت قبلہ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوا۔ اُس کی بچپن کی یہ خواہش پوری ہوگئی کہ کامل مرشد کی بیعت کرنی ہے۔ اُس کا کہنا ہے کہ واقعی اُس نے اپنے پیرو مرشد حضرت قبلہ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو کامل مرشد پایا ہے۔ دِل میں جو بھی نیک تمنا کی اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دعا سے پوری کی۔

بینچز (Benchs) کا صفایا:

غلام رسول ولد سراجدین ہی بیان کرتے ہیں کہ وُہ اور حاجی معراجدین شرقپور شریف میں جمعہ کے روز حضرت قبلہ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ حاجی معراجدین سے فرمانے لگے: ''کچھ بینچز (Benchs) بنا کر لے آؤ''۔ اگلے جمعۃ المبارک تک ہم دونوں (مَیں اور حاجی معراجدین) نے سات بنچ تیار کروا لیے اور لے جا کر آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ آپ نے ان بنچوں کو بھینسوں والی حویلی میں رکھنے کی ہدایت فرمائی اور ہم نے ان بینچز (Benchs) کو آپ کے حکم کے مطابق ایک کمرہ میں رکھ دیا۔ دوسرے جمعۃ المبارک کو ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ فرمانے

Marfat.com

لگے: ''حاجی صاحب! آپ کے بنائے ہوئے بینچ بہت اچھے ہیں اور بہت کام آتے ہیں''۔ ہم نے سوچا کہ چل کر دیکھتے ہیں کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان بنچوں سے کیا کام لے رہے ہیں؟ چنانچہ ہم نے جا کر دیکھا کہ کمرہ میں بینچ ترتیب سے جوڑ کر رکھے ہوئے تھے۔ ہم دونوں کے دِل میں خیال پیدا ہوا کہ یہاں نہ تو کوئی بچے ہیں اور نہ کوئی اور پڑھنے والا ہے۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بینچ بہت کام آتے ہیں۔ حاجی معراجدین نے مجھ (غلام رسول) سے سوال کیا بیلیا! یہ بینچ کس کام آتے ہوں گے؟ تو مَیں نے جواب میں کہا یہاں یا تو جنات پڑھتے ہوں گے یا پھر باہر کی کوئی مخلوق (جنّات) ہوگی۔

حالات سے آگاہی:

غلام رسول ولد سراجدین ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ وُہ اپنے پیرو مرشد حضرت میاں جمیل شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جمعہ کے روز بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اور آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم دونوں آپ کی خدمت میں حاضر تھے۔ وُہ آدمی غریب ہونے کے باوجود آپ کی خدمت میں 500 روپے نذرانہ پیش کر رہا تھا اور آپ لے نہیں رہے تھے۔ وہ آدمی زاروقطار رونے لگا اور عرض کرنے لگا: ''حضور مَیں غریب ہوں۔ اس لیے آپ میرا نذرانہ نہیں لے رہے اور اگر مَیں امیر ہوتا تو مجھ سے نذرانہ لے لیتے''۔ آپ نے فرمایا: بیلیا! ''آپ کی طرف سے آگئے ہیں''۔ آپ نے فرمایا: ''مَیں تمہیں اپنی طرف سے دیتا ہوں، رکھ لو''۔ مگر وُہ روتا رہا اور عرض کرنے لگا کہ مَیں نے یہ پیسے آپ کے لیے رکھے ہیں۔ آپ کو ہی دینے ہیں۔ آپ نے اُس کی محبت کے پیشِ نظر مجبوراً وہ پیسے قبول کر لیے۔ پھر وہ آدمی عرض کرنے لگا حضور! مجھے تھوڑی سی محبت دے دیں۔ غلام رسول کہتا ہے

Marfat.com

کہ اُس کے دِل میں بھی یہ خیال آیا کہ اگر اُس کے پاس بھی 500 روپے ہوتے تو وُہ بھی 500 روپے نذرانہ پیش کر کے آپ کی محبت لے لیتا۔ آپ دلوں کے راز جانتے تھے۔ اس لیئے آپ نے میرے سوچنے پر، مجھے بھی اپنی محبت عطا کر دی۔

چارہ کاٹنا:

غلام رسول ولد سراج دین ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ وہ نماز فجر کے فوراً بعد بس سٹاپ پر پہنچ گیا اور اسی وقت خالی ویگن سٹاپ پر پہنچ گئی۔ وُہ اس خالی ویگن پر بیٹھ کر صبح سویرے ہی شرقپور شریف پہنچ گیا۔ بابا صوفی عبدالغفور سے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں دریافت کیا۔ بابا عبدالغفور نے کہا کہ آپ حویلی پر چلے گئے ہیں۔ حویلی پر جا کر دریافت کیا کہ آپ یہاں تشریف لائے ہیں تو وہاں سے پتہ چلا کہ آپ حویلی پر تشریف نہیں لائے۔ غلام رسول کہتا ہے کہ اُس نے اپنے دِل میں خیال کیا کہ بابا فیروز (بابا فیروز آپ کے مویشیوں کو چارہ وغیرہ ڈالا کرتا تھا) کو ہی مِل لیتا ہوں۔ جب اُس نے بابا فیروز کو تلاش کیا تو وُہ بھی حویلی میں نہ تھا۔ پھر اُس نے کھیتوں کی طرف دیکھا تو ایسا معلوم ہوا کہ سامنے آپ شٹالا (چارہ) کاٹ رہے ہیں۔ جب وُہ وہاں گیا تو وہاں کوئی آدمی بھی نہیں تھا۔ حیرانی کے عالم میں اِدھر اُدھر دیکھنا شروع کیا تو ایک دو ایکڑ کے فاصلے پر چارہ کے کھیت میں کچھ لوگ بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ جب غلام رسول اُن کے پاس پہنچا اور سلام دعا کی۔ پھر ان سے آپ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہم سوچ رہے تھے کہ آج آپ کے مویشیوں کے لیے چارہ کون کاٹے گا؟ ہم تو بیمار ہیں۔ جب مَیں نے آپ کے خادموں کی یہ بات سُنی تو معلوم ہوا کہ آپ نے

Marfat.com

کیوں اور کس لیے مجھے صبح سویرے شمس آباد شاہدرہ لاہور سے شرقپور شریف بلوایا ہے؟ اصل بات تو یہ تھی کہ آپ کے خادم بیمار تھے۔ چارہ کاٹنے والا کوئی نہیں تھا اور آپ نے میری چارہ کاٹنے کی ڈیوٹی لگا دی تھی۔

بیماری سے شفاء:

غلام رسول ولد سراج دین ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک نوجوان آدمی چارہ داتر (درانتی) سے بیٹھ کر کاٹ رہا تھا۔ جب مَیں نے اُس نوجوان سے چارہ بیٹھ کر کاٹنے کی وجہ پوچھی تو وُہ کہنے لگا کہ وُہ 8 دن سے پیچش کی بیماری میں مبتلا ہے اور اُسے افاقہ نہیں ہو رہا۔ پیٹ میں مروڑ اٹھتے ہیں۔ غلام رسول نے اُسے کہا کہ وُہ حکیم وطبیب کے آستانہ پر ہے۔ وُہ تو یہاں بیمار ہو ہی نہیں سکتا۔ یہاں تو بیمار آتے ہیں اور تندرست ہو جاتے ہیں۔ بھلا تُو کیسے بیمار رہ سکتا ہے؟ یہ کہ کر مَیں نے چارہ کاٹنا شروع کر دیا اور چارہ کاٹتا گیا اور حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامتیں سنانا شروع کر دیں۔ مَیں نے ابھی چند ہی کرامتیں سنائی تھیں کہ اُس بیمار آدمی کی بیماری جاتی رہی اور اُس نے کہنا شروع کر دیا کہ مجھے آرام آ گیا ہے۔ میری بیماری بالکل ختم ہو گئی ہے۔ بس کریں۔ مزید کرامتیں نہ سنائیں۔ مَیں باقی کا چارہ خود ہی کاٹ لونگا۔

اُس کے بعد اُس آدمی سے کئی بار ملاقات ہوئی اور اُس کی خریت دریافت کرتا رہا۔ اُس آدمی نے پھر کبھی پیٹ درد کی شکایت نہ کی جبکہ چارہ کاٹتے ہوئے اُس کے کپڑے اکثر خراب ہو جاتے تھے۔ اُس کے بعد اُس آدمی کو کبھی پیچس کی بیماری لاحق نہیں ہوئی۔ غلام رسول کا کہنا ہے کہ جب وُہ کام سے فارغ ہو کر حویلی میں پہنچا تو میرے پیرو مرشد حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے تبسم فرمایا

Marfat.com

اور فرمایا: بیلیا! لنگر کھا اور اپنے گھر بھاگ جا۔ میں یہ سوچتا ہوا واپس گھر پہنچ گیا کہ شاید آج صبح صبح پیر و مرشد کی یاد یہ اعزاز ملنے کے لیے آئی تھی۔

بیعت ہونا:

غلام رسول ولد سراجدین ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک آدمی میرے پیر و مرشد حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیعت ہونے کے لیے حاضر ہوا۔ لیکن وُہ صبح سے شام تک آپ کی محفل میں خاموش بیٹھا رہا۔ جب شام ہوئی تو آپ نے اُس آدمی سے پوچھا: ''بیلیا! کدھر آیا تھا؟'' تو اُس آدمی نے جواب میں کہا: ''بیعت ہونے کے لیے آیا تھا مگر آپ کی کوئی کرامت نہیں دیکھی''۔ آپ نے اُس آدمی سے فرمایا: ''بیلیا! تُم صبح سے یہاں بیٹھے ہو کیا تُم نے کوئی کام شریعت کے خلاف دیکھا ہے؟ کیا اس سے بڑی کوئی اور کرامت ہوگی؟'' وُہ آدمی آپ کی یہ بات سُن کر کہنے لگا نہیں اور بہت شرمندہ ہوا۔ آپ سے معافی کا طلب گار ہوا اور آپ سے بیعت ہونے کی درخواست کی۔ آپ نے مہربانی فرماتے ہوئے اُسے بیعت فرمایا اور آئندہ گناہوں سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی ہدایت فرمائی۔ نماز پنجگانہ با جماعت ادا کرنے کی خصوصی تاکید فرمائی۔

بیعت ہونے کا سبب:

غلام رسول ولد سراجدین ہی بیان کرتے ہیں کہ وُہ ایک دفعہ اپنے پیر و مرشد حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیعت ہونے سے پہلے حاضر ہوا اور ایک ایسے شخص کی زیارت کی جو کہ اعلیٰ حضرت شبیر محمد شرقپوری رحمۃ

Marfat.com

اللہ علیہ ''شیر ربانی'' کا مرید تھا۔ اُس شخص نے اپنا واقعہ خود مجھے سنایا کہ اُس کی دائیں ٹانگ ٹوٹ گئی تھی اور اُس نے حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دعا کے لیے اس نیت عرض کیا کہ اگر اُس کی ٹانگ ٹھیک ہوگئی تو وہ پیدل چل کر شرقپور شریف میں جمعہ پڑھنے کے لیے آیا کرے گا۔ حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے اُس کی ٹوٹی ہوئی ٹانگ پر ہاتھ پھیرا تو ٹانگ بالکل ٹھیک ہوگئی اور وہ شخص لگاتار تمام جمعے شرقپور شریف میں ادا کرتا ہے۔ اُس کی بائیں ٹانگ میں تو کبھی کبھار درد ہوتی ہے مگر دائیں ٹانگ جو ٹوٹی تھی اُس میں کبھی درد نہیں ہوا۔ غلام رسول کہتا ہے کہ جب اُس نے اُس شخص سے اعلیٰ حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کرامت سُنی تو وہ اُسی وقت اپنے پیرو مرشد حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہو گیا۔

پلاٹ کی فرد ملنا:

غلام رسول ولد سراجدین ہی بیان کرتے ہیں کہ اُس نے اپنا پلاٹ فروخت کرنا تھا۔ پلاٹ کی فرد لینے کے لیے پٹواری کے پاس گیا تو اُس کے منشی نے کہا کہ پلاٹ کا تو انتقال ہی نہیں ہوا تو ملکیتی کاغذات ''فرد'' کیسی؟ مَیں نے بہت منت سماجت کی۔ لیکن مُنشی نہ مانا۔ جب مَیں نے زیادہ زور دیا تو اُس نے کہا کہ آپ کچہری جائیں۔ وہاں سے آپ کو ''فرد'' ملے گی۔ کیونکہ آپ کا انتقال نہیں ہوا۔ مَیں نے دل میں خیال کیا کہ ایسے وقت میں اپنے پیرومرشد کو یاد کرنا چاہیے۔ ہوسکتا ہے کہ کچہری میں کوئی اپنا پیر بھائی مل جائے جو میری مدد کرے۔ چنانچہ مَیں نے سادہ ٹوپی سَر سے اتاری اور ''شیر ربانی'' سٹکر والی ٹوپی پہن لی۔ مَیں جونہی کچہری پہنچا ایک باریش بزرگ ملے اورانہوں نے مجھ سے دریافت کیا اے! پیر بھائی آپ

Marfat.com

کیوں کچہری میں گھوم رہے ہیں؟ مَیں نے اُس سے عرض کیا کہ مجھے یہاں ایک کام ہے۔ بزرگ نے مجھ سے پوچھا کیا کام ہے؟ مَیں نے عرض کی کہ ملکیتی کاغذات ''فرد'' لینی ہے۔ بزرگ نے کہا کاغذات کدھر ہیں؟ مجھے دو۔ مَیں آپ کا کام کرواتا ہوں۔ مَیں نے کاغذات بزرگ کے حوالے کیے۔ وُہ کاغذات لے کر اندر چلا گیا اور متعلقہ افسر سے دستخط کروا کر کاغذات مجھے واپس کر دیئے۔ بزرگ فرمانے لگے بیلیا! یہ کام دو ماہ تک بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ مَیں دوبارہ پٹواری کے پاس گیا۔ اُس کا مُنشی کہنے لگا کل آنا۔ مَیں نے تقریباً ایک ہفتہ چکر لگائے۔ مُنشی کہنے لگا آپ نے رشوت تو دینی نہیں کیونکہ آپ شرقپور شریف والوں کے مرید ہیں۔ اُن کے مرید نہ رشوت لیتے ہیں نہ دیتے ہیں۔ اس لیے آپ کا کام نہ ہوگا۔ اسی دوران وُہی بزرگ وہاں آ گئے۔ بزرگ مجھے گلے ملے اور فرمانے لگے ''بیلیا! کی گل اے''۔ مَیں عرض کرنے لگا کہ وہی ملکیتی کاغذات ''فرد'' لینی ہے جس کی آپ نے منظوری لے کر دی تھی۔ اُس نے مجھ سے پوچھا کہ فرد کے کتنے پیسے لیتے ہیں۔ مَیں نے عرض کیا کہ 500 روپے۔ بزرگ نے کہا 500 روپے مجھے دو اور مَیں نے اُسے 500 روپے دے دیئے۔ اس نے مجھے فرد لے دی۔ پٹواری نے مجھے کہا اگر مَیں یہ کام کرتا تو میری نوکری جا سکتی تھی اور دو سال قید بھی ہو سکتی تھی۔ کیونکہ پلاٹ کا تو انتقال ہی نہیں ہے۔ لیکن مَیں نے پھر بھی باباجی کے کہنے پر آپ کو ملکیتی کاغذات ''فرد'' بنا دی ہے۔

دِلی مراد پوری ہونا:

غلام رسول ولد سراج دین ہی بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کی نماز ادا کرنے کے بعد وُہ اپنے پیرو مرشد حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے

Marfat.com

لیے حاضر ہوا۔لیکن کسی وجہ سے زیارت نہ ہوسکی۔ پھر اتوار کے روز آپ کی زیارت کے لیے گیا مگر پھر زیارت نہ ہوسکی۔ وُہ بڑا پریشان تھا کہ آپ کی زیارت نہیں ہو رہی۔ جب آپ کا وصال ہوا تب بھی اس کی خواہش تھی کہ آپ کا دیدار نصیب ہوجائے مگر رش کی وجہ سے آپ کا دیدار نصیب نہ ہوسکا۔ بڑی پریشانی لاحق ہوگئی۔ آپ کی قبر کھودنے میں مصروف ہوگیا مگر دِل میں یہی خواہش انگڑائیاں لے رہی تھی کہ کسی نہ کسی طرح آپ کی زیارت ہوجائے۔ آپ کا جنازہ گراونڈ میں پہنچ چکا تھا۔ جنازہ کی صفیں تیار ہوچکی تھیں۔ جنازہ پڑھنے کی مکمل تیاری ہوچکی تھی۔ اب زیارت کا کوئی چانس باقی نہیں رہا تھا مگر دِل چاہتا تھا کہ زیارت ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب ہے۔ عین نمازِ جنازہ کے وقت آپ کے ایسے چاہنے والے آگئے جن کو آپ کا آخری دیدار کرایا گیا۔ میری بھی قسمت جاگ اٹھی۔ مَیں فوراً اُن کے ساتھ دیدار کرنے لگا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میری دیدار کرنے کی تمنّا پوری کردی۔ جس کے لیے مَیں اللہ تعالیٰ کا بہت شکر گزار ہوں۔

ٹرین کا ڈبہ نہ ملنا:

ایک دفعہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے ساہیوال میں جلسہ کی صدارت کرنی تھی۔ آپ نے بذریعہ ٹرین وہاں جانا تھا اور آپ نے وہاں سے کراچی جانا تھا۔ راقم (ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری) کو آپ کا ٹرین کا خریدا ہوا ٹکٹ اور آپ کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی دے دی گئی اور کہا گیا کہ مَیں ٹرین میں بیٹھ کر ساہیوال پہنچ جاؤں اور اگر کوئی ٹکٹ چیک کرنے آئے تو مَیں اُسے کہہ دوں کہ میں ہی میاں جمیل احمد ہوں۔ آپ نے ساہیوال سے اُسی ٹرین پر بیٹھ کر کراچی جانا تھا۔ لیکن بعد میں آپ کا پروگرام تبدیل ہوگیا اور آپ بذریعہ ہوائی جہاز کراچی چلے گئے۔ مَیں مقررہ وقت پر لاہور ریلوے اسٹیشن پر پہنچ گیا اور ٹکٹ والی بوگی کو تلاش

Marfat.com

کرنے لگا۔ خدا کی قدرت دیکھیئے! مَیں اُس بوگی تک پہنچ گیا مگر لاکھ کوشش کے باوجود مَیں ٹکٹ والی بوگی کا نمبر نہ پڑھ سکا۔ حالانکہ مَیں اُس کے اِرد گرد چکر کاٹ رہا تھا۔ ٹرین چلنے کے قریب تھی۔ مَیں بڑا پریشان تھا کہ اَب کیا ہوگا؟ اگر بوگی نہ ملی تو مَیں ساہیوال نہیں پہنچ سکوں گا اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی کراچی جانے سے رہ جائیں گے۔ مَیں اِسی کشمکش میں تھا کہ حافظ محمد عالم صاحب اور صوفی اللہ رکھا صاحب لاہور ریلوے اسٹیشن پر پہنچ گئے۔ مجھے تلاش کرتے کرتے مقررہ بوگی اور میرے پاس پہنچ گئے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پروگرام تبدیل کرلیا ہے اور آپ بذریعہ ہوائی جہاز سیدھے کراچی چلے گئے ہیں۔ ہم تینوں نے ٹکٹ واپس کر کے پیسے واپس لیے۔

مکان تعمیر کرنے میں غیبی مدد:

غالباً 1984ء کی بات ہے کہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ جامع مسجد شیر ربانی چوک ناخدا (مدینہ چوک) وسن پورہ، لاہور میں جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ نے حاضرین سے فرمایا کہ مَیں زیارت حرمین شریف کے لیے جا رہا ہوں اور آپ لوگوں نے یہاں ہی آکر نماز جمعہ ادا کرنی ہے۔ اس مسجد کی نسبت حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے۔ اس میں بڑی برکات ہیں۔ میری عدم موجودگی میں اس مسجد میں آنا نہیں چھوڑنا اور آپ لوگوں کا کوئی کام نہیں رُکے گا۔ یہاں آتے رہنا اور اگر آپ کا کوئی کام رُک گیا تو میری واپسی پر مجھ سے پورا کر لینا۔

راقم (ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری) نے اپنا مکان تعمیر کرنا تھا مگر پیسے موجود

Marfat.com

نہیں تھے۔ آپ کا ارشاد مبارک سُنا تو بہت خُوشی ہوئی۔ دِل میں خیال آیا کہ اب مکان شروع کر دینا چاہیے۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی سبب ضرور بنا دے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ مُسَبِّبُ الْاَسْبَاب ہے اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فرما دیا ہے کہ کوئی کام نہیں رُکے گا۔ مَیں اسی خیال سے ابھی گھر پہنچا ہی تھا کہ میری نیک سیرت بیوی نے مجھے کہا کہ مکان بنالیں۔ مَیں نے کہا کہ پیسے تو ہیں نہیں، مکان کیسے بنے گا؟ مَیں نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ پیسے ہیں؟ اُس نے ہاں میں جواب دیا۔ ہم نے مکان شروع کر دیا پھر پتہ نہیں اللہ تعالیٰ نے کس طرح اور کہاں کہاں پیسے دیے اور مکان تعمیر ہو گیا۔ اللہ والوں کے مُنہ سے جو بات نکلتی ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی رضا شامل ہوتی ہے۔ اس لیے اللہ والوں کے منہ سے نکلی ہوئی بات پوری ہو جاتی ہے۔ کِسی نے کیا خوب کہا ہے: ''جو بات تیرے منہ سے نکلی پوری ہوئی''

پلاٹ کا قبضہ واپس ملنا:

حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ تو صاحبِ کرامت ولی تھے ہی مگر آپ کے صاجبزادوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی فضل و کرم سے یہ خصوصی وصف عطا کر رکھا ہے۔

راقم نے 1986ء میں ساکن چندرائے، تحصیل و ضلع، لاہور میں ایک قطعہ اراضی رقبہ پانچ مرلے خریدا۔ جس پر محمد ارشد بھٹی ولد شاہ محمد ولد نواب دین، قوم راجپوت بھٹی، ساکن چندرائے نے 1992ء میں اس رقبہ پر قبضہ کر لیا۔ مَیں نے اپنے طور پر اس رقبہ کو چھوڑانے کی بہت کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ ایک دن

Marfat.com

ماہنامہ ''نوراسلام'' کے دفتر واقع مسجد شیر ربانی 21۔ ایکڑ سکیم نیومزنگ لاہور میں ماہنامہ ''نوراسلام'' کی اشاعت کے سلسلے میں ایک میٹنگ ہوئی تو صوفی اللہ رکھا صاحب نے حضرت صاحبزادہ میاں جلیل احمد صاحب شرقپوری سے اس کا ذکر کیا کہ راقم کے پلاٹ کا قبضہ واپس نہیں ملا تو حضرت صاحبزادہ میاں جلیل احمد صاحب شرقپوری نے بڑے تعجب کا اظہار کیا اور دعا فرمائی۔ صاحبزادہ صاحب کی دعا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہوئی اور مجھے پلاٹ کا قبضہ واپس مل گیا جو عرصہ دراز سے نہیں مل رہا تھا۔ 29ے

دنیا کی رنگینیوں کی خواہش ختم ہونا:

راقم (ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری) جب کوئی عالیشان مکان دیکھتا تو دِل میں خیال پیدا ہوتا کہ ایسا ہمارا بھی مکان ہونا چاہیے اور اس طرح ہر خوبصورت چیز کی خواہش پیدا ہوتی رہتی تھی۔ اللہ تعالیٰ خود بھٹکے ہوئے انسانوں کی رہنمائی فرماتا ہے لیکن رہنمائی کے لیے اپنے کسی خاص نیک بندے کی ڈیوٹی لگا دیتا ہے۔ یا تو وہ نیک بندہ رہنمائی فرمانے کے لیے خود جس کی رہنمائی اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کے پاس پہنچ جاتا ہے یا پھر بھٹکے ہوئے انسان کو نیک بندے کے پاس بھیج دیتا ہے۔

ایک دفعہ اسی طرح کا واقعہ راقم کے ساتھ بھی پیش آیا۔ وہ اس طرح کہ راقم نے عصر کی نماز جامع مسجد چاہ مغل چکیاں اچھرہ، لاہور میں ادا کی اور نماز کی ادائیگی کے بعد مسجد سے باہر نکلا۔ ابھی چند گز کے فاصلے پر گیا تھا کہ ایک خوبصورت بلڈنگ دیکھی تو اُس جیسی بلڈنگ کی خواہش دِل میں پیدا ہوئی تو کسی (غیبی طاقت) نے اپنا ہاتھ میرے دائیں کندھے پر رکھا اور یہ الفاظ کہے ''بیٹا یاد رکھو! خوبصورت مکانات

Marfat.com

میں رہنے والوں کی زندگی بڑی اجیرن ہوتی ہے۔خوبصورت مکانات میں رہتے ہیں، خوبصورت لباس پہنتے ہیں، خوبصورت اورنرم بستروں پر سوتے ہیں۔مگراُن کو رات بھرنیند نہیں آتی۔ اچھی غذا کھاتے ہیں۔ اُن کو ہضم نہیں ہوتی۔ اچھے مشروبات پیتے ہیں وُہ ان کے لیے بیماری بن جاتے ہیں۔مگر وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اُس کا شکرادا نہیں کرتے۔ بیٹا! مزدور دِن بھر مزدوری کرتا ہے۔میلا کچیلا لباس پہنتا ہے۔ روکھی سوکھی روٹی کھاتا ہے۔سادہ پانی پیتا ہے۔کھردرے فٹ پاتھ پر یا ٹوٹی پھوٹی چارپائی پر سوتا ہے مگر گہری نیند سوتا ہے۔سوتے وقت اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرتا ہے۔صبح اٹھتے ہی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اورروزی کی تلاش میں لگ جاتا ہے۔ بیٹا! کیا امیر کی زندگی اچھی ہے یا غریب کی؟''اس کے بعد غیبی ہاتھ اٹھ جاتا ہے۔مَیں نے پیچھے مڑکر دیکھا تو مجھے کچھ نظر نہ آیا۔اس طرح حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے میری غیبی طور پر رہنمائی فرمائی۔اس واقعہ کے بعد مَیں سکون کی زندگی گزار رہا ہوں۔

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

مکان کا قبضہ واپس ملنا:

جیسا کہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ تو صاحبِ کرامت ولی تھے ہی مگر آپ کے صاحبزادوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی فضل وکرم سے یہ خصوصی وصف عطا کر رکھا ہے۔

ایک دفعہ راقم السطور کی بیٹیوں کے مکان پر چوہدری جاوید اقبال نے قبضہ کرلیا اورمَیں نے حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے

Marfat.com

دعا کروائی تو مکان کا قبضہ واپس مل گیا۔ یہ پورا واقعہ کچھ اس طرح سے ہے۔

چوہدری جاوید اقبال ولد چوہدری خوشی محمد، خوشی ٹریڈرز، روم نمبر 1، فسٹ فلور، امام دین میڈیسن مارکیٹ، بیرون لوہاری گیٹ، لاہور نے راقم السطور سے راقم کی بیٹیوں کا مکان واقع چھٹہ کالونی نمبر 2 شرقپور روڈ، لاہور مورخہ 9۔ اکتوبر 2010ء کو 3000 روپے ماہوار کرایہ پر لیا۔ راقم مکان کو کرایہ پر دے کر اپنی اہلیہ کو ساتھ لے کر حج بیت اللہ کی ادائیگی کے لیے سعودیہ چلا گیا۔ جب مَیں حج کر کے واپس آیا اور کرایہ دار کے پاس گیا تو کرایہ دار چوہدری جاوید اقبال نے مکان کے صحن میں موجود جامن کے درخت کو کاٹا ہوا تھا۔ ایک کمرہ جس میں ہمارا سامان پڑا ہوا تھا۔ اُس کا تالا توڑ کر سامان باہر پھینکا ہوا تھا اور اُس کمرے پر قبضہ کر کے اپنا سامان رکھا ہوا تھا۔ جب اُس سے بازپُرس کی گئی تو اُس نے آنکھیں دکھانا شروع کر دیں۔ سال بھر کا کرایہ بھی نہ دیا اور اُلٹا مکان پر قبضہ کر کے بیٹھ گیا۔ اُس نے دھمکیاں دینا شروع کر دیں کہ اگر مَیں نے کرایہ کا مطالبہ کیا یا مکان خالی کرنے کے لیے کہا تو وہ مجھے اور میرے بچوں کو جان سے مار دے گا۔

کرایہ دار چوہدری جاوید اقبال کا یہ رویہ دیکھ کر میرے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ کرایہ دار کے پیچھے ایک بڑی پارٹی تھی۔ جس کا کام ہی زمینوں، مکانوں اور پلاٹوں پر قبضہ کرنا تھا۔ بڑے اثر و رسوخ والی پارٹی ہے۔ حکومت کے ایوانوں تک اُس پارٹی کی رسائی تھی۔ مَیں اُن کے مقابلہ میں رائی کے دانہ کے برابر بھی نہ تھا۔ اِسی لئے انہوں نے مکان پر قبضہ کیا کہ شریف آدمی ہمارا کیا کر لے گا۔

حافظ محمد عالم صاحب نے مجھے بتایا کہ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد

Marfat.com

صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی کا فرمان ہے کہ جس کسی کو کوئی مشکل پیش آئے وہ جامع مسجد شیرِ ربّانی، مدینہ چوک (چوک ناخدا) وسن پورہ لاہور میں دو رکعت نفل پڑھ کر دعا کرے تو اُس کی مشکل حل ہو جائے گی۔ کیونکہ اس مسجد کی نسبت حضور میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ہے۔ مَیں نے دو نفل مسجد شیر ربّانی وسن پورہ، لاہور میں ادا کیے اور پھر شرقپور شریف روانہ ہو گیا۔ وہاں پہنچ کر پیر میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ سے دعا کروائی اور پھر مکان کا قبضہ چھوڑانے کی کوششیں شروع کر دیں۔

چوہدری جاوید اقبال کرایہ دار نے اپنے پارٹنر ملک شوکت علی ولد نیک محمد، ساکن نزد پہاڑی محلّہ، درس بڑے میاں مغلپورہ لاہور سے میرے خلاف ایک جھوٹا مقدمہ نمبر 663.c2011.565 مورخہ 5.7.2011 بعدالت عاصمہ تحسین صاحبہ، سول جج فسٹ کلاس فیروزوالہ میں دائر کروایا۔ اللہ پاک کی رحمت سے اور پیر میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا سے اس میں وُہ بُری طرح ناکام ہوا۔

چوہدری جاوید اقبال کرایہ دار نے اپنے پارٹنر ملک شوکت علی سے میرے اور میرے اکلوتے بیٹے محمد اویس ندیم بھٹی کے خلاف ایک فوجداری مقدمہ بذریعہ درخواست نمبری 1715 مورخہ 6.7.2011 کو ڈی۔ آئی۔ جی شیخوپورہ کے دفتر میں درج کروایا۔ انکوائری ہوئی۔ پیر میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کی برکت سے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اِس ناجائز مقدمہ کی انکوائری بھی ہمارے حق میں ہوئی۔

Marfat.com

پھر چوہدری جاوید اقبال کرایہ دار نے اپنے پارٹنر کی مدد سے ہم دونوں باپ بیٹا کے خلاف ایک تیسرا فوجداری ناجائز مقدمہ رجسٹرڈ کروانے کے لیے مقدمہ نمبر 567 مورخہ 5۔ اگست 2011ء کو عبدالرزاق، ایڈیشنل سول سیشن جج فیروز والہ والا کی عدالت میں دائر کروایا اور پیر میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کی برکت سے اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اِس مقدمہ میں بھی اُسے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

چونکہ پیر میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا اور اللہ تعالیٰ کا فضل ہمارے شاملِ حال تھا۔ اس لیے ہم اپنی کوشش میں لگے رہے اور ایک جائز مقدمہ نمبر 1114.11 مورخہ 22.9.2011 کو بجرم 308 کرایہ دار چوہدری جاوید اقبال کے خلاف رجسٹرڈ کروانے میں کامیاب ہوگئے۔ یہ جُرم ناقابلِ ضمانت تھا۔ اس لیے کرایہ دار چوہدری جاوید اقبال بُری طرح پھنس گیا اور اُس کے بچنے کے سارے راستے بند ہوگئے۔ اس مقدمہ سے بچنے کے لیے اُس کے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا کہ وُہ ہم سے صُلح کرے۔ چنانچہ اُس نے حاجی محمد اشرف ڈار اور پپو بٹ (محمد امین ڈار) جو کہ ہمارے ملنے والے تھے اُن کی وساطت سے صُلح کر لی اور اُس کی ضمانت کنفرم ہوگئی۔ پیر میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کے نتیجہ میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی اور ہمیں ہمارے مکان کا قبضہ واپس مِل گیا۔ 30

ستمبر کے بدھ کا شدت سے انتظار:

حضرت صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری لکھتے ہیں: ''آخری ایام میں

Marfat.com

آپ (والد گرامی) کی خدمت کرنے والے ڈاکٹر خالد صاحب، ڈاکٹر فقیر حسین صاحب، محمد ایوب صاحب اور بابا عبدالغفور صاحب اور چند دیگر ساتھی جنہوں نے آپ کی خدمت میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا۔ ہمیشہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس رہے۔ ان کے ساتھ جب مَیں نے آپ کے بارے میں کچھ باتیں کیں تو محمد ایوب نے اپنی ایک ڈائری دکھائی اور بتایا کہ دو ماہ قبل آپ مجھ سے ہر آئندہ آنے والے بدھ کی تاریخ پوچھتے رہتے اور لکھواتے رہتے۔ جب ماہ ستمبر کے بدھ آنے شروع ہوئے تو آپ نے لکھوانا بند کر دیا۔ جیسے کئی ماہ پہلے سے ماہ ستمبر کے آخری ایام کا شدت سے انتظار تھا اور ان آخری ایام میں سالانہ عرس مبارک کی تمام تیاریاں مکمل کروا چکے تھے۔ ہر ایک کو بلا کر اُس کی ڈیوٹی کی یاددہانی کئی بار آپ نے کروائی۔ لنگر شریف کے معاملات کو کئی بار دیکھا اور ایک ماہ قبل مجھے بطور خاص طلب فرمایا۔ اُس وقت میری والدہ ماجدہ بھی آپ کی خدمت میں موجود تھیں اور آپ فرمانے لگے: ''میاں ولید احمد اور میاں محمد صالح ان دونوں کو مَیں تمہارے سپرد کر رہا ہوں۔ میرے بعد تم نے ان کی سرپرستی کرنی ہے''۔ مَیں نے عرض کیا حضور! مَیں تو شروع دن سے ہی ان کو اپنے بیٹے سمجھتا ہوں اور آپ کے سب پوتے، پوتیاں میرے لیے بچوں کی طرح ہیں''۔ 31

آپ 11 ستمبر 2013ء کو بروز بدھ اس دارِ فانی سے اُس سفر پر روانہ ہو گئے جس کا مسافر کبھی لوٹ کر واپس نہیں آتا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن ط 32

رازمعلوم کرنا:

علامہ محمد انور قمر شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ راقم کے دو طرح سے استاد تھے۔

Marfat.com

ایک تو مَیں نے اُن سے گورنمنٹ پائیلٹ ہائیر سیکنڈری سکول شرقپور شریف سے تعلیم حاصل کی تھی۔ دوسرے یہ کہ مَیں نے اُن سے کچھ لکھنا پڑھنا بھی سیکھا تھا۔ ویسے بھی آپ مجھ سے بہت پیار کرتے تھے۔

علامہ محمد انور قمر شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ دورانِ گفتگو مجھے بتایا کہ جب حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے نام کے ساتھ لقب ''فخر المشائخ'' لکھا جانے لگا تو میرے دِل میں خیال پیدا ہوا کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام کے ساتھ کس طرح اور کیونکر ''فخر المشائخ'' لکھا جانے لگا ہے۔ اس کی کوئی دلیل ہے یا پھر آپ نے خود ہی اپنے نام کے ساتھ ''فخر المشائخ'' لکھوانا شروع کر دیا ہے۔ اس بات کا مَیں نے ابھی کسی سے ذکر نہیں کیا تھا۔

اگلی صبح مَیں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کے لیے حویلی پر جا رہا تھا۔ جب مَیں دونوں سڑکوں کے سنگھم پر پہنچا جہاں ایک سڑک آپ کی حویلی کو جاتی ہے تو آپ کی گاڑی لاہور کی طرف سے آئی اور میرے قریب آ کر رُک گئی۔ آپ گاڑی سے باہر نکلے اور گاڑی کی ڈیش بورڈ پر پڑی ایک کتاب اٹھائی اور مجھے دے دی اور فرمایا: قمر صاحب اس کتاب کو پڑھو اور تمہیں تمہارے سوال کا جواب مِل جائے گا۔ مجھے بڑی بے چینی تھی۔ مَین کتاب گھر لے گیا اور گھر جاتے ہی اس کو پڑھنے لگا۔ جب مَیں نے ورق الٹا تو وہی صفحہ نکلا جس پر میرے سوال کا جواب تھا یعنی ''فخر المشائخ'' آپ کے نام کے ساتھ کیوں لکھا جانے لگا ہے۔

ڈسپنسری کا قیام:

راقم کی اس بارے میں فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد

Marfat.com

صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ سے کبھی بات نہیں ہوئی تھی کہ میری بیوی مڈیکل لائن کی ہے۔ اچانک آپ نے ایک دِن فرمایا: ''اپنی بیوی کو کہنا کہ وہ گھر کی عورتوں کو دوائی دے دیا کرے''۔ چنانچہ آپ کے فرمان کے مطابق گھر کے اندر عورتوں کے لیے ایک چھوٹی سی ڈسپنسری قائم کرلی۔ مَیں اور میری بیوی عرصہ دراز تک جمعہ کے روز شرقپور شریف جاتے رہے اور میری بیوی عورتوں کو ان کی بیماری کی تشخیص کرکے دوائی دیتی رہی۔ پھر 2002ء میں میری بیوی کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور ہمیں یہ ڈسپنسری مجبوراً بند کرنا پڑی۔ لیکن اس کی وجہ سے آپ کے اہل خانہ سے میری بیوی کی اتنی محبت بڑھی کہ آپ کے اہل خانہ کا ہر فرد میری بیوی کو جانتا اور پہنچاتا ہے اور اپنے گھر کا ایک فرد سمجھتا ہے۔ ایسی ملاقاتیں تو نصیبوں سے حاصل ہوتی ہیں۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قُل شریف کے دِن امی جی (آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ محترمہ) نے میری بیوی کو خصوصی ہدایت فرمائی کہ اب پہلے سے زیادہ چکر لگایا کرنا۔ آنا جانا چھوڑنا نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس محبت کو ہمیشہ قائم ودائم رکھے۔ آمین!

فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ اپنے آباؤ اجداد کے مطابق اتباعِ سنّت مصطفیٰ ﷺ کو ہی اپنی سب سے بڑی کرامت گردانتے تھے۔ آپ کا ہر عمل شریعتِ مطہرہ اور سنّت نبوی ﷺ کے عین مطابق ہوتا تھا۔ آپ اپنے مریدین اور عقیدت مندوں کو بھی سنّتِ نبوی ﷺ اپنانے کی تلقین فرماتے تھے۔

گمشدہ رقم کا ملنا:

جناب حاجی عصمت اللہ صاحب آف دوگیج شریف، لاہور بیان کرتے

Marfat.com

ہیں کہ ایک دفعہ مَیں فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں شرقپور شریف حاضر ہوا۔ میری موجودگی میں اچانک ایک عمر رسیدہ آدمی پریشانی کے عالم میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا، حضور! میرے پاس تو ہزار سات کی رقم تھی جو گرگئی ہے۔ آپ دعا فرمائیں وُہ مِل جائے۔ آپ نے فرمایا: پہلے تم کھانا کھاؤ۔ چنانچہ حسب ارشاد اس آدمی نے کھانا کھایا اور پھر آکر آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ حاضرین کی موجودگی میں سفید کپڑے پہنے ہوئے ایک شخص بیٹھک کے دروازے پر آیا اور آپ کی طرف رومال میں لپٹی ہوئی کوئی چیز پھینک کر تیزی سے غائب ہوگیا۔ آپ نے وہ رومال پکڑ کر جلدی سے کپڑوں کے نیچے چھپالیا۔ آپ احباب سے یکے بعد دیگرے گفتگو فرماتے ہوئے متاثرہ شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تمہاری رقم گُم ہوئی ہے؟ اُس نے عرض کیا ہاں حضور! میری رقم گُم ہوئی ہے۔ آپ نے رومال اُسے پکڑادیا اور فرمایا: ''دیکھو یہی تمہاری رقم ہے''؟ اس نے رقم ملاحظہ کرنے کے بعد عرض کیا: حضور! یہ میری ہی رقم ہے۔ متاثرہ شخص بہت خوش ہوا اور اجازت لے کر اپنے گھر روانہ ہوگیا۔ 33

گمشدہ لڑکے کا ملنا:

جناب حاجی عصمت اللہ صاحب آف دوگیج شریف، لاہور کا بیان ہے کہ موضع پھلروان کا ایک لڑکا گُم ہوگیا۔ اس کے والدین اور عزیز واقارب نے اِسے بہت تلاش کیا لیکن لڑکا نہ مِل سکا۔ اِسے تلاش کرتے ہوئے سات مہینے گزر گئے۔ ایک دِن لڑکے کے والدین اور عزیز واقارب فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں

Marfat.com

جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کرانے کا پروگرام بنایا۔ وہ سرزمین شرقپور شریف میں پہنچے اور آپ کی خدمت میں آپ کی بیٹھک میں حاضر ہو کر سلام پیش کیا۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں سے چمٹ گئے اور عرض کیا حضور! ہمیں اپنا لڑکا ابھی چاہیے۔ جب تک لڑکا نہیں ملے گا ہم آپ کے قدم نہیں چھوڑیں گے۔ آپ نے انہیں سمجھایا کہ مَیں دعا کروں گا۔ لڑکا مل جائے گا۔ لیکن انہوں نے آپ کے قدم نہ چھوڑے۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں فرمایا: تُم اپنی آنکھیں بند کرو۔ انہوں نے حسب ارشاد اپنی آنکھیں بند کیں اور کھول کر دیکھا تو لڑکا موجود تھا۔ اس کے بعد حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ جلدی سے اپنے گھر تشریف لے گئے اور وُہ لوگ اپنا لڑکا لے کر خوشی خوشی اپنے گھر روانہ ہو گئے۔ 34

علمی الجھن دور کرنا:

علامہ محمد انور قمر شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک رات مَیں کوئی مضمون لکھنے بیٹھا تو اُس وقت جو کچھ لکھنا چاہا وُہ ذہن میں نہ آیا۔ مَیں نے مطلوبہ چیز کتابوں میں تلاش کی۔ لیکن دستیاب نہ ہوئی۔ آخر نصف رات کے وقت ناکامی کے بعد سو گیا۔ صبح کو قبلہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے مطابق کنوئیں پر موجود لڑکوں کو خوشخطی سکھانے کے لیے گیا۔ وہاں موجود احباب نے پیغام دیا کہ صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ شاہدرہ تشریف لے گئے ہیں اور آپ کا حکم ہے کہ قمر صاحب کو یہاں ٹھہرانا۔ چنانچہ مَیں کافی دیر تک انتظار کرتا رہا۔ چونکہ سکول کا وقت ہو رہا تھا۔ اس لیے مَیں چل پڑا۔ جب مَیں دربار حضرت ''شیر ربانی

Marfat.com

''کے مقابل پہنچا تو آپ کار پر تشریف لے آئے اور وہاں ملاقات ہوگئی۔ آپ کے پاس ایک کتاب تھی جو کار میں سوار ایک لڑکے کے ہاتھ میں تھی۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ڈرائیور کو حکم دیا کہ ماسٹر صاحب کو سکول چھوڑ آؤ۔ جب ڈرائیور مجھے لے کر چلا تو آپ نے رُکنے کا اشارہ فرمایا: گاڑی رُکنے پر حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس مقصد کے لیے مَیں نے تمہیں یہاں روکا تھا وُہ یہ کتاب ہے۔ کتاب عنایت فرماتے ہوئے فرمایا: اسے پہلے خود پڑھو پھر میاں نور محمد نصرت نوشاہی صاحب کو پڑھنے کے لیے دینا۔ وُہ کتاب ''نام ونسب'' مؤلف نصیر الدین نصیر (گولڑوی) کی تھی۔ یہ کتاب لے کر مَیں سکول پہنچا۔ اس کی سرورق گردانی سے مضامین دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ سکول سے مَیں نے علامہ نصرت نوشاہی صاحب سے فون پر کتاب کے بارے میں گفتگو کی اور انہیں کہا کہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے کتاب عنایت فرمائی ہے اور حکم دیا ہے کہ پہلے خود پڑھو اور پھر میاں نوشاہی صاحب کو پڑھوانا۔ مَیں چاہتا ہوں کہ پہلے آپ پڑھ لیں۔ حضرت نور محمد نصرت نوشاہی صاحب نے کہا کہ جیسا میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا حکم ہے ویسا ہی کریں۔ پہلے تم خود پڑھو اور پھر مَیں پڑھوں گا۔ جب میں گھر آیا رات کو کتاب (نام ونسب) کھولی تو گزشتہ رات کو مضمون نویسی میں جو چیز رکاوٹ بن رہی تھی وُہ اس کتاب میں موجود تھی۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تصرف اور نظرِ عنایت سے مجھے مضمون کی تیاری میں مدد مل گئی۔ 35

خواب میں مرید کرنا:

جناب حاجی عصمت اللہ صاحب آف دوگنج شریف، لاہور بیان کرتے

Marfat.com

ہیں کہ مجھے خواب میں حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی موجودگی میں مجھے مرید کیا۔ درود شریف، نماز، اکلِ حلال اور والدین کے حقوق وغیرہ کی پابندی کرنے کے سلسلے میں ہدایات ارشاد فرمائیں۔ نیز آپ نے سیّد طالب حسین گردیزی مہتمم جامعہ برکات العلوم مغلپورہ کے پیچھے نماز جمعہ پڑھنے کا حکم فرمایا۔

جناب حاجی عصمت اللہ صاحب آف دو گنج شریف، لاہور بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ قبلہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خواب میں زیارت ہوئی تو آپ نے شرقپور شریف آنے کا حکم دیا۔ مَیں نے عرض کیا حضور! مَیں نے تو راستہ نہیں دیکھا تو آپ نے فرمایا: مولانا سیّد طالِب حسین گردیزی صاحب کے ساتھ آجانا۔ چنانچہ مَیں آپ کے ارشادِ جمیل کے مطابق شرقپور شریف میں حاضری کے لیے شاہ صاحب مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ شاہ صاحب اور مَیں شرقپور شریف پہنچے تو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ قبلہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ہوا پر سوار ہو کر بیٹھک میں تشریف لائے اور حاضرین کی باتیں سماعت فرمانے لگے۔ جب گفتگو میں ہماری باری آئی تو شاہ صاحب نے عرض کی، حضور! اس لڑکے کو مرید کرنے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اس لڑکے کو تو ہم پہلے سے جانتے ہیں (جبکہ اس سے قبل مَیں ظاہری طور پر آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا تھا) اور آپ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے مزید فرمایا: جو اوراد و وظائف ہم تم کو بتا چکے ہیں ان پر عامل رہو۔ صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ

Marfat.com

علیہ کے اس عجیب طریقے سے مجھے مرید کرنے پر شاہ صاحب متعجب ہوئے۔36

اوّل پوزیشن:

پروفیسر خالد بشیر صاحب (ریٹائرڈ) پرنسپل لکھتے ہیں کہ انہوں اپنے بڑے بیٹے رافع احمد کو 2006ء میں قبلہ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کا مرید کرایا اور وُہ میٹرک کے امتحان میں پاکستان انٹرنیشنل پبلک سکول، گجرات سے 850 میں سے 786 نمبر لے کر سکول میں اوّل آیا۔ پھر آپ کی دعا سے 2009ء میں ایف۔ ایس۔ سی میں اس کے بیٹے نے گوجرانوالہ بورڈ میں تیسری پوزیشن حاصل کی اور وزیرِاعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے اسے دو لاکھ روپے انعام سے نوازا۔37

ڈوبی ہوئی رقم ملنا:

پروفیسر خالد بشیر صاحب (ریٹائرڈ) پرنسپل لکھتے ہیں کہ قبلہ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت سے کار خریدنے کی جستجو کر رہا تھا۔ ایک پرانے واقف کار نے کہا کہ میری گاڑی دیکھ لیں۔ مَیں نے کہا کہ مجھے ڈرائیونگ نہیں آتی۔ اس نے مجھے ڈرائیونگ سکھانے کا وعدہ کیا اور دو لاکھ روپے مجھ سے ہتھیا لیے۔ جب مَیں نے گاڑی کا مطالبہ کیا تو اس مکار آدمی نے وعدے وعید کر کے ٹرخانے لگا۔ مَیں نے شرقپور شریف میں حاضر ہو کر قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے دعا کی درخواست کی۔ آپ نے دعا فرمائی اور فرمایا: ''گھبرانا نہیں اللہ مدد کرے گا''۔ چند دنوں کے بعد مَیں اپنے گھر واقعہ صابووال روڈ گجرات میں رات دس بجے سونے کی تیاری کر رہا تھا کہ میرے

Marfat.com

گھر کی بیٹھک میں ہلکی سی روشنی ہوئی اور آقائے دوجہاں نبی کریم ﷺ پنجتن پاک کے ساتھ تشریف لائے اور فرمایا: ''ارے! تم میاں جمیل احمد شرقپوری کے مرید ہو۔ ہم تمہارے پیسے ضائع نہیں ہونے دیں گے''۔

چند دنوں کے بعد ہیڈ مرالہ روڑ پر واقعہ شیخ چوگانی میں حضرت امنون علیہ السلام کے مزار مبارک کے متولی پیر سید شہزادی شاہ سے ملاقات ہوئی تو اُس نے کہا کہ پیسے آپ کو ضرور واپس ملیں گے۔ بیس دن کے بعد شاہ صاحب نے رقم اس مکار آدمی سے لے کر گجرات میں میرے گھر پہنچادی۔ 38

سدرۃ المنتہیٰ کی سیر:

پروفیسر خالد بشیر صاحب (ریٹائرڈ) پرنسپل لکھتے ہیں کہ میں ایک رات اپنے گھر میں سویا ہوا تھا کہ تہجد کے وقت قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکاشفے میں تشریف لائے۔ مجھے بازو سے پکڑا اور آپ نے آسمانوں کی طرف پرواز شروع کردی۔ پہلا، دوسرا، تیسرا، حتیٰ کہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس جاکر آپ نے میرا بازو چھوڑ دیا اور میں سجدے میں گر گیا اور آپ لامکاں کی طرف اوپر پرواز کر گئے۔ 39

انگلش کا پروفیسر بنوانا:

پروفیسر خالد بشیر صاحب (ریٹائرڈ) پرنسپل لکھتے ہیں کہ میں فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک بے روزگار نوجوان کی حیثیت سے آیا تھا اور آپ نے مجھے نہ صرف انگلش کا پروفیسر بنوایا بلکہ آپ کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے مجھے پرنسپل کے عہدے پر فائز کیا۔

Marfat.com

مجھے کون جانتا تھا تیری دوستی سے پہلے
آپ نے خرید کر مجھے انمول کر دیا

جن سے ملاقات کروانا:

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی رحمۃ اللہ علیہ جن کا آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے روحانی رشتہ بڑا مضبوط تھا نے اپنی کتاب ''میرے مخدوم'' کے صفحہ 80-88 پر ایک جن سے اپنی ملاقات کا واقعہ تحریر کیا ہے۔ انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:

''حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کے فروغ اور ان کی تعلیمات سے روشناس کرانے کی مہم پورے زوروں پر تھی کہ اسی دوران ایک دلچسپ واقعہ پیش آیا۔ راقم الحروف کو 1966ء میں ڈاکٹریٹ کا مقالہ لکھنے کی اجازت حاصل ہوئی۔ چونکہ موضوع تفسیر سے متعلق تھا۔ لہٰذا قدیم تفاسیر کے ساتھ ساتھ عصر حاضر میں بھی لکھی جانے والی تفاسیر کے مطالعے کا موقعہ ملا۔ ان جدید تفاسیر میں بعض متجدّدین کی تفاسیر بھی نظر سے گزریں۔ اپنے اصل موضوع سے مربوط و متعلق علمی تحقیقی مواد جمع کرتے ہوئے دوران مطالعہ متجدّدین کی تفاسیر میں جنّات کے بارے میں عجیب وغریب تاثرات سامنے آئے۔ مثلاً یہ کہ پہاڑوں اور جنگلوں میں رہنے والے انسان جو لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوتے ہیں جن ہیں (جن کے معنی ہیں پوشیدہ مخلوق۔ قرآن حکیم میں یہ لفظ اپنے لغوی معنی میں بھی مستعمل ہوا ہے۔ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰكَوْكَبًا ۔ پھر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رات کا اندھیرا آیا تو انہوں نے ایک تارا دیکھا) یا بقول بعض مغرب میں رہنے والے وہ انسان جن کا شب و روز آگ سے ربط و تعلق ہے، جن ہیں (کیونکہ جنّات آگ سے پیدا کیے

Marfat.com

گئے ہیں۔قرآن حکیم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:وَ خَلَقَ الجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ط ترجمہ: اور جنّ کو پیدا فرمایا آگ کے لوکے سے) گویا متجددین نے لغت اور قرآن حکیم کی آیات کا صحیح سہارا لینے کی بجائے اپنے نقطہ نگاہ درست قرار دینے کے لیے غلط طور پر سہارا لے کر جنّ کی حقیقت کا انکار کیا اور اسے انسان ہی کی ایک قسم قرار دیا۔ جبکہ قرآن حکیم کا معمولی علم رکھنے والا بھی اس امر سے آگاہ ہے کہ جنّ اور انسان الگ الگ مخلوق ہیں۔قرآن حکیم میں ہے:قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ط ترجمہ: شیطان بولا (جو جنّ تھا) مَیں اس سے بہتر ہوں۔تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا۔

ذہن میں یہ خلش پیدا ہوئی کہ جب قرآن حکیم کے مطابق جنّ اور انسان الگ الگ مخلوق ہیں تو پھر انسان ہی کو کسی خاص عمل سے متعلق ہونے کی بنا پر جنّ کیسے قرار دے دیا گیا؟ یا اللہ! یہ ماجرا کیا ہے؟

اپنے معمولات یومیہ ادا کرتا رہا لیکن یہ خلش (انسان کو جنّ قرار دینا) ذہن میں چٹکیاں لیتی رہی۔ ایک رات نمازِ عشاء کے بعد ابھی بستر کی طرف بڑھنے کا ارادہ کر رہا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ دروازہ کھولا تو معلوم ہوا کہ حضرت صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ بلا رہے ہیں۔ جلدی ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹھک میں حاضر ہوگیا۔آپ چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ کمرے میں بچھی ہوئی صفوں پر آٹھ دس افراد بیٹھے تھے۔ میرے داخل ہوتے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ”ان سے ملیے!“۔

دیکھا تو معلوم ہوا کہ کچھ لوگ ایک نوجوان لڑکے کو ساتھ لے کر آپ کی

Marfat.com

خدمت میں دعا کے لیے حاضر ہوئے ہیں اور درخواست کی ہے کہ اس نوجوان پر جنّ کا اثر ہے۔ آپ دعا فرمائیں کہ اثر زائل ہو جائے۔ اس کی طبیعت بحال ہو جائے۔
راقم الحروف تو پہلے ہی ذہنی خلش کا ازالہ کرنا چاہتا تھا۔ اس نوجوان لڑکے سے استفسار کیا: آپ کا نام کیا ہے؟ دیہاتی نوجوان کے اندر موجود جنّ نے اردو میں جواب دیا سلطان۔

راقم الحروف (ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی) کو محسوس ہوا کہ میرا مخاطب دیہاتی لڑکا نہیں بلکہ جنّ ہے۔ ذہن میں یکدم سوالات کا تلاطم برپا ہو گیا۔ چنانچہ یکے بعد دیگرے سوالات کرنے لگا۔ محترم سلطان صاحب سے بصد ادب درخواست ہے کہ فقیر حقیر نے اپنی یادداشت کے مطابق مکالمہ کو ٹھیک بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر کوئی فروگذاشت ہو گئی ہو تو براہ کرم فراخدلی سے عفو درگذر سے کام لیں۔ مَیں جہاں مخدوم وممدوح کا شکرگزار ہوں کہ ان کے توسّل سے یہ ملاقات ہوئی، وہاں محترم سلطان صاحب کا ممنون ہوں کہ ان کے جوابات سے انتہائی مفید معلومات حاصل ہوئیں۔

مکالمہ:

س: آپ کا نام؟

ج: سلطان۔

س: آپ کی عمر؟

ج: 1500 برس

س: آپ کا شغل؟

Marfat.com

ج: 2500 (اڑھائی ہزار) جنوں کا سردار ہوں۔

س: پھر تو آپ کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہوا ہوگا۔ آپ زیارتِ رسول کریم ﷺ سے مشرف ہوں گے؟

ج: نہیں! 800 برس کفر میں گذرا۔ 700 برس سے مسلمان ہوا ہوں۔

س: کس کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے؟

ج: ایک نقشبندی بزرگ کے ہاتھ پر مسلمان ہوا۔

س: اس بچے کے درپے کیوں ہوئے ہیں؟

ج: اس نے ہماری خوراک کو پلید اور ناپاک کیا۔ (اور مجھے حضور ﷺ کا وہ ارشاد گرامی یاد آ گیا جس میں ہڈی اور گوبر سے طہارت کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ کیونکہ اس میں تمہارے بھائیوں (جنوں) کی خوراک ہے۔

س: کیا آپ کا عمل دخل مسکن برصغیر میں ہے، یورپ وغیرہ ممالک میں نہیں؟

ج: ہم دنیا میں ہر جگہ موجود ہیں۔ ہم انسانوں کی تعداد سے دگنے ہیں۔ لیکن ہمارا اکثر بسیرا جنگلوں اور ویرانوں میں ہوتا ہے۔

س: آپ کی اقسام بھی ہیں؟

ج: ہاں! بھوت، پریت، بڈاوا، چڑیل وغیرہ۔

س: کیا اپنی زیارت کرائیں گے؟

ج: نہیں! تُم ڈر جاؤ گے۔

س: آپ کی ساخت کیا ہے؟

ج: ہوا کی طرح۔

Marfat.com

س: آپ کی غذا؟

ج: ہڈی میں کوئی شے۔

سوال و جواب کا یہ سلسلہ جاری تھا کہ حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا: ''کیا تم نے حضرت نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کا مزار دیکھا ہے''؟

سلطان صاحب نے سر نیچے کیا جیسے سجدے میں جانے لگے ہیں۔ ایک منٹ بھی نہ گزرا تھا کہ سر اٹھایا اور کہا ہو آیا ہوں۔

آپ (حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ) نے حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر فرمایا تو سلطان صاحب نے پھر سر نیچا کیا۔ ابھی ایک منٹ بھی نہیں گزرا تھا کہ پہلے کی طرح کہا ہو آیا ہوں۔ دو کتابیں مرقد پر موجود ہیں۔ آپ نے فرمایا: ہاں! وہ گلستان بوستان ہیں۔

پھر آپ نے مہمانوازی کے حوالے سے ان سے پوچھا آپ کو کیا پیش کریں؟ جواب میں انہوں نے ''امرود'' کہا۔ چنانچہ آپ نے ایک شخص کو امرود لانے کے لیے بھیجا۔ چونکہ رات کا ابتدائی حصہ گزر چکا تھا۔ اس شخص نے (غالبًا (معراجدین صاحب موچی) اپنے تعلق سے کسی دوست دکاندار کی دکان کھلوا کر امرود فراہم کر دیئے۔ محترم سلطان صاحب امرود منہ میں ڈالتے تھے اور بغیر چبائے کھائے جا رہے تھے جیسے کوئی چیز منہ کے ذریعے چبائے بغیر براہِ راست معدے میں ڈالی جا رہی ہے۔ میرے لیے یہ اچنبھے کی بات تھی اور بڑی حیرت سے ان کے کھانے کے اس انداز کو دیکھ رہا تھا۔ میرے ایک سوال کے جواب میں محترم سلطان صاحب نے یہ بتایا کہ جنّوں میں بھی مختلف مسالک ہیں جو جنّ جس استاد سے تعلیم

Marfat.com

حاصل کرتا ہے۔ اسی مسلک کا ہو جاتا ہے۔

میرے مختلف اور متنوع سوالات سے محترم سلطان صاحب کو یہ خیال آیا کہ گویا مَیں اُن کی باتوں پر یقین نہیں کر رہا۔ چنانچہ انہوں نے حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ پروفیسر صاحب کو اگر یقین نہیں آ رہا تو نشانی کے طور پر یونیورسٹی کی کوئی دیوار توڑ ڈالوں؟ (حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشفقانہ اور کریمانہ انداز میں میرا تعارف کروا چکے تھے) مَیں نے جواباً عرض کیا کہ نہیں مجھے ان کی باتوں پر کامل اطمینان ہے۔

محترم سلطان صاحب نے حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ میری کسی خدمت کی ضرورت ہو تو فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: ''بزرگوں کا دیا سب کچھ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں ہو سکتا''۔

آپ کے فرمان پر محترم سلطان صاحب نے بچے پر اپنا اثر ختم کر دیا اور کہا کہ مَیں اس بچے کو چھوڑتا ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں تو کبھی سلام کے لیے حاضر ہو جایا کروں۔ آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔

دوران گفتگو مَیں دیکھ رہا تھا کہ بچے کی آنکھیں گویا بند ہیں۔ بچے نے صحیح ہونے پر آنکھیں کھول لیں اور پنجابی میں بات کرنے لگا۔

مجلس ختم ہو گئی اور مَیں یہ سوچنے لگا کہ میرے مخدوم کا کتنا کرم ہے کہ مَیں نے اپنی ذہنی خلش کا آپ سے ذکر تک نہیں کیا اور آپ نے بفضلہٖ تعالیٰ اپنی شفقت سے میری ملاقات محترم سلطان صاحب سے کروائی اور شکوک وشبہات کے تمام

Marfat.com

کانٹے دور فرمادیئے۔

مَیں نے دوبارہ سورۂ احقاف اور سورۂ جنّ کے مضامین کا مطالعہ کیا۔ایک اقتباس قارئین کرام کی دلچسپی کے لیے پیشِ خدمت ہے۔سورۃ الرحمٰن کے تعارف میں پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں: ''نوع انسانی کے ساتھ ایک دوسری نوع کا ذکر بھی یہاں خصوصیت سے کیا گیا ہے جسے جنّ کہا جاتا ہے۔ان دونوں کے مادہ تخلیق میں جو فرق ہے وہ بھی بتادیا اور فبای الاء ربکما تکزبان کے بار بار تکرار سے اس حقیقت سے بھی آگاہ کر یا کہ قرآن کے مخالف صرف انسان ہی نہیں بلکہ جنّات بھی ہیں اور جب وہ قرآن کے احکام پرعمل کرنے کے مکلّف ہیں تو واضح ہوگیا کہ وہ حضور نبی رحمت ﷺ کے امتی ہیں اور حضور ﷺ جنّ وانساں دونوں کے نبی ہیں''۔41

''وَخَلَقَ الْجَانّ'' کی تشریح میں پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: ''جانّ جنّوں کے پہلے باپ کا نام ہے۔جس طرح آدم علیہ السلام کی تخلیق مٹی سے ہوئی۔اسی طرح جانّ کی تخلیق خالص آگ سے ہوئی۔پھر جنّوں کی نسل کو چلانے کے لیے ازواج کا وہی نظام یہاں بھی جاری ہے جو انسانوں میں ہے۔مارج کہتے ہیں خالص آگ کو جس میں دھوئیں کا نام ونشان نہ ہو۔قرآن کریم کی ان دو آیتوں 42 میں صراحۃً بتادیا کہ انسان اور جنّ دو مختلف نوع ہیں۔ایک کا اصل مٹی ہے اور دوسرے کا اصل آگ ہے۔اب جو لوگ جنّات کو الگ نوع تسلیم نہیں کرتے بلکہ نوع انسانی کے بعض افراد کو جنّ کہنے پر بضد ہیں۔وہ قرآن کریم کی ان آیتوں کو بار بار پڑھیں''۔43

Marfat.com

سورۃ الاحقاف: آیات 29 اور 32 کی تفسیر میں پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ واضح کرتے ہیں: جنات بھی حضور ﷺ کی امتِ دعوت میں شامل ہیں۔
اس آیت میں بارگاہ رسالت ﷺ میں جنات کی پہلی حاضری کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ اکثر مفسرین کے قول کے مطابق یہ واقعہ وادی نخلہ میں پیش آیا جبکہ حضور ﷺ عشاء کی نماز یا صبح کی تلاوت فرما رہے تھے۔ جنوں کے ایک گروہ کا گزر ایک وادی سے ہوا۔ یہ اثر انگیز کلام سن کر وہ رُک گئے اور ایک دوسرے کو تاکید کی کہ خاموشی سے سنیں۔ جب انہوں نے قرآن کریم کی آیات کو سنا تو ان کے دِل کی دنیا بدل گئی۔ خود اسلام قبول کیا اور اسلام کے داعی اور مبلّغ بن کر اپنی قوم کے پاس پہنچے۔ انہیں بتایا کہ کس طرح انہیں کلام الٰہی سننے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ وہ کلام ہے جو گزشتہ انبیاء اور ان کی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔ راہ حق کو واضح کرتا ہے۔ ان جنوں نے اپنی قوم کو دعوت دی کہ وہ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اس پر ایمان لائیں۔ ان کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ انہیں عذاب الٰہی سے نجات مل جائے گی۔

اس کے علاوہ ہجرت سے پہلے اور ہجرت کے بعد جنات کی حاضری کا سلسلہ جاری رہا۔ وہ حضور ﷺ کی زبان اقدس سے کلام الٰہی سنتے شریعت کے مسائل دریافت کرتے اور اپنی قوم میں جا کر ان کی تبلیغ کرتے۔ علاّمہ خفاّجی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ہجرت سے پہلے چھ بار جنات حاضر خدمت اقدس ہوئے۔ 44

اس آیت میں ''من بعد موسیٰ'' کے الفاظ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ جنّ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے امتی تھے''۔ 45

Marfat.com

درج بالا مباحث کا خلاصہ یہ ہے:

1۔ جن اور انسان دو الگ الگ نوع کی مخلوق ہیں۔

2۔ دونوں کا مادہ تخلیق بھی الگ الگ ہے یعنی آدم علیہ السلام کی تخلیق مٹی سے ہوئی جبکہ جنوں کی تخلیق خالص آگ سے ہوئی۔

3۔ قرآن کے مخاطب صرف انسان ہی نہیں بلکہ جن بھی ہیں اور حضور ﷺ جن اور انسان دونوں کے نبی ہیں۔ دونوں قرآن حکیم کے احکام پر عمل کرنے کے مکلف ہیں۔

4۔ قرآن حکیم کی صوتی تاثیر سے جس طرح انسان متاثر ہوئے ہیں۔ اسی طرح جن بھی قرآن حکیم کی اثر انگیزی سے متاثر ہوئے۔ اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا 46

5۔ جنات میں کچھ تو فرمانبردار ہیں اور کچھ حق سے منحرف اور ظالم ہیں۔ 47

6۔ جنوں کی عمریں خاصی طویل اور لمبی ہوتی ہیں جیسا کہ "مِن بعد موسیٰ" کے الفاظ سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ سے قرآن حکیم سننے والے جن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اُمتی تھے۔ 48

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت کو سلام جنہوں نے کمال شفقت سے راقم (ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی) کو ذہنی خلش سے نجات بخشی اور محترم سلطان صاحب کا بھی بے حد شکر گزار ہوں کہ ان سے ملاقات کی بنا پر جو مشاہدہ حاصل ہوا۔ اس سے ایمان میں تازگی اور استحکام پیدا ہوا۔ قرآن حکیم میں مذکور ہے کہ سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے ایمان ویقین حاصل ہونے کے باوجود بارگاہِ صمدیت میں درخواست کی "رَبِّ اَرِنِیۡ کَیۡفَ تُحۡیِ الۡمَوۡتٰی

Marfat.com

قَالَ اَوَلَمۡ تُؤۡمِنۡ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنۡ لِّيَطۡمَئِنَّ قَلۡبِىۡ ''49 ترجمہ: اے میرے پروردِگار دکھا مجھے تو کیسے زندہ فرماتا ہے مردوں کو؟ فرمایا: کیا تم اس پر یقین نہیں رکھتے؟ عرض کی ایمان تو ہے لیکن (یہ سوال اس لیے ہے تاکہ مطمئن ہو جائے میرا دل) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کا مشاہدہ کرایا اور سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔50

مشاہدہ کی افادیت کا اندازہ اس امر سے ہوسکتا ہے کہ انبیاء کرام کے معجزات اور اولیائے کرام کی کرامات کا اظہار اور مشاہدہ اس لیے کرایا جاتا ہے کہ گمراہ لوگ راہ راست پر آجائیں اور ایمان والوں کی قوت ایمانی اور زیادہ مستحکم ہو جائے۔

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کرامت اپنے اندر حکمت کے بہت سے پہلو لیے ہوئے ہے۔ (اولاً) لڑکے کے سرپرست مطمئن ہو گئے کہ فضل خداوندی سے ان کا بچہ جنّ کے اثر سے آزاد ہو گیا۔

(ثانیاً) بزرگوں کی خدمت میں حاضر ہونے سے جہاں روحانی نعمتیں حاصل ہوتی ہیں وہاں دنیوی مصیبتوں سے بھی، ان بزرگوں کی دعا قبول فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ انہیں نجات عطا فرماتا ہے۔ (ثالثاً) حاضرین مجلس کو آپ کی عظمت اور روحانی کمال کو دیکھتے ہوئے دین سے وابستگی اور زیادہ مستحکم ہوئی۔ (رابعاً) لوگوں کو جنّات کی ان قوتوں کا کچھ اندازہ ہوا جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کر رکھی ہیں۔ (خامساً) جب اللہ تعالیٰ کی ان گنت مخلوقات میں سے ایک مخلوق کو یہ قوت حاصل ہے کہ دور دراز سفر منٹوں میں نہیں لمحوں میں طے کر لیتی ہے تو لاکھوں مخلوقات کا خالق

Marfat.com

حقیقی خود کتنی عظمتوں اور قدرتوں کا مالک ہے۔ راقم الحروف (پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی) اپنی ذہنی خلش کے ازالے کا پہلے ہی ذکر کر چکا ہے۔ گویا جتنا بھی غور وفکر سے کام لیں اولیائے کرام کے ہاتھوں پر کرامت کے اظہار کی اہمیت وافادیت اجاگر ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم سے ہمیں اولیائے کرام کے فیوض وبرکات سے بیش از بیش مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! بجاہ سیّد المرسلین ﷺ۔ 51

خواب میں بیعت کی بشارت:

مختار احمد ولد خوشی محمد صاحب (03334382423) آفیسر انتظامیہ، شعبہ اطلاقی نفسیات، پنجاب یونیورسٹی، لاہور کا بیان ہے کہ وہ ذہنی طور پر دینی و دنیاوی مسائل کی بنا پر بڑا پریشان رہتا تھا۔ اپنی ذہنی پریشانیوں کو دور کرنے کے لیے اُسے مرشدِ کامل کی تلاش تھی۔ اس نے بہت کوشش کی کہ کہیں نہ کہیں اس کا بیعت کا سلسلہ جُڑ جائے مگر لاکھ کوشش کے باوجود کامیاب نہ ہو سکا۔ جب اللہ تعالیٰ مہربان ہوتا ہے تو وہ غیب سے سبب فرما دیتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی مُسَبِّبُ الْاَسْبَاب ہے۔ مختار احمد صاحب نے اپنے رفیق کار (Colleague) محمد نذیر ولد غلام رسول سے اپنی پریشانی کا ذکر کیا تو اُس نے اُسے ایک ازمودہ نسخہ بتایا کہ وُہ ہر جمعرات کو حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دیا کریں اور وہاں دعا کیا کریں ''اے اللہ تعالیٰ! مجھے میرا مُرشد ملا دے''۔ تو حضور داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ خود ہی اُن کی رہنمائی فرما دیں گے۔ چنانچہ مختار احمد صاحب نے باقاعدگی سے ہر جمعرات کو حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے

Marfat.com

مزار شریف پر حاضری دینا شروع کر دی۔ ابھی اُس نے چند جمعراتیں، حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دی تھی کہ حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اُس کے خواب میں آئے اور اُس کو حکم دیا کہ آپ شرقپور شریف چلے جائیں اور وہاں جا کر صاحبزادہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کر لیں۔ حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے مختار احمد صاحب کو صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کا خواب میں حلیہ مبارک اور نشست گاہ بھی دکھا دی تا کہ کوئی ابہام نہ رہے۔

یہ خواب مختار احمد صاحب نے اپنے رفیقِ کار (Colleague) محمد نذیر ولد غلام رسول کو سنایا تو محمد نذیر صاحب نے اُسے کہا کہ ہمیں فوراً شرقپور شریف جانا چاہیے۔ چنانچہ مختار احمد صاحب اور محمد نذیر صاحب دونوں بروز جمعرات نمازِ عصر کے وقت شرقپور شریف پہنچے اور ابھی انتظار گاہ میں داخل ہوئے ہی تھے کہ پیغام ملا: ''حضرت صاحب آپ لوگوں کا انتظار کر رہے تھے اور آپ تمہیں بلا رہے ہیں۔ جلدی سے آپ کے پاس چلو اور ملاقات کر لو''۔ جب وہ دونوں حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ملنے کے لیے کمرہ کے اندر داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''آ گئے ہو''۔ اور مجھے بیعت فرما لیا۔

مختار احمد صاحب نے مزید بتایا کہ جیسا حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے اُسے خواب میں حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کا حلیہ مبارک دکھایا تھا۔ آپ کا حلیہ مبارک ویسا ہی پایا اور دیکھا۔ جیسی آپ کی نشست گاہ دکھائی گئی تھی، ویسی ہی دیکھی۔ جیسے آپ کو نشست گاہ میں بیٹھے

Marfat.com

ہوئے دکھایا گیا تھا ویسے ہی آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ پُر نُور چہرہ پر چھم چھم نُور برس رہا تھا۔

مختار احمد صاحب نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اُن کو مُرشدِ کامل مل گیا اور اُس کی ساری دینی و دنیاوی مشکلیں آسان ہوگئیں ہیں۔ دِل کو سکون ملا۔ نمازی بنا۔ آپ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے متشرع بنایا اور بھی بہت سے انعامات سے اللہ تعالیٰ نے نوازا جن کو لفظوں میں بیان کرنا ناممکن ہے۔

قلیل وقت میں نمازِ جمعہ پر پہنچنا:

عبدالرحمٰن ولد حسین خاں (0323.4548072) ریٹائرڈ ڈرائیور پنجاب یونیورسٹی، لاہور کا بیان کہ ایک دفعہ وُہ دورہ (Tour) سے واپس آ رہا تھا۔ جب وُہ ہیڈ تریمو پر پہنچا تو اس نے ارادہ کیا کہ آج شرقپور شریف جا کر فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی امامت کی اقتداء میں نمازِ جمعہ ادا کرنی ہے۔ مگر سفر بہت زیادہ تھا۔ ہم ہیڈ تریمو سے شورکوٹ گئے۔ وہاں سے امتحانی پیپرز لیے۔ وہاں سے جھنگ پہنچے اور امتحانی پیپرز اٹھائے، وہاں سے فیصل آباد آئے اور وہاں سے امتحانی پیپرز حاصل کیے۔ وہاں سے جڑانوالہ گئے وہاں سے امتحانی پیپرز لے کر ہم ٹھیک جمعہ کے وقت پر شرقپور شریف پہنچ گئے اور فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی امامت کی اقتداء میں نمازِ جمعہ ادا کی۔ اتنے قلیل وقت میں اتنے شہروں میں جانا اور پھر پیپرز اکٹھے کر کے ٹھیک جمعہ کے وقت پر پہنچنا آپ کی کرامت کی جیتی جاگتی دلیل ہے۔

Marfat.com

خواب میں زیارت اور پھر ملاقات:

نذر السلام ولد محمد اسلام صاحب (0321.4745784) آف مکان نمبر 151.C رحمان پورہ اچھرہ، لاہور کا بیان ہے کہ وہ ایک جلسہ میں گیا تو مقرر صاحب نے اپنی تقریر کے دوران حضرت شیرِ ربّانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ بیان فرمایا: حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ نماز کی امامت فرما رہے تھے۔ آپ نے نماز پوری کرنے کے بعد دائیں طرف سلام کیا تو دائیں طرف کے سب نمازی حافظ قرآن ہو گئے اور جب بائیں طرف سلام کیا تو بائیں طرف کے سب نمازی قرآن کے ناظرہ قاری ہو گئے۔

نذر السلام جلسہ گاہ سے گھر واپس آئے تو کافی دیر ہو چکی تھی۔ وُہ بستر پر لیٹ کر حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خیالوں میں گُم ہو گیا۔ اسی حالت میں اُس کو نیند آ گئی۔ جب وُہ سویا ہوا تھا تو اُس نے خواب میں دیکھا کہ حضرت، میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو بُقعہ نُور میں بیٹھے تھے اور اسی بُقعہ نُور میں اوپر آسمانوں کی طرف پرواز کر گئے۔ جب نذر السلام صاحب نیند سے بیدار ہوئے تو بڑے متعجب ہوئے۔ اُن کے دِل میں خیالوں کا ایک طوفان اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا دِل شرقپور شریف جا کر زیارت کے لیے مچلنے لگا۔ وُہ شرقپور شریف جانے کے لیے بے تاب ہو گئے۔ انہوں نے پہلے شرقپور شریف نہیں دیکھا ہوا تھا۔ وُہ اس سوچ میں پڑ گئے کہ وُہ کِس طرح شرقپور شریف جائیں۔ بہرحال وہ گھر سے باہر نکلے اور دوستوں سے شرقپور شریف کا راستہ پوچھا اور راستہ معلوم کرنے کے بعد بس پر سوار ہو کر شرقپور شریف پہنچے۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے دربارِ شریف

Marfat.com

پر حاضری دی اور مراقبے کی صورت میں بیٹھ گئے۔ حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ اُن کے تصور میں آئے۔ اُن کو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے دِلی سکون ملا۔ پھر وُہ وہاں سے اٹھے اور حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹھک میں گئے۔ جو حلیہ انہوں نے آپ کا خواب میں دیکھا ویسا ہی اُن کو پایا۔ آپ نے فرمایا: پہلے لنگر کھائیں پھر میرے پاس آئیں۔ نذر السلام صاحب نے لنگر کھایا اور آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

خواب میں بیعت کی بشارت:

رانا محمد افضل ولد عبدالستار (0300.9430284) اہلکار جامعہ پنجاب، لاہور کا بیان ہے کہ اُس کو عرصہ دراز سے کامل مُرشد کی تلاش تھی مگر اُس کو کامل مُرشد نہیں مِل رہا تھا۔ اس سلسلہ میں اُس نے بزرگوں کے بتائے ہوئے وظائف بھی کیے مگر عقدہ حل نہ ہوا۔ اُس نے کامل مُرشد کی تلاش میں مختلف لوگوں سے ملاقاتیں بھی کیں تاکہ اُسے کوئی کامل مُرشد مل جائے۔ لیکن اُسے کامل مُرشد نہ مل سکا۔ وُہ کامل مرشد کی تلاش میں بہت زیادہ پریشان رہنے لگا۔ اُس کی پریشانی میں روز بروز اضافہ ہونے لگا۔ آخر کار اُسے کسی نے بتایا کہ حضرت داتا صاحب رحمت اللہ علیہ۔ کے مزار مبارک پر اس ارادے سے حاضری دو کہ تمہیں تمہارا مُرشد مل جائے گا۔ چنانچہ اُس نے حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر جمعرات کے روز حاضری دینی شروع کر دی۔ اس نے ابھی حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر چند جمعراتیں ہی حاضری دی تھی کہ اُس نے خواب میں دیکھا کہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کہیں کھڑے ہیں کہ آسمان

Marfat.com

سے بادل کا ایک ٹکڑا نیچے اُترا۔ آپ اُس بادل کے ٹکڑے پر سوار ہو کر آسمان کی طرف پرواز کر گئے۔

رانا محمد افضل صاحب آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں بیعت کے لیے حاضر ہوئے۔ جیسا انہوں نے حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا نورانی چہرہ خواب میں دیکھا تھا ویسا ہی پایا۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے رانا محمد افضل صاحب کو دیکھتے ہی فرمایا: "آ گئے ہو"۔ آپ نے رانا محمد افضل صاحب کو بیعت فرما کر حلقہ مریدین میں داخل فرمایا۔

مسئلہ حل فرمانا:

رانا محمد افضل صاحب کا ہی بیان ہے کہ وہ بہت زیادہ ریاضت کرنے لگا جس کی وجہ سے اُس کی صحت خراب ہوگئی۔ اُس نے خواب میں اپنے پیرومُرشد حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو وعظ کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ سامعین سے فرمارہے تھے کہ اسلام میں جبر نہیں ہے اور آپ نے قرآن حکیم کی یہ آیت کریمہ پڑھی "لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ" 52۔ کچھ زبردستی نہیں دین میں۔ اس طرح آپ نے رانا محمد افضل صاحب کی خواب میں رہنمائی فرمادی۔ میانہ روی یا اعتدال پسندی بھی نبی کریم ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔ نبی کریم ﷺ ہر معاملہ میں میانہ روی خود بھی اختیار کرتے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی میانہ روی کی تلقین فرماتے تھے۔ حتیٰ کہ عبادت و ریاضت میں بھی میانہ روی اختیار کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے طرزِ عمل کے متعلق فرمایا: "میں اللہ تعالیٰ سے تم سب کی نسبت زیادہ ڈرنے

Marfat.com

والا ہوں مگر روزہ بھی رکھتا ہوں اور نہیں بھی رکھتا۔ نماز بھی پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں۔ اس طرح عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ پھر فرمایا: ''یہ میرا طریقہ سنت ہے جس نے میرے طریقے کو چھوڑا وہ میری امت میں سے نہیں''۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ سے ہمیشہ روزہ سے رہنے کی اجازت مانگی تو فرمایا: زیادہ سے زیادہ تم صوم داؤد یعنی ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھ سکتے ہو''۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے بدن کا بھی حق ہے، تیرے گھر والوں کا بھی تجھ پر حق ہے۔ آپ ﷺ کی میانہ روی صرف زبانی حد تک ہی نہیں تھی بلکہ خورد و نوش اور دوسرے تمام معاملات میں بھی آپ ﷺ میانہ روی کو پسند فرماتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: ''میں ایک عبد کی طرح زمین پر بیٹھتا ہوں''۔

کھانے میں برکت:

محمد جاوید اقبال ولد محمد اسماعیل آف قلعہ غوث نزد شرقپور شریف کا بیان ہے کہ اُن کے والد محترم نے حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو کھانے کی دعوت دی تو آپ نے قبول فرمائی۔ آپ مقررہ تاریخ کو (غالباً اتوار کا دن تھا) بعد نمازِ ظہر گاؤں تشریف لے آئے۔ جب آپ کی گاڑی سڑک سے نیچے اتری تو آپ پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کی گئیں۔ آپ پہلی مرتبہ ہمارے گاؤں میں تشریف لائے تھے۔ اس لیے خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ آپ نے آتے ہی فرمایا کہ اب کیا پروگرام ہے۔ نمازِ عصر کا وقت ہونے والا ہے۔ محمد جاوید اقبال نے عرض کیا کہ جیسے آپ کی مرضی ہے ویسے کرلیں۔ آپ جو حکم فرمائیں گے ویسے کریں گے۔ لوگوں کا ایک جم غفیر تھا۔ آپ نے حاجی ملک محمد حیات صاحب

Marfat.com

کو فرمایا کہ ختم پڑھیں۔ حاجی ملک محمد حیات صاحب نے ختم شریف پڑھا۔ آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔ دعا کے بعد آپ نے حاجی ملک محمد حیات صاحب کو لنگر شریف تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ لنگر شریف پلیٹوں میں ڈالا گیا۔ حاضرین کے آگے لنگر شریف رکھا گیا۔ آپ کے لیے ایک دیسی مُرغ کے گوشت اور کدو شریف کا سالن بنایا گیا تھا۔ حاجی ملک محمد حیات صاحب نے لنگر شریف آپ کے آگے رکھا تو آپ نے فرمایا کہ اس گوشت میں سے ایک ایک بوٹی سب مہمانوں کی پلیٹوں میں ڈال دو۔ چنانچہ ملک صاحب نے ایسا ہی کیا۔ سب کو دیسی مُرغ کی ایک ایک بوٹی مل گئی اور آپ نے بھی کھانا تناول فرمایا۔ کچھ سالن بچ بھی گیا۔ اس طرح ایک مُرغ کا گوشت پچاس ساٹھ آدمیوں نے کھایا۔ یہ آپ کی کرامت ہے۔

بیماری سے نجات:

محمد جاوید اقبال ہی کا بیان ہے کہ نومبر، دسمبر 1989ء کی بات ہے۔ اُس کے والد صاحب گاؤں ٹوریا میں محمد حسن نمبردار کے گھر گئے۔ نمبردار کی بھینس سُوئی ہوئی تھی اور والد صاحب کو بھینس کے پہلے دن کے دودھ (بوہلی) پیش کیا گیا جو انہوں نے نوش کرلیا۔ والد صاحب کو بوہلی پیتے ہی پیٹ میں سخت درد شروع ہو گیا۔ حالانکہ وہ اس سے پیشتر کئی بار بوہلی پی چکے تھے۔ رات کو گاؤں کے ڈاکٹر صاحب سے دوائی لے کر آئے اور والد صاحب کو دی۔ رات سکون سے گزر گئی مگر صبح ہوتے ہی پیٹ میں شدید درد شروع ہو گیا۔ میو ہسپتال کی ایمرجنسی وارڈ میں لے کر گئے۔ ڈاکٹروں نے معائنہ کیا اور بتایا کہ آنتوں میں گرہ لگ گئی ہے۔ یورن بیگ (Urine bag) لگا دیا۔ دوائی لکھ دی اور کہا کہ تندرست ہو جائیں گے۔ ہسپتال

Marfat.com

سے فارغ کر دیا۔ ہم والد صاحب کو لے کر گھر واپس آ گئے۔ والد صاحب کو پیٹ درد کا کوئی آفاقہ نہ ہوا۔ والد صاحب پیشاب کرنے کے لیے غسل خانہ میں گئے تو نالی اتار دی۔ پھر ہم والد صاحب کو لے کر امین ہسپتال، نین سکھ لے گئے۔ ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر افتخار احمد چوہدری نے والد صاحب کو چیک کیا اور بتایا کہا آنتوں میں گرہ لگ گئی ہے۔ اس لیے اپریشن کرنا پڑے گا۔ لیکن مَیں پوری کوشش کروں گا کہ اپریشن نہ کرنا پڑے۔ مَیں (جاوید اقبال) نے ڈاکٹر صاحب کو بتایا کہ مَیں اور میرے والد صاحب حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ علاج مَیں کرتا ہوں اور دعا آپ کروائیں۔ مَیں اپنے والد صاحب سے اجازت لے کر آستانہ عالیہ شرقپور شریف گیا۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا اور والد صاحب کا سلام عرض کیا۔ آپ سے عرض کیا کہ والد صاحب نے مجھے آپ کے پاس دعا کروانے کے لیے بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”کدال پکڑو اور مویشی خانہ کی صفائی کرو“۔ اِدھر مَیں نے مویشی خانہ کی صفائی کی اُدھر میرے والد صاحب کے پیٹ کی صفائی ہو گئی۔ آپ سے پانی دَم کروایا اور جا کر والد صاحب کو پلایا۔ رات والد صاحب کی سکون سے گزری۔ پاخانے آئے۔ پیٹ صاف ہو گیا۔ آپ کی دعا سے والد صاحب کی بیماری جاتی رہی اور تندرست و توانا ہو گئے۔ اس کے بعد پھر کبھی پیٹ درد نہیں ہوا۔ یہ آپ کی کرامت ہے۔

100 روپے میں برکت:

محمد جاوید اقبال کا بیان ہے کہ وہ اپنے والد صاحب کے ہمراہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی حویلی پر گیا۔ وہاں اینٹوں کا سولنگ لگانا تھا۔

Marfat.com

مٹی کو ہموار کیا گیا۔ والد صاحب اور امیر علی نے اینٹوں کا سولنگ لگایا۔ شام کے وقت حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے والد صاحب اور امیر علی کو مزدوری دی۔ آپ نے مجھے بھی 100 روپے عنایت فرمائے۔ گھر آ کر 100 روپے کے نوٹ کو نشانی لگا کر محفوظ کر لیا۔ اس 100 روپے کی برکت سے میرے گھر میں کسی چیز کی کمی نہیں رہی۔

امامت کا منصب ملنا:

محمد جاوید اقبال کا بیان ہے کہ جب حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ہمارے گھر دعوت پر تشریف لائے تو میں نے آپ سے عرض کیا کہ مجھے امامت کرانے کی اجازت فرمائیں۔ آپ نے مہربانی فرماتے ہوئے مجھے امامت کرنے کی اجازت فرمائی اور خصوصی دعا بھی فرمائی تو مجھے ایک مسجد میں امامت کا منصب مل گیا۔ یہ آپ کی دعا کا نتیجہ تھا۔

موٹر سائیکل کا ملنا:

محمد جاوید اقبال کا بیان ہے کہ کوئی سواری نہیں تھی۔ اس لیے کہیں بھی آنے جانے میں دقت پیش آتی تھی۔ اُس نے پروگرام بنایا تھا کہ وہ عید سے پہلے یا بعد میں سواری خرید لے گا۔ مگر ہوتا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ بندہ کی نہیں چلتی۔ عید کے دوسرے دن اُس کے بڑے بیٹے کا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اُس کی بیٹی بھی بیمار ہو گئی۔ اِن دونوں کی بیماری پر اُس کا کافی خرچ ہو گیا تھا۔ کوئی ایسا سبب بھی نہیں بن رہا تھا کہ موٹر سائیکل خرید لی جائے۔ سخت پریشانی لاحق تھی۔ کسی سے ادھار پیسے لے کی موٹر سائیکل خریدنے میں بھی مشکل پیش آ رہی تھی۔ ایک رات میں نے حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو تصور میں لاتے ہوئے

Marfat.com

دعا کی کہ سواری نہیں ہے۔ پیدل دھکے کھا رہا ہوں۔ کوئی سواری مل جائے۔ پیسے بھی نہیں ہیں۔ حالات پریشان کن ہیں۔ اللہ تعالیٰ مُحَلِّلَ الْمُشْکِلَات اور مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب کسی بندے کی مشکل حل کرنی ہوتی ہے تو اُسے اپنے کسی نیک بندے کی خدمت میں بھیج دیتا ہے۔ نیک بندے کی دعا سے اللہ تعالیٰ مشکل آسان بنا دیتا ہے۔ محمد جاوید اقبال صبح آستانہ عالیہ شرقپور شریف گیا۔ نمازِ فجر وہاں ادا کی۔ دعا کروائی اور واپس اپنے گاؤں آ گیا۔

جب وہ اگلے دن دفتر گیا تو اُس کی میز پر کمیٹی کے پیسے پڑے تھے۔ اُس نے میاں محمد ریاض صاحب شاہ دی کھوہی والے کو فون کیا کہ میاں صاحب مجھے کوئی موٹر سائیکل لے دو۔ میاں محمد ریاض صاحب میرے ساتھ گئے اور ہم نے موٹر سائیکل خرید لی۔ آپ کی دعا سے میری مشکل حل ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے موٹر سائیکل خریدنے کی توفیق بخشی۔

خراب موٹر سائیکل چلتی رہی:

محمد جاوید اقبال کا بیان ہے کہ اُس نے کافی دنوں سے حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دینے کا ارادہ کیا ہوا تھا مگر جانے کا کوئی سبب نہیں بن رہا تھا۔ مَیں نے اپنے پیرومُرشد حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا تصور کر کے دعا کی۔ قبولیت کی گھڑی آ گئی تھی۔ میری دعا فوراً قبول ہوئی اور مَیں نے اپنے بیٹے محمد عثمان کو اپنے ساتھ لیا اور ہم دونوں گھر سے موٹر سائیکل پر سوار ہو کر گولڑہ شریف کے لیے روانہ ہو گئے۔ جب ہم گاؤں سوہاوہ پہنچے تو اندھیرا چھا چکا تھا۔ موٹر سائیکل گھڑے میں لگی تو چین سے آوازیں آنا شروع ہو گئیں۔ مَیں نے آواز کی پرواہ کیے بغیر اپنا سفر جاری رکھا۔ جوں جوں ہم آگے کی طرف بڑھتے گئے۔

Marfat.com

چین کی آواز بھی بڑھتی گئی۔ جب ہم جامع مسجد روڈ راولپنڈی پہنچے تو چین کی آواز بہت زیادہ ہوگئی۔ مَیں نے موٹر سائیکل روک دی اور نیچے اتر دیکھا تو چین ٹوٹا ہوا تھا۔ قریب ہی ایک نوجوان کھڑا تھا۔ اُس نے سوال کیا کہ کہاں سے آئے ہو؟ مَیں نے اُسے بتایا کہ شرقپور شریف سے۔ اُس نے ایک اور سوال کیا کہ موٹر سائیکل کا تو چین ٹُوٹا ہوا ہے یہ کیسے چلتی رہی؟ مَیں نے کہا آپ نے تو خُود دیکھا ہے کہ ہم نے چلتی ہوئی موٹر سائیکل کو روکا ہے۔ وُہ نوجوان بڑا متعجب ہوا۔ مَیں نے اُس نوجوان سے کہا کہ یہ میرے پیر کی دعا کا نتیجہ ہے۔ متعجب ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔

پریشانی سے آگاہ ہونا اور مشکل حل فرمانا:

ڈاکٹر فقیر حسین کا بیان ہے کہ وہ شروع سے گاؤں 53/5 گیمبر ضلع ساہیوال میں رہتے تھے۔ اس نے جنرل ہسپتال لاہور میں ملازمت اختیار کر لی تھی۔ جس کی وجہ سے لاہور ہی میں رہتا تھا۔ لیکن والدین بیوی بچے گاؤں میں ہی رہتے تھے۔ میرا بیٹا ریاض احمد بیمار ہو گیا تھا۔ جس کا علاج معالجہ کروایا گیا۔ لیکن شفایاب نہ ہوا۔ جس پر میں نے اسے لاہور لانے کا فیصلہ کیا اور بچے کو بچہ وارڈ جنرل ہسپتال لاہور میں داخل کروادیا۔ لیکن نہ تو اس کا بخار اُترا اور نہ ہی قے رُکی۔ اس کی دِن بدن حالت زیادہ خراب ہوتی گئی۔ مَیں بہت پریشان ہوا اور اپنی بیوی سے کہا کہ اس کو گھر لے چلتے ہیں۔ لگتا ہے اس کا وقت پورا ہو گیا ہے۔ جس وجہ سے اس کی حالت خراب ہوتی جا رہی ہے۔ گھر آ کر بچے کو لٹا دیا اور میں خود بھی پریشانی کے عالم میں نیچے والی منزل کے کمرے میں آ کر لیٹ گیا۔ میری آنکھ لگ گئی یعنی مجھے نیند آ گئی۔ آپ خواب میں تشریف لائے اور آپ کے ہاتھ میں ایک آم کا جوس اور ایک بند تھا۔ آپ نے مجھے عطا کیا اور فرمایا: ''بچے کو یہ کھلاؤ اس سے ٹھیک ہو

Marfat.com

جائے گا''۔ مَیں فوراً اُٹھا اور گھر کے سامنے کریانہ سٹور پر گیا۔ وہاں سے آم کا جوس اور بن خریدا۔ اوپر والی منزل میں گیا اور اپنی بیوی سے کہا: ''یہ اسے کھلائیں''۔ وہ کہنے لگی کہ بچے کو ایک قطرہ پانی یا دودھ کا دیں تو وہ فوراً قے کر دیتا ہے۔ جوس میٹھا ہے۔ کیسے ہضم کرے گا؟ اس سے اسہال زیادہ آئیں گے۔ مَیں نے کہا کہ میاں صاحب نے بتایا ہے: ''اس سے ٹھیک ہو جائے گا''۔ لہٰذا آپ اسے کھلائیں۔ اُس نے دو چار قطرے اُس کو پلائے اور بن کھلانے کی کوشش کی۔ لیکن اُس نے نہ کھایا۔ بار بار کوشش کرنے سے تھوڑا بہت کھا لیا۔ رات کو بخار کچھ ہلکا ہوا صبح دیکھا تو بچے کے جسم پر خسرے کے دانے نمودار ہو چکے تھے۔ ہم نے دوائی ساری بند کر دی تھی۔ صرف آم کا جوس ڈبے والا اور بن ہی دیتے رہے۔ شام تک بخار اُتر گیا اور دانے بھی غائب ہو گئے۔ میرے ذہن میں بار بار خیال آتا تھا کہ آم کے جوس اور گندم کے بن میں کیا ہے؟ جس سے شفایابی ہوئی ہے۔ اگلے دِن جمعہ تھا، حسب معمول شرقپور شریف حاضر ہوا تو ذہن میں وہی خیال تھا۔ جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد آپ کے پاس بیٹھک میں گئے۔ جب ہاتھ ملانے لگا تو آپ فرمانے لگے: ''گندم کی تاثیر گرم ہوتی ہے اور آم کی تاثیر بھی گرم ہوتی ہے اور گرم تاثیر کی وجہ سے جسم میں دبے ہوئے خسرہ کے دانے نمودار ہو جاتے ہیں''۔ اس طرح بندہ کو سمجھ آ گئی۔ 53

مزدوروں کی پریشانی سے آگاہی:

محمد اسحاق بھنڈر صاحب (0301-4338974) کا بیان ہے کہ 2013ء کا واقعہ ہے کہ روزوں سے پہلے حضرت پیر میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی تعمیر کا کام شروع کرنا تھا۔ محمد شہزاد شفیق صاحب گجرات والے مزدوروں کو وہاں چھوڑ گئے تھے۔ جہاں پر حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ

Marfat.com

علیہ کا مزار تعمیر کرنا تھا۔ یہ جمعہ کا دن تھا۔ گرمی کا موسم تھا۔ مزدوروں کے لیے پنکھے کا کوئی انتظام نہ تھا۔ گرمی کی وجہ سے مزدور نڈھال ہو رہے تھے۔ اُن کو نیند نہیں آ رہی تھی۔ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے کمرے میں تھے۔ لیکن مزدوروں کی پریشانی سے آگاہ تھے۔ چنانچہ آپ نے محمد اسحاق بھنڈر جو کہ رات کے گیارہ بجے آپ کی خدمت میں حاضر تھا کو آپ نے فرمایا: ''شہزاد کو فون کرو، وہ فوراً آ جائے''۔ مَیں حیران تھا کہ محمد شفیق شہزاد صاحب ابھی مغرب سے پہلے تو آپ سے اجازت لے کر گئے ہیں۔ میرا گمان تھا کہ شاید آپ کسی اور شہزاد کو بلا رہے ہیں۔ مَیں نے تصدیق کرنے کے لیے آپ سے عرض کیا: ''حضور! گجرات والے شہزاد کو بلانا ہے''۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں! اُسی ہی کو بلانا ہے''۔ مَیں نے شہزاد کو فون کیا کہ آپ فرما رہے ہیں کہ تم فوری واپس آ جاؤ۔ شہزاد صاحب کہنے لگے کہ وہ ابھی گجرات پہنچے ہیں۔ اس وقت رات کے گیارہ بجے تھے۔ آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے شہزاد صاحب اسی وقت گجرات سے شرقپور شریف کے لیے روانہ ہو گئے اور رات کے ایک بجے شرقپور شریف پہنچ گئے۔ مَیں نے آپ کو اطلاع دی کہ حضور شہزاد صاحب آ گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اُس کو کہو کہ اندر آ جائے''۔ شہزاد صاحب اندر آ گئے۔ جب شہزاد صاحب اندر آپ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: ''یہ تینوں پنکھے (بیٹری چارج ایبل) اٹھاؤ اور مزدوروں کے پاس لے جاؤ جو گرمی میں میاں خلیل احمد کا جہاں مزار بنانا ہے۔ وہاں بے چین بیٹھے ہیں اور اُن کو نیند نہیں آ رہی''۔ مجھے بھی فرمایا: ''تم وہاں ٹھہرو''۔ مَیں بھی شہزاد صاحب کے ساتھ پنکھے اٹھا کر ان کے ساتھ مزدوروں کے پاس گیا۔ بہت گرمی اور حبس تھا۔ جس

Marfat.com

کی وجہ سے مزدوروں کو نیند نہیں آرہی تھی اور وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ مزدوروں نے شہزاد صاحب سے کہا کہ اُس نے بہت اچھا کیا ہے کہ ان کے لیے پنکھے لے آئے ہو۔ اب ہمیں نیند آجائے گی۔ ہم دونوں واپس آپ کے پاس آئے۔ راستے میں شہزاد صاحب نے مجھے کہا کہ مَیں نے صبح سکول میں Function کروانا ہے۔ اس لیے مجھے آپ سے اجازت دلوادیں۔ مَیں نے آپ سے عرض کیا کہ حضور شہزاد صاحب اب واپس جانا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے۔ اب چلے جائیں۔

ڈاکوؤں سے بچالیا:

محمد اسحاق بھنڈر صاحب (0301-4338974) کا بیان ہے کہ اُسے فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ظاہری حیات کے آخری پانچ چھ ماہ کی راتوں کو آپ کے پاس ٹھہرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ صبح کی نماز کے بعد آپ مجھے دفتر جانے کے لیے اجازت فرمادیتے تھے۔ ایک دن آپ نے مجھے کافی دیر کے بعد دفتر جانے کے لیے اجازت فرمائی۔ پہلے کی نسبت تقریباً ایک گھنٹہ تاخیر سے جانے کی اجازت فرمائی۔ جب مَیں شرقپور شریف والے حفاظتی بند کے قریب اپنی موٹر سائیکل پر پہنچا تو وہاں کچھ آدمی کھڑے تھے اور سڑک بند کر رہے تھے۔ وہاں پولیس کی ایک گاڑی بھی آگئی۔ محمد اسحاق بھنڈر صاحب نے دریافت کیا کہ کیا ماجرا ہے؟ سڑک کیوں بند کی جارہی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اس جگہ پر ڈاکو ساری رات مسافروں اور راہگیروں کو لوٹتے رہے ہیں۔ یہ سلسلہ ابھی چند منٹ پہلے بند ہوا ہے۔ ڈاکو فرار ہو گئے ہیں۔ اس طرح مَیں ڈاکوؤں سے بچ گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو اپنے فضل وکرم سے حالات سے آگاہی فرماتا

Marfat.com

ہے اور وہ لوگوں کی رہنمائی فرماتے ہیں۔

خواب میں آنا اور تلقین فرمانا:

محمدی ندیم نقشبندی آف گاؤں ناہلہ مانگا روڑ رائے ونڈ (0320-4847964) کا بیان ہے کہ اُس کا بدمذہبوں کے ساتھ ایک بہت بڑا مسئلہ چل رہا تھا۔ جس پر وہ ثابت قدمی کے ساتھ ڈٹا رہا۔ اپنے اور غیر اُس کو غلط سمجھتے تھے۔ لیکن وہ اس مسئلہ کو درست سمجھتا تھا۔ جب وہ اس مسئلہ سے بہت زیادہ پریشان ہوا تو اُس نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی کہ اگر وہ حق پر ہے تو اُس کو آج کی رات اُس کا مرشد ملا دے تاکہ وہ اس مسئلہ کے بارے میں اُس کی رہنمائی فرما دیں۔ چنانچہ اُس رات اُس کے پیرومرشد فخرالمشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اُس کی خواب میں آئے اور فرمایا: ''بیٹا! ثابت قدم رہو۔ تمہیں کوئی غلط ثابت نہیں کرسکتا۔ تم حق پر ہو''۔ یہ واقعہ آپ کے وصال سے ایک ہفتہ پہلے کا ہے اور دو تین دن کے اندر آپ کے وصال سے پہلے ہی اُس کا مسئلہ حل ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کو ہر مصیبت سے بچالیا۔

ایک کپ چائے:

محمد ندیم نقشبندی کا بیان ہے کہ 2002ء میں وہ کم ازکم اڑتالیس افراد مدرسہ جامعہ صدیقیہ غلہ منڈی رائے ونڈ سے آستانہ عالیہ شرقپور شریف میں فخرالمشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیعت ہونے کے لیے رات کو تاخیر سے پہنچے تو آپ نے گھر فون کیا کہ پچاس افراد کے لیے چائے تیار کر کے بھجوائیں۔ گھر سے جواب آیا کہ گھر میں دودھ کم ہے۔ آپ نے

Marfat.com

دوبارہ فون کیا تو گھر سے وہی جواب ملا کہ دودھ کم ہے۔آپ نے تیسری بار جلال میں آکر فرمایا:''جتنی چائے بنتی بنا کر بھیج دیں''۔تھوڑی دیر کے بعد خادم چائے لے کر آیا تو آپ نے فرمایا:''چائے گھر میں ہی رکھواور ایک کپ چائے میرے پاس لے آؤ''۔خادم نے چائے گھر میں رکھ دی اور ایک کپ چائے لاکر آپ کی خدمت میں پیش کی۔آپ نے چائے کے کپ میں کچھ پڑھ کر پھونک ماری اور کپ خادم کو واپس کرتے ہوئے فرمایا:ایک ایک کپ چائے لیتے آؤ اور مہمانوں کو پلاتے جاؤ''۔خادم چائے کا ایک ایک کپ لاتا رہا اور مہمانوں کو پلاتا رہا۔سب مہمانوں نے اور آپ نے بھی چائے پی۔محمد ندیم نقشبندی کا بیان ہے کہ اُس نے اپنے پیرومرشد فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی یہ پہلی کرامت دیکھی تھی۔جس سے اُس کا بزرگوں کے متعلق عقیدہ اور پختہ ہوگیا۔

خواب میں آنا اور بیماری کا علاج فرمانا:

محمد ندیم نقشبندی کا بیان ہے کہ وہ ایک دفعہ سخت بیمار ہوگیا۔اُس نے بہت علاج کروایا مگر شفاء نہ ملی۔حضرت ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک تھا مگر وہ بیماری کی وجہ سے عرس مبارک پر بھی نہ جاسکا۔اُس کے بھائی عرس پر جانے لگے تو اُس نے اپنے بھائیوں سے کہا کہ وہ اُس کے لیے لنگر شریف لے کر آئیں تاکہ وہ کھائے اور بیماری سے شفاء پائے۔لیکن اُس کے بھائی لنگر نہ لاسکے۔جب اُس کو پتہ چلا کہ بھائی لنگر نہیں لاسکے تو اُسے بہت دکھ ہوا۔اسی پریشانی میں رات پڑگئی اور وہ سوگیا۔رات کو اُس کے خواب میں اُس کے پیرومرشد فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ آئے اور اُس کے جسم پر مرہم لگائی اور فرمایا:''جا بیلیا! اللہ خیر کرے گا''۔اُسی دن ہی وہ اپنے پیرومرشد کی دعا سے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت

Marfat.com

سے تندرست ہو گیا۔

گلٹی سے شفا ملنا:

محمد جاوید اقبال کا بیان ہے کہ ماسٹر اشفاق علی بن شیر محمد آف گاؤں مدّر (گاؤں مدّر شرقپور شریف سے لاہور کو جاتے ہوئے پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے) نے اُسے بتایا کہ اُس کی گردن پر شاہ رگ کے اوپر بہت تکلیف دینے دہ گلٹی تھی۔ M.B.B.S ڈاکٹروں کو چیک کرائی تو انہوں نے کہا کہ اس کا اپریشن ہوگا۔لیکن ہم اپریشن نہیں کروانا چاہتے تھے۔

میرے والد محترم مجھے حضور میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لے آئے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ساری حقیقت بیان کی۔ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''تھوڑی سی پھٹکری لاؤ'' ایک روپیہ کی بازار سے پھٹکری لی۔میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اُس کو دم کیا اور فرمایا: ''فجر کی نماز کے بعد 11 مرتبہ بسم اللہ شریف (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) پڑھ کر لگاؤ، اللہ تعالیٰ شفاء دے گا''۔اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور آپ کی دعا سے گلٹی ختم ہو گئی۔تقریباً 35 سال ہو چکے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے وہ گلٹی دوبارہ نہیں ہوئی۔

کھانے میں برکت:

محمد جاوید اقبال کا بیان ہے کہ ماسٹر اشفاق علی بن شیر محمد آف گاؤں مدّر (گاؤں مدّر شرقپور شریف سے لاہور کو جاتے ہوئے پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے) نے اُسے بتایا کہ انہوں نے حضور میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت کی۔ دعوت میں صرف 5,4 آدمیوں کا کھانا تھا۔ حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ آٹھ دس آدمی اور تھے۔ ہمارے قریبی رشتے دار بھی آئے ہوئے تھے۔ کھانا صرف چار پانچ آدمیوں کا تھا۔ میری والدہ محترمہ بہت ہی پریشان ہوئیں۔ اب کیا بنے گا؟ میری والدہ محترمہ کے خالو جان حاجی عین دین نے حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ حضور پہلے پانی لائیں یا دودھ لائیں یا کھانا۔ حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''سب کچھ لے آؤ''۔ سب کچھ حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے رکھ دیا۔ حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دُعا فرمائی اور فرمایا کہ سارا کھانا یعنی سب کچھ لے جاؤ۔ ہم واپس لے گئے۔ پھر حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''پانی لاؤ، پھر کھانا لاؤ، پھر دودھ اور فروٹ لاؤ''۔

حضور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خود بھی کھایا اور اپنے عقیدت مندوں کو بھی کھلایا۔ پھر رشتے داروں اور مہمانوں نے بھی کھایا۔ پھر محلّہ والوں نے بھی کھایا۔ پھر صبح کے وقت بھی مہمانوں نے کھایا۔ سبحان اللہ! صبح کے وقت بھی مہمانوں کی فکر نہ ہوئی، مہمانوں نے دعوت والے کھانے کو ہی ترجیح دی۔

پسند کا کھانا ملنا:

میاں محمد اقبال ولد میاں غلام حیدر (0301-4314971) قوم ارائیں آف چک نمبر 7 ڈی۔ این۔ بی، حال مقیم :H بلاک۔ مکان نمبر 81، سبزہ زار سکیم، ملتان روڈ، لاہور کا بیان ہے کہ اُن کے ماموں زاد بھائی محمد اسلم ولد محمد یوسف حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا مرید تھا۔ لیکن اُس کا میل جول

Marfat.com

اہل حدیثوں سے ہوگیا اور اُس نے اہل حدیثوں کا عقیدہ اختیار کر لیا۔ پورے خاندان کے لوگوں نے اُسے سمجھایا کہ وہ اپنے اصلی اور سچے عقیدے اہل سنت و جماعت پر واپس آجائے۔ لیکن وہ نہ مانا۔ کافی دیر تک وہ اہل حدیثوں کے عقیدہ پر قائم رہا۔ وہ بیل گاڑی چلاتا تھا۔ ایک دن جب گاڑی چلانے کے بعد اُس نے اپنے بیل کو چارہ ڈالا اور پھر بیل کو پانی پلانے لگا۔ جب بیل نے پانی پی لیا تو اُس نے محمد اسلم کو ٹکر ماردی اور اُس کی کمر میں شدید چوٹ لگ گئی۔ اُس نے کافی علاج کروایا مگر اُسے آفاقہ نہ ہوا۔ بیماری لاعلاج ہونے کی وجہ سے بہت پریشان ہوا۔ لیکن عزیز و اقارب کے کہنے کے باوجود اُس نے اہل حدیثوں کا عقیدہ نہ چھوڑا۔

جب اللہ تعالیٰ مہربان ہوتا ہے تو وہ غیب سے مدد فرماتا ہے اور کوئی نہ کوئی حیلہ بنا دیتا ہے۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ منڈی یزمان تشریف لائے۔ محمد اکرم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اپنے گاؤں سے بہاولپور شہر آئے۔ محمد اکرم صاحب نے محمد اسلم کو بتایا کہ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ منڈی یزمان تشریف لائے ہوئے ہیں اور تم جا کر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے مل کر معافی مانگوں اور اپنی بیماری کے لیے دعا کرواؤ تاکہ تمہیں بیماری سے نجات مل جائے۔ چونکہ محمد اسلم بیماری سے تنگ آچکا تھا۔ اس لیے اُس نے محمد اکرم کی بات مان لی اور وہ آپ کو ملنے کے لیے منڈی یزمان گیا۔ جب محمد اسلم منڈی یزمان گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ چک نمبر 1 میں تشریف لے جا چکے تھے۔ اُس کی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات نہ ہو سکی۔ جب محمد اسلم کو معلوم ہوا کہ آپ چک نمبر 1 میں تشریف لے گئے ہیں۔ وہ وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ملنے کے لیے گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے چک نمبر 108 میں تشریف لے جا چکے تھے۔ اُس کے چک نمبر 108 میں پہنچنے سے

Marfat.com

پہلے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ چک نمبر 7۔ڈی۔این۔بی میں تشریف لے جاچکے تھے۔اس طرح محمد اسلم کی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے چک نمبر 108 میں بھی ملاقات نہ ہوسکی۔ جب وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ملنے کے لیے چک نمبر 7۔ڈی۔این۔بی میں پہنچا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے چک نمبر 8۔ڈی۔این۔بی سے تشریف لے جاچکے تھے اور اُس کی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے وہاں بھی ملاقات نہ ہوسکی۔ جب وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے چک نمبر 8۔ڈی۔این۔بی میں گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے ہیڈ راجگاں تشریف لے جاچکے تھے۔ جب محمد اسلم ہیڈ راجگاں پہنچا تو آپ وہاں سے احمد پور شرقیہ تشریف لے جاچکے تھے۔اُس کی ہیڈ راجگاں میں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات نہ ہوسکی۔ وہ وہاں سے احمد پور شرقیہ گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے بھی اُس کے جانے پہلے بہاولپور تشریف لے جاچکے تھے۔جب محمد اسلم بہاولپور پہنچا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے بہاولنگر تشریف لے جاچکے تھے۔محمد اسلم کی انتہائی کوشش کے باوجود آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات نہ ہوسکی تو وہ بہت مایوس ہوا اور اُس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کا ارادہ ترک کردیا اور کہا کہ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے مرشد ہوتے تو مجھے ضرور ملتے۔محمد اسلم کو کیا معلوم کہ اُس کا عقیدہ بدلنے کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کتنے ناراض تھے۔جب محمد اسلم نے کہا کہ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے مرشد ہوتے تو مجھ سے کہیں نہ کہیں ضرور ملاقات کرتے تو اُس کی اس بات پر دوسرے مریدین اور عقیدت مندوں نے کہا کہ اگر تو سچے دل سے مرید ہوتا تو تمہاری آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ضرور ملاقات ہوجاتی۔سب مریدین اور عقیدت مندوں کے اصرار کے باوجود اُس نے بہاولنگر جاکر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کرنے سے انکار کردیا۔

Marfat.com

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے اس دورہ کے چند دن بعد حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک تھا۔ عرس مبارک میں شرکت کرنے کے لیے مریدین اور عقیدت مند بہاولپور پہنچے اور محمد اسلم سے کہا کہ ہمارے ساتھ عرس مبارک میں شرکت کرنے کے لیے شرقپور شریف چلو۔ لیکن محمد اسلم نے شرقپور شریف میں عرس میں شمولیت کے لیے یہ شرط لگا دی کہ اگر وہاں پر حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ مجھے کھیر کھلائیں گیں تو مَیں تمہارے ساتھ شرقپور شریف جانے کے لیے تیار ہوں ورگرنہ نہیں۔ اگر میری یہ خواہش پوری ہوگئی تو مَیں حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا مُرشد تسلیم کرلوں گا۔ اس نے ایک اور شرط بھی لگائی کہ آپ میں سے کوئی شخص حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو میری اس خواہش کے متعلق نہیں بتائے گا۔ مریدین اور عقیدت مندوں نے یہ دونوں شرائط قبول کرلیں اور عرس مبارک میں شرکت کے لیے شرقپور شریف کی طرف روانہ ہوگئے۔ جب یہ لوگ شرقپور شریف پہنچے اور حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''سب لوگ ہاتھ دھولیں اور لنگر کھائیں''۔ جب سب لوگ دسترخوان پر بیٹھنے لگے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''آپ لوگ لنگر کھائیں اور محمد اسلم کو میرے پاس رہنے دیں۔ یہ کھیر کھائے گا۔ کیونکہ یہ بیچارہ اتنی دور سے صرف کھیر کھانے کے لیے آیا ہے''۔ باقی سب لوگ لنگر کھانے لگے۔ لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے محمد اسلم کے لیے گھر سے کھیر منگوائی۔ محمد اسلم اپنی بات پر بہت نادم ہوا۔ اس کی قسمت جاگ اٹھی۔ محمد اسلم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں میں پڑ گیا اور عرض کرنے

Marfat.com

لگا کہ حضرت صاحب مجھے معاف کر دو۔ مَیں غلطی پر تھا۔ اللہ والے بڑے مہربان ہوتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''صبح کا بھولا ہوا، شام کو گھر واپس آ جائے تو وہ بھولا ہوا نہیں ہوتا''۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''بزرگوں کا امتحان نہیں لینا چاہیے''۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے محمد اسلم سے بڑی محبت اور شفقت کا اظہار فرمایا۔ محمد اسلم کو جب پسند کا کھانا ملا تو اُس کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت کا یقین ہو گیا اور اُس نے اس بات کو تسلیم کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ صاحبِ کرامت ولی ہیں۔ اُس نے جس بات کا ارادہ بہاولپور میں کیا تھا۔ اس کے ارادہ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شرقپور شریف میں بیٹھے ہوئے معلوم کر لیا۔ اُس کو دوسرے مریدین نے بتایا کہ انہیں یقین تھا کہ آپ کی خواہش ضرور پوری ہو گی۔ اس لیے ہم نے تمہاری شرائط قبول کر لی تھیں۔ محمد اسلم نے اپنے غلط ارادوں سے توبہ کی اور آپ کا معتقد ہو گیا۔

دانت درد سے نجات:

محمد اقبال ولد غلام حیدر کا ہی بیان ہے کہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ہمارے گاؤں سے دوسرے گاؤں جانے لگے تو آپ کے ساتھ میرے والد صاحب بھی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بڑی تیزی سے اپنی منزل کی طرف بڑھ رہے تھے کہ چلتے چلتے میرے والد صاحب نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ میرے بڑے بیٹے کو شدید دانت درد ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اُس کو کہو کہ درد والے دانت پر انگلی رکھے اور پھر فوراً تھوک دے۔ میرے بھائی نے ایسا ہی کیا جیسا آپ نے فرمایا تھا۔ میرے بھائی کو اس دن سے لے کر آج تک دانت درد نہیں ہوا۔

Marfat.com

چوری شدہ بیل کا ملنا:

قاری عابد حسین ولد خان محمد (03024752151) امام ''جامع مسجد نُورِ مصطفیٰ راواں، چوک عاشق آباد، مقبول روڈ اچھرہ، لاہور مورخہ 20 مئی 2014ء کو بروز منگل بعد نمازِ عشاء میری رہائش گاہ واقع مکان نمبر 18 گلی نمبر 13 کچاراواں روڈ رحمان پورہ اچھرہ، لاہور میں بغرض اپنی کتاب ''بہارِ شریعت'' راقم سے واپس لینے کے لیے تشریف لائے۔ یہ کتاب راقم (ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری) نے ایک مسئلہ دیکھنے کے لیے اُن سے لی تھی۔ (راقم اور قاری صاحب دونوں کا روحانی تعلق آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے ہے یعنی ہم دونوں فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہیں) سلام ودعا کے بعد گفتگو کا سلسلہ شروع ہوا تو قاری عابد حسین صاحب نے حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کرامت اس طرح بیان کی کہ جب وہ ''دارالمبلغین حضرت میاں صاحب'' میں زیرِ تعلیم تھا تو اُن کے استادِ محترم مولانا منصب علی جو ''دارالمبلغین حضرت میاں صاحب'' کے اول مدرس تھے۔ قاری عابد حسین صاحب کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کرامت اس طرح سنائی کہ ایک باباجی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ملنے کے لیے آیا۔ جب باباجی جانے لگا تو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اُسے رات آستانہ عالیہ پر گزارنے کے لیے کہا تو اُس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ کل رات اُس کا ایک بیل چوری ہو گیا تھا۔ اگر اُس نے گھر واپس جا کر دوسرے بیل کی حفاظت نہ کی تو وہ بھی چوری ہو جائے گا۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے باباجی کو دوبارہ رات گزارنے کے لیے

Marfat.com

کہاتو بابا جی نے پہلے والا جواب دوہرایااور رُکنے سے انکار کردیا۔تیسری بار پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بابا جی کو رات ٹھہرنے کو کہاتو بابا جی رات آستانہ عالیہ پرٹھہر گیا۔ آپ نے فرمایا:''بابا جی فکر نہ کریں بیل مل جائے گا''۔بابا جی صبح کواٹھااور فجر کی نماز سے فارغ ہواتو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بابا جی کو کھانا کھلایا۔ اسے جانے کی اجازت دے دی اور فرمایا کہ تمہارے گاؤں سے پہلے جو گاؤں آتا ہے وہاں آپ کوایک آدمی آواز دے گاتو اُس کی بات ضرور سُن لینا، ڈرنا نہیں''۔بابا جی اپنے گاؤں کی طرف روانہ ہوگئے۔جس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا۔جب بابا جی اپنے گاؤں سے پہلے گاؤں میں پہنچے تو کسی نے اُسے آواز دی کہ بابا جی میری بات سُن کر جانا۔بابا جی ٹھہر گئے۔ایک نوجوان آپ کے پاس آیااور اُس نے بابا جی کو بتایا کہ رات کوایک بزرگ آئے تھے، وہ آپ کے بیل کے پیسے ادا کر گئے ہیں۔ آپ اپنا بیل لے جایئے۔ بابا جی اُس نوجوان کے ساتھ اُن کی حویلی پر گئے۔نوجوان نے بیل کوکھولااور بابا جی کے حوالے کردیا۔ بابا جی نے بیل لیااور چلتا بنا۔

وِیزا (visa) میں توسیع:

حاجی صوفی اللہ رکھا صاحب نے مورخہ 19 مئی 2014ء بروز سوموار فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کرامت اس طرح بیان کی کہ حاجی مہر دین صاحب حجِ بیت اللہ شریف کے لیے سعودیہ گئے ہوئے تھے۔ارکانِ حج پورے کرنے کے بعد وہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔روضہ رسول ﷺ پر حاضری دیتے رہے۔وِیزا کی مدت ختم ہوگئی۔لیکن وہ

Marfat.com

چاہتے تھے کہ اُن کو روضہ رسول ﷺ پر حاضری دینے کا مزید موقعہ مل جائے۔وہ ویزا کی مدت بڑھانا چاہتے تھے جو نہ ممکن تھی۔دورانِ حاضری روضہ رسول ﷺ حاجی مہردین صاحب کی فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حاجی مہردین صاحب کی خیریت دریافت کی تو انہوں نے آپ کو بتایا کہ اُس کے ویزا کی مدت ختم ہو چکی ہے۔لیکن مَیں چاہتا ہوں کہ میرے ویزا کی کسی طرح مدت میں اضافہ ہو جائے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دعا کی اور فرمایا کہ اللہ خیر کرے گا۔حاجی مہردین صاحب کہتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کی برکت سے میرے ویزا کی مدت میں تین ماہ کی توسیع ہو گئی جو کہ ناممکن تھی۔

کروڑ پتی ہونا:

مورخہ 19 مئی 2014ء بروز سوموار دفتر ماہنامہ نور اسلام کاشانہ شیر ربّانی 5۔اجمیری سٹریٹ ،ہجویری محلّہ نزد حضرت داتا دربار، لاہور زیر صدارت میاں ولید احمد جواد شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''نور اسلام'' شرقپور شریف کی مجلسِ ادارت ومشاورت کا اجلاس ہوا۔ممبران ''نور اسلام'' کے علاوہ اور بھی بہت سے مریدین، عقیدت منداور نیاز مند صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی کی خدمت میں قدم بوسی اور اپنی حاجات کے لیے دعائیں کروانے کے لیے حاضر تھے۔

حاضرین میں ایک بابر نامی نوجوان بھی تھا۔صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی نے اُس بابر نامی نوجوان سے فرمایا کہ وہ

Marfat.com

کھڑے ہو کر حاضرین کو اپنی بیعت کا قصہ سنائیں۔ بابر کھڑا ہوا اور اُس نے اپنی بیعت کا قصہ کچھ یوں سنایا: مَیں بہت غریب تھا۔ کوئی روزگار بھی نہیں تھا۔ سر پر بہت قرضہ تھا۔ دربدر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور تھا۔ کوئی رشتہ دار بھی مدد کرنے کو تیار نہ تھا۔ بہت زیادہ پریشان تھا۔ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ ان حالات سے کیسے نکلا جائے۔ پریشانی کے عالم میں آستانہ عالیہ شرقپور شریف کا رُخ کیا۔ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی پریشانی سے آگاہ کیا۔ آپ نے فرمایا: ''داڑھی شریف رکھ لو اور پنج وقتہ نماز بروقت ادا کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ کرم کر دے گا'' آپ نے فرمایا: ''حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری سے بھی مِل لینا''۔ مَیں حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے بھی وہی الفاظ دوہرائے داڑھی شریف رکھ لو اور پنج وقتہ نماز بروقت ادا کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ کرم کر دے گا۔ صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ نوجوان ایک سال کے اندر کروڑ پتی ہو گا۔ بابر اپنے گھر واپس آیا اور کاروبار شروع کیا۔ کاروبار میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا سے اتنی برکت ڈالی کہ تین ماہ کے اندر قرضہ بھی اتر گیا۔ کاروبار بھی ٹھیک ہو گیا۔ گاڑی بھی خرید لی اور مَیں ایک سال سے پہلے ہی تین ماہ کے اندر ہی کروڑ پتی ہو گیا۔

قیمتی کار کا ملنا:

بابر نامی لڑکے نے حضرت صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور کرامت بیان کی کہ آپ میرے ساتھ گاڑی (کار) میں سفر کر رہے

Marfat.com

تھے کہ میرے قریب سے ایک قیمتی کار گزری اور میرے دِل میں خیال پیدا ہوا کہ کاش ایسی کار میرے پاس بھی ہوتی۔ آپ نے میرے دل کے خیال کو جان کر کہا کہ میرا یہ خیال تھا کہ تُو ہوائی جہاز مانگے گا۔ تُو نے تو صرف کار مانگی ہے۔ اگر تُو آج ہوائی جہاز بھی مانگتا تو تجھے مِل جاتا۔

ٹیلیویژن ٹوٹنے کی خبر:

غلام رسول (0322-4635816) کا بیان ہے کہ اُن کے گھر میں ایک پرانا بلیک اینڈ وائٹ ٹیلیویژن تھا۔ لیکن وہ گھر میں ٹیلیویژن رکھنا پسند نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ ٹیلیویژن پر فحش قسم کے پروگرام نشر کیے جاتے ہیں۔ ایک جمعہ کے روز انہوں نے ٹیلیویژن کو اٹھایا اور زمین پر دے مارا۔ ٹیلیویژن ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ ٹیلیویژن توڑنے کے بعد انہوں نے جمعہ کی تیاری شروع کر دی۔ غسل کیا۔ دھلے ہوئے کپڑے پہنے اور جمعہ کی ادائیگی کے لیے شرقپور شریف میں اپنے پیرومرشد فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے دیکھتے ہی فرمایا: ''ٹیلیویژن اتنی بری چیز نہیں کہ اس کو توڑ دیا جائے۔ اس پر اچھے پروگرام بھی تو آتے ہیں۔ آدمی وہ دیکھ لے۔ خبریں وغیرہ سن لے تاکہ آدمی کو حالات حاضرہ کا پتہ چلتا رہے۔ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ ٹیلیویژن پر اچھے پروگرام مثلاً نعتیں اور تلاوتِ قرآن بھی لگتی ہے۔ آدمی وہ سن لے''۔ چوہدری غلام کا کہنا ہے کہ اپنے پیرومرشد کی باتیں سن کر اسے پتہ چلا کہ اس نے ٹیلیویژن توڑ کر کوئی اچھا کام نہیں کیا بلکہ الٹا نقصان ہی کیا ہے۔

کسی فوق البشر طاقت کا ترتیب دیا ہوا وسیع دسترخوان:

سید جمیل احمد رضوی صاحب، سابق چیف لائبریرین، پنجاب یونیوسٹی

Marfat.com

لائبریری، لاہور کا بیان ہے ''حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے 31۔ جولائی 2001ء کو پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر کو ایک مکتوب ارسال کیا تھا۔ اس میں انہوں نے اپنا ذخیرۂ کتب یونیورسٹی کو بطور عطیہ دینے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ راقم السطور اس وقت چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور کی حیثیت سے کام کر رہا تھا۔ وائس چانسلر آفس کی طرف سے وہ مکتوب مجھے بھیج دیا گیا تاکہ مَیں اس حوالے سے اپنی رائے دوں۔ مَیں نے مناسب سمجھا کہ اپنی رائے دینے سے پہلے اس ذخیرۂ کتب کو دیکھ لینا چاہیے۔ چنانچہ مَیں نے 2۔ اگست 2001ء کو اس مقصد کے لیے شرقپور شریف جانے کے لیے وائس چانسلر آفس سے فون پر رابطہ کیا۔ مجھے اس کی اجازت مل گئی۔ اُس وقت چوہدری محمد حنیف صاحب سینئر لائبریرین (موجودہ چیف لائبریرین) کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔ مَیں نے اُن سے کہا کہ وہ بھی میرے ساتھ چلیں۔

اس وقت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خادم رمرید خاص محمد معروف احمد صاحب سے رابطہ کیا اور ان سے کہا کہ ہم آج ہی شرقپور شریف جانا چاہتے ہیں۔ معروف صاحب اس روز پونے ایک بجے بعد دوپہر گاڑی لے کر آ گئے اور ہم تینوں شرقپور شریف کے لیے روانہ ہو گئے۔ معروف صاحب نے اس بارے میں حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اطلاع کر دی تھی۔ ہم دو بجے بعد دوپہر کے قریب شرقپور شریف پہنچ گئے۔

جب میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ہماری حاضری کی اطلاع دی گئی تو آپ تشریف لے آئے اور بہت تپاک اور شفقت سے ملے۔ دوپہر کے کھانے

Marfat.com

کا وقت تھا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا انتظام کیا ہوا تھا۔جب ہم ڈائننگ روم میں پہنچے تو ایسا وسیع وعریض دسترخوان دیکھا جس میں انواع واقسام کے کھانے رکے ہوئے تھے۔اس کمرے کی تزئین وآرائش بھی قابلِ دید تھی۔اس کو دیکھ کر احساس ہورہا تھا کہ یہ کسی انسانی ہاتھ نے ترتیب نہیں دیا بلکہ اس کو کسی فوق البشر طاقت نے آراستہ کیا ہے۔ اتنے کم وقت میں اتنا وسیع وعریض اور حیران کن طور پر مزین دسترخوان آراستہ کرنا کسی عام انسان کے بس کی بات نہیں تھی۔مَیں نے ایسا وسیع اور حیران کن طور پر مزین دسترخوان کسی میزبان کے گھر میں کبھی نہیں دیکھا۔

دعا اور مشورہ سے مکان کا مکمل ہونا:

سید جمیل احمد رضوی صاحب کا بیان ہے: راقم السطور 9۔اکتوبر 2001ء کو یونیورسٹی کی سروس سے ریٹائر ہو گیا تھا۔2002ء میں ارادہ کیا کہ مکان کی پہلی منزل پر دو کمرے تعمیر کر لیے جائیں۔یہ کام کسی ٹھیکیدار کو دینے کا ارادہ تھا۔ذہن پر ایک بوجھ تھا کہ ٹھیکیدار عام طور پر بہت تنگ کرتے ہیں اور کام کو بروقت مکمل نہیں کرتے۔ انہی ایام میں حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہوٹل ''حرفا اِن'' میں تشریف لائے اور مجھے غالباً معروف صاحب نے فون پر اطلاع دی کہ آپ کو حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ ملنا چاہتے ہیں۔مَیں ہوٹل ''حرفا اِن'' میں گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی۔

دورانِ گفتگو مَیں نے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے استدعا کی کہ مکان میں وسعت دینے کا ارادہ ہے۔ دعا فرمائیں کہ کوئی اچھا ٹھیکیدار مل جائے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میری بات سُن کر فرمایا: ''شاہ صاحب! اس کام کے لیے قرض نہ

Marfat.com

لینا۔ اتنا ہی کام کروانا جتنی ہمت ہے''۔ مَیں نے کہا کہ ان شاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''آپ کو اچھا ٹھیکیدار مل جائے گا''۔ ملاقات کے بعد مَیں نے اجازت لی اور رکشہ میں بیٹھ کر گھر کی جانب روانہ ہوا۔ گھر پہنچنے سے پہلے راستے ہی میں میرے ذہن پر جو بوجھ تھا، وہ ختم ہوگیا اور جلد ہی، دو ایسے معمار جو ٹھیکیداری کا کام کرتے تھے مل گئے یہ دونوں ہر جمعرات کو داتا دربار میں حاضری دیتے تھے۔ انہوں نے اچھا کام کیا اور وقت پر اس کو مکمل کر دیا۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دعا سے اس کام میں کوئی دشواری پیش نہ آئی۔ تعمیر کے دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ دو تین بار احقر کے مسکن پر تشریف بھی لائے۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

عین مشورہ کے وقت فون آنا:

سید جمیل احمد رضوی صاحب کا بیان ہے: میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ذخیرۂ کتب 9۔ اگست 2001ء کو پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور میں منتقل ہو چکا تھا۔ راقم السطور 9۔ اکتوبر 2001ء کو یونیورسٹی کی سروس سے ریٹائر ہوگیا تھا۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ذخیرۂ کتب کی فہرست سازی کا کام میرے ذمے لگایا اور میری استدعا پر میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خادم خاص محمد معروف احمد شرقپوری صاحب کی ڈیوٹی بھی میرے ساتھ لگا دی۔ چند روز کے بعد محمد معروف احمد شرقپوری صاحب نے اس تکنیکی کام کو سیکھ لیا اور میرے ساتھ فہرست سازی کا کام کرنے لگے۔ مَیں ان کے بنائے ہوئے اندراج کو دیکھ لیتا اور ضروری ترمیم

Marfat.com

واصلاح کر دیتا۔ اس طرح 2001ء سے لے کر 2004ء تک ذخیرۂ کتب کی دو جلدیں شائع ہو گئی تھیں۔ کام کرتے ہوئے ہم اچانک سوچتے کہ ذخیرۂ کتب کی فہرست سازی کے حوالے سے چیف لائبریرین صاحب سے مل لینا چاہیے۔ جب ہم دونوں ملاقات کے لیے ان کے دفتر میں جا کر بیٹھتے تو اسی وقت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا چیف لائبریرین صاحب کو فون آجاتا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ان سے مختصر بات بھی کرتے تھے۔ مَیں نے متعدد بار اس واقعہ کو نوٹ کیا تھا۔ مَیں سمجھتا تھا کہ اس طرح کے واقعات میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کشف کو ظاہر کرتے تھے۔ کئی بار دیگر امور میں بھی اس کیفیت کا اظہار ہوتا تھا۔

جادو کا اثر زائل ہونا:

سید جمیل احمد رضوی صاحب کا بیان ہے: آج (11۔اپریل 2004ء) میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ میرے مسکن پر تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ معروف احمد صاحب بھی تھے۔ ایک اور صاحب جو ایک اسکول میں پڑھاتے ہیں یا ان کا اپنا اسکول ہے (غالباً امام علی صاحب) بھی ساتھ تھے۔ عزیز عقیل احمد نے آپ کی آمد کی اطلاع دی۔ مَیں ڈرائنگ روم کے دروازہ سے باہر نکلا اور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف چلا۔ مجھے دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ آپ کے پیچھے کون پڑ گیا ہے۔ آپ خود سید ہیں فائر کریں۔☆

☆مَیں نے اس سے پہلے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے گزارش کی تھی کہ ہمارے گھر کے صحن میں ایک روز خون کے چھینٹے پڑے ہیں اور ایک دن گوشت کا لوتھڑا گرا ہے۔ مَیں نے آپ سے دعا کی درخواست کی تھی۔ اس حوالے سے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بات کی تھی۔ اس کے بعد آپ دو تین روز آتے

Marfat.com

رہے۔ الحمدللہ آپ کی تشریف آوری سے اس کا بوجھ ذہن سے اتر گیا۔

پھر اس حوالے سے یہ بات کی کہ ایک صاحب جو ایک کیبن میں بیٹھ کر بڑی فیس لیتے تھے اور لوگوں کو شکار کرتے تھے۔

پھر میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سید محمد عبداللہ قادری کی مرتبہ کتاب مولانا محمد بخش مسلم' بی۔اے مجھے دی اور اس کا ''مقروض قوم'' والا حصہ پڑھنے کے لیے فرمایا۔ یہ مَیں نے پڑھا۔ اس میں کچھ حوالوں کا ذکر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ان حوالوں کو لائبریری سے تلاش کیا جائے۔ اس کے بعد آپ نے فہرست (جلد دوم) کی اشاعت کی بات کی۔ معروف صاحب کی مصروفیات کا ذکر کیا۔ مَیں نے بھی اشاریہ موضوعات کی تکمیل کا بتایا۔ معروف صاحب نے اشاریہ مصنفین کو الفبائی ترتیب دینے کے بارے میں بتایا۔ مَیں نے کہا کہ آپ اس اشاریہ کو مکمل کر لیں۔ پھر اشاریہ عنوانات بنانا ہے۔ اس کتاب کو جون تک چھپنا ہے۔ جو حصہ کمپوز ہو چکا ہے اس کا پرنٹ بھی نکالیں اور لائیں تاکہ چیف لائبریرین (عبدالوحید صاحب) کو دکھا دیا جائے اور ان کے مطالبہ کے مطابق جزوی بل بنا دیا جائے۔ باقی حصے کا بل بعد میں بن جائے گا۔ آخر میں مَیں نے استدعا کی کہ آپ میرے مسئلے کے بارے میں توجہ فرمائیں۔ مَیں جو کچھ کر سکتا ہوں کر رہا ہوں۔ آپ کی توجہ کی بھی ضرورت ہے۔ آپ ہنس کر فرمانے لگے دیکھا آپ کچھ کر رہے ہیں۔ باقی رہی میری بات میں تو دعا گو ہوں۔ میں سب لوگوں سے کہتا ہوں کہ میں تو کچھ بھی نہیں۔ آپ لاہور جا کر فٹ پاتھ پر بیٹھنے والے سے لے کر بڑے سے بڑے پروفیسر سے پوچھیں تو وہ آپ کو آستانہ عالیہ شرقپور شریف کے بارے میں بتائیں گے۔ پھر میاں صاحب رحمۃ اللہ

Marfat.com

علیہ تشریف لے گئے۔ اس نشست کے دوران آزاد کشمیر سے آپ کو ایک فون بھی آیا وہ بھی آپ نے سنا۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تشریف لانے سے افسردگی (Depression) میں بہت کمی محسوس کی۔ کام کرنے کے لیے ایک قسم کی توانائی کا احساس ہوا۔ گویا ایک قسم کی راحت اور مسرت کی فضا پیدا ہوگئی جس نے تحریری کام کرنے کی ہمت دلائی۔ آنکھ کی تکلیف اور نزلے کی وجہ سے یہ کام قریباً ایک عشرہ سے رکا ہوا تھا۔ اس کے بعد میں نے تصنیف وتالیف کا کام شروع کر دیا۔ 54

بیماری کے علاج کے لیے فروٹ بھیجنا:

سید جمیل احمد رضوی صاحب کا بیان ہے: آج (2۔ ستمبر 2008ء) کو میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے محمد شیراز فیض بھٹی صاحب کے ہاتھ فروٹ کی پیٹی بھیجی۔ اس میں دیگر پھلوں کے علاوہ کیلا اور پپیتہ کے دو دانے بھی تھے۔ راقم السطور کی اہلیہ کو ٹائیفائیڈ بخار رہا تھا۔ الحمد للہ چند روز پہلے بخار اتر گیا تھا۔ پیٹ کی سختی کی شکایت کر رہی تھیں۔ اس کے لیے پپیتہ بہت مفید ہوتا ہے۔ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی بار پپیتہ بھیجا۔ اس سے میرا ذہن فوراً اپنی زوجہ کی تکلیف کی طرف مائل ہوا اور پپیتہ کے فوائد ذہن میں آنے لگے۔ چنانچہ ان کو اسی روز دو بار پپیتہ کھلایا گیا جس سے ان کی پیٹ کی تکلیف میں کافی افاقہ ہوا۔ پیٹ کی سختی نرمی میں بدل گئی۔ پھر ہم نے ان کو کافی دنوں تک پپیتہ کھلایا۔ اس سے ان کی تکلیف رفع ہوگئی۔ اس سے اللہ والوں کی کرامت کا اندازہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ کیلا عزیزہ نقیہ زہراء (راقم کی پوتی) کو کھلانے کے لیے ڈاکٹر نے بتایا تھا۔ اللہ والے صاحبان بصیرت ہوتے ہیں۔ ان کی نظر بہت دور تک دیکھتی ہے۔

Marfat.com

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

آپ کی دعا سے ترقی پانا:

سید جمیل احمد رضوی کا بیان ہے: آج (یکم اپریل 2009ء) عزیز عقیل احمد سلمہٗ نے مجھے فون پر بتایا کہ اس کے 17 ویں سکیل کے آڈر ہو گئے ہیں اور آرڈر اس کو مل گیا ہے۔ مَیں نے عزیز کو مبارک دی۔ الحمدللہ علیٰ احسانہ۔ مَیں اس وقت احمد سٹیشنرز، کلیار روڈ، لاہور پر موجود تھا۔ گھر آکر مَیں نے افراد خانہ کو بھی مبارک باد دی۔

اسی روز چار بجے سہ پہر کے قریب دروازے پر گھنٹی (Bell) بجی۔ جب مَیں دروازے سے باہر گیا تو معروف احمد صاحب، ایڈیٹر روزنامہ شیر ربانی، لاہور موجود تھے۔ انہوں نے حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے مٹھائی کا ڈبہ پیش کیا۔ میرا میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اس روز (یکم اپریل 2009ء) بلکہ کئی روز سے کوئی رابطہ نہیں تھا۔ مَیں نے معروف صاحب کو عزیز کی ترقی کے آرڈر ملنے کی بات کی۔ وہ بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ میاں صاحب کی طرف سے شاید شیرینی اسی لیے بھجوائی گئی ہے۔ مَیں نے معروف صاحب کو بتایا کہ اس میں حضرت میاں صاحب کی دعا کا بھی اثر ہے۔ مَیں نے اس بارے میں میاں صاحب سے اس وقت دعا کرنے کی استدعا کی تھی جب آپ میرے گھر پر تشریف لائے تھے اور بیس پچیس منٹ تک ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے۔ اگلے روز (یعنی 2۔اپریل 2009ء) عزیز کی ترقی کا کیس مجلس انتظامیہ میں پیش ہونا تھا۔ میاں صاحب نے اس روز دعا کی تھی۔ بلکہ مٹھائی کی ایک ٹوکری بھی لے کر آئے

Marfat.com

تھے۔اس سے مَیں محسوس کرر ہاتھا کہ ان شاء اللہ اچھا نتیجہ نکلے گا۔اگلے روز یہ کیس پیش ہوااور عزیز کی ترقی کا فیصلہ ہوگیا۔اس کی اطلاع اسی روز (یعنی 2۔اپریل 2009ء) فون پر مجھے چوہدری محمد حنیف صاحب نے دے دی تھی۔اس تمام واقعہ میں ایک کشف کی سی کیفیت تھی جو حضرت میاں صاحب سے ظاہر ہوئی۔56۔

کشف سے ناشتہ کا انتظام فرمانا:

سید جمیل احمد رضوی صاحب کا بیان ہے: آج (23۔اپریل 2011ء) آٹھ بجے صبح دروازہ پر دستک ہوئی۔میں باہر گیا تو دیکھا کہ حضرت میاں صاحب کے ایک مرید کھڑے تھے۔سلام مسنون کے بعد کہنے لگے کہ حضرت صاحب آئے ہیں۔مَیں جلدی سے گاڑی کے قریب گیا۔آپ گاڑی کی اگلی سیٹ پر تشریف فرما تھے۔مَیں نے جا کر سلام کیا۔فرمانے لگے کہ کتابوں کی فہرست دہلی پہنچ گئی ہے۔ پھر پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ایک صاحب سے کہا: شاہ صاحب (راقم السطور) کو دیں۔میں نے دیکھا کہ انڈوں کی ایک ٹرے تھی جو انہوں نے میرے حوالے کی۔ میں نے میاں صاحب کا بہت شکریہ ادا کیا۔پھر میاں صاحب تشریف لے گئے۔ رات سے مہمان (عزیز ریاض الحسن سلمہٗ اوران کے بچے) آئے ہوئے تھے۔ان کو ڈبل روٹی فرائی انڈوں کے ساتھ ناشتہ دینا تھا۔میں نے مہمانوں سے کہا کہ لگتا ہے کہ یہ انڈے آپ کے لیے میاں صاحب نے عطا کیے ہیں۔پہلے کبھی انڈوں کا تحفہ آپ کی جانب سے نہیں ملا تھا۔آج میاں صاحب نے بطور خاص انڈوں کا تحفہ عطا فرمایا۔بے شک اللہ والے کشف سے جان لیتے ہیں کہ آج ہمارے نیاز مند کو کس چیز کی ضرورت ہے۔سبحان اللہ۔یہ ولایت کی نشانی ہےاوراس طرح جود وعطا کا

Marfat.com

اظہار خدا رسیدہ بزرگوں کا کام ہے۔ یہ میاں صاحب کی نوازش اور خصوصی شفقت ہے جس کا اظہار وہ کرتے رہتے ہیں۔ ہم جیسے گوشہ نشین نیاز مندوں کا اتنا خیال رکھنا' یہ ان ہی کا حصہ ہے۔ الحمد للہ علیٰ احسانہ۔ 57

دلی خواہش پوری ہونا:

سید جمیل احمد رضوی صاحب کا بیان ہے: مجھے ایک ہفتہ پہلے اسہال کی تکلیف ہوئی تھی اور ساتھ ایک روز بخار بھی رہا۔ ادویات استعمال کرتا رہا۔ الحمدللہ تین چار روز کے بعد طبیعت ٹھیک ہوگئی۔ کمزوری رہی۔ ان شاءاللہ وہ بھی رفع ہو جائے گی۔ ان دنوں کھانے والی میٹھی چیز کی جانب طبیعت مائل ہوتی رہی۔ یہ دو تین دن سے کیفیت ہے۔ آج (18۔ ستمبر 2011ء) تقریباً ساڑھے نو بجے باہر ایک صاحب (خالد محمود مجددی) موٹر سائیکل پر آئے۔ ان کو حضرت میاں صاحب نے بھیجا تھا۔ عزیز وصی احمد سلمہٗ (پوتا) نے آواز دی کہ باہر ایک انکل آئے ہیں۔ مَیں نیچے آیا۔ دیکھا تو وہی صاحب تھے جو تقریباً چودہ روز پہلے بھی میاں صاحب کی طرف سے شیرینی کا ڈبہ لے کر آئے تھے۔ آج انہوں نے بتایا کہ حضرت میاں صاحب نے آپ کے لیے پلاسٹک کے دو بند برفی کے ڈبے بھجوائے ہیں اور سلام بھی کہا ہے۔ مَیں نے ان صاحب کی وساطت سے میاں صاحب کا شکریہ ادا کیا اور آنے والا کا بھی۔ مَیں نے ان سے یہ بھی کہا کہ میرا سلام حضرت میاں صاحب تک پہنچا دینا۔ مزید یہ بھی کہا کہ حضرت میاں صاحب کا فیضان تو ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ اس کے بعد وہ صاحب بائیک پر چلے گئے۔

حضرت میاں صاحب روحانی طور پر اپنے نیاز مندوں اور متعلقین سے

Marfat.com

رابطہ رکھتے ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ حضرت میاں صاحب کی طرف سے بھجوادی جاتی ہے۔ حالانکہ میرا ان سے کوئی رابطہ بھی نہیں ہوتا۔ یہ روحانی رابطہ ہے جو شیخ اپنے نیاز مندوں سے رکھتے ہیں۔58

گاڑی کا خود بخود چلنا:

حاجی ملک محمد حیات مرحوم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کرامت اس طرح بیان کی: میلاد النبی ﷺ کا زمانہ تھا۔ جڑانوالہ کے گردونواح میں حسبِ پروگرام مَیں حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تھا اور گاڑی چلانے پر مامور تھا۔ دن بھر کئی محافل کی صدارت کرنا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا معمول مبارک تھا۔ بعض دفعہ یہ سلسلہ رات دن جاری رہتا۔ سونے اور آرام کرنے کا وقت بھی بہت کم ملتا تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کئی دن مسلسل میلاد النبی ﷺ کی محافل میں شرکت سے فارغ ہو کر رات گیارہ جڑانوالہ سے نکلے۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ گاڑی میں اگلی سیٹ پر بیٹھے تھے۔ دو میل فاصلہ طے کیا ہوگا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھ لگ گئی۔ ہمارے ساتھ گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بھائی محمد اختر جوان دنوں طالب علم تھا، بیٹھا تھا۔ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو سوئے ہوئے دیکھا تو میری نیند بھی زور پکڑ گئی یعنی میری بھی آنکھ لگ گئی کیونکہ مجھے بھی کافی زیادہ ''جگراتا'' تھا۔ مگر مَیں سوتے میں میں گاڑی چلاتا رہا۔ حتیٰ کہ میرے ہاتھ بھی سٹیرنگ پر نہیں تھے۔ بھائی اختر کا بیان ہے کہ ہم دونوں (حیات اور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ) سوئے ہوئے تھے اور گاڑی چلی جارہی تھی۔ اسی طرح جب گاڑی بچیکی پہنچی تو سامنے سے ایک ٹرک آتا دکھائی دیا۔ اختر کہتا ہے کہ مَیں نے سوچا کہ اگر مَیں نے حیات کو جگایا تو ساتھ ہی

Marfat.com

میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ جاگ جائیں گے۔ مَیں نے بہ پاس ادب حیات کو بھی نہ جگایا۔ اتنے میں ٹرک قریب آگیا اور حیات نے بے خودی کے عالم میں ہی اپنے ہاتھ سٹیرنگ پر رکھ دیئے اور ٹرک پاس سے گزر گیا۔ چلتے چلتے موڑ کھنڈا پہنچے تو ہماری آنکھ کھل گئی۔ موڑ کھنڈا سے تین کلومیٹر دور کوٹ جلال میں رائے بشیر احمد کا ڈیرا ہے۔ مَیں نے گاڑی کا رُخ ادھر کو موڑ دیا کہ نیند لینے کے بعد صبح کو شرقپور شریف جائیں گے۔ اتنے میں آپ قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا تُم کدھر جا رہے ہو؟ مَیں نے عرض کیا۔ حضور! نیند کا غلبہ زیادہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''اب تک سفر میں تم بھی تو سوتے ہی آئے ہو۔ تمہارے تو سٹیرنگ پر ہاتھ بھی نہیں تھے۔ گاڑی خود بخود ہی چلتی آئی۔ گاڑی کا رُخ شرقپور شریف کی طرف کر دو اور چلتے جاؤ۔ تم سو بھی گئے تو یہ ان شاء اللہ چلتی ہی رہے گی۔ چنانچہ ہم ''جاگو میٹی'' کے اس سفر میں بحفاظت گھر پہنچ گئے۔59

چادر کی واپسی کے لیے بلانا:

شفیق احمد ولد صادق علی (آپ کا خادم) (0315-4416925)

موضع ارائیاں، تحصیل رائے ونڈ، ضلع لاہور کا بیان ہے: ''فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا بیماری کے دوران یہ معمول تھا کہ آپ جمعرات کو غسل کرتے تھے۔ لیکن مورخہ 4 ستمبر 2013ء کو بروز بدھ مَیں اپنے گاؤں سے اچانک قبلہ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے غسل کرنے کا اشارہ کیا۔ مَیں (شفیق احمد)، محمد ایوب قصوری اور بابا عبد الغفور نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جمعرات کی بجائے بدھ کو ہی

Marfat.com

آپ کے حکم کے مطابق غسل کروادیا۔ اس کے بعد مَیں باہر جا کر بیٹھ گیا اور میرا دل چاہا کہ گاؤں واپس چلا جاؤں۔ مَیں گاڑی میں بیٹھ گیا تو میرا دل بے چین ہو گیا۔ مَیں گاڑی سے اتر کر ''دارالمبلغین حضرت میاں صاحبؒ '' کے قریب پہنچا۔ محمد ایوب قصوری حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے لیے کچھ ضروری چیزیں لینے کے لیے گیا تو اس کی مجھ سے ملاقات ہوگئی۔ محمد ایوب نے مجھے بتایا کہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے تھے کہ شفیق احمد کو بلاؤ۔ پہلے لنگر خانے میں گیا اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت حاضر ہوا۔ آپ فرمانے لگے کہ تم کہاں تھے؟ مَیں عرض گزار گزار رہا کہ حضور! مَیں یہی تھا۔ میری بات سن کر آپ نے خاموشی اختیار کر لی۔ آپ نے اپنے خادم وقاص سے فرمایا: چادر کو پکڑ اور شفیق احمد کو دے دو جو وہ یہاں بھول کر چھوڑ گیا تھا۔ وقاص نے چادر مجھے دی اور مجھے سکون مل گیا۔ مَیں گاڑی میں بیٹھ کر اپنے گاؤں واپس چلا گیا۔ شفیق احمد کو بے چین ہونے، گاڑی سے اتر کر واپس آنے اور آپ کے یاد فرمانے کی حکمت سمجھ میں گئی۔ درحقیقت آپ شفیق احمد کو اس کی چادر واپس کرنا چاہتے تھے کیونکہ اس کے پاس ایک ہی تھی۔ شفیق احمد کا کہنا ہے کہ والدہ کی وفات کے بعد اس کو سب سے زیادہ پیار حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملا ہے''۔

مویشیوں کو دم کرنا:

چوک اعظم لیہ کے قریب چک نمبر 50 کے مویشیوں کو پاگل کتے نے کاٹ لیا۔ وہاں کے لوگوں نے اپنے مویشیوں کو بودلہ پیر سے دم کروالیے لیکن حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید محمد علی نمبردار گھر میں موجود

Marfat.com

نہیں تھا۔ اس لیے وہ اپنے مویشیوں کو بودلہ پیر سے دم نہ کرواسکا۔ جب وہ گھر واپس آیا تو گھر والوں نے کہا کہ مویشیوں کو پاگل کتے نے کاٹ لیا ہے اور لوگوں نے اپنے مویشیوں کو بودلہ پیر سے دم کروالیا ہے۔ آپ بھی اپنے مویشیوں کو بودلہ پیر سے دم کروالائیں۔ اس نے گھر والوں سے کہا کہ وہ تو بودلہ پیر سے اپنے مویشیوں کو دم نہیں کروائے گا۔ وہ تو اپنے مویشیوں کو اپنے پیر سے دم کروائے گا۔ چنانچہ وہ شرقپور شریف میں حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر مویشیوں کو دم کروانے کے لیے عرض گزار ہوا تو آپ فرمانے لگے: ''نمبردار صاحب پاگل کتا کاٹ جائے تو بودلے پیر دم کرتے ہیں۔ آپ بھی کسی بودلے پیر سے دم کروالیں''۔ محمد علی نمبردار عرض گزار ہوا اس نے آپ کے علاوہ کسی سے دم نہیں کروانا خواہ اس کے مویشی مر ہی کیوں نہ جائیں۔ وہ چپ کر کر کے ایک طرف بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ نے محمد علی نمبردار کو بلایا اور فرمایا: ''پانی کی بوتل لے آؤ''۔ وہ پانی کی بوتل لے آیا اور آپ نے پانی کی بوتل دم کردی تو وہ آپ سے اجازت لے کر گھر کے لیے رخصت ہوا۔ راستے میں اپنے رشتہ داروں کے ہاں ٹھہر گیا۔ وہاں اس کو تین چار دن لگ گئے۔ جب وہ گھر واپس گیا تو اس کی بیٹی نے اسے کہا کہ ابا جی آپ تو شرقپور شریف دم کروانے کے لیے گئے ہوئے تھے۔ آپ کے حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ صبح صبح ہمارے گھر آئے تھے اور فرما رہے تھے کہ نمبردار کہاں گیا ہے؟ میں خود ہی دم کرنے آگیا ہوں۔ مجھے پہلے ہی علم تھا کہ وہ گھر پر نہیں ہوگا۔ آپ یہ باتیں کرتے ہوئے مویشیوں کے درمیان سے گزر گئے۔ پھر اس کے بعد آپ نظر نہیں آئے کہ کہاں چلے گئے۔ 60

Marfat.com

کھانے میں برکت:

چوہدری جھنڈا نے حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت کی۔ چوہدری جھنڈا نے چاولوں کی دو دیگیں ایک نمکین اور دوسری میٹھی پکوائیں۔

جب حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ وہاں پہنچے تو آپ کو ملنے کے لیے بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ جمع ہونے والوں کے حساب سے کھانا بہت کم تھا۔ چوہدری جھنڈا بہت سے لوگوں کو دیکھ کر پریشان ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''چوہدری صاحب پریشان نہ ہونا۔ اللہ تعالیٰ برکت فرمادے گا''۔ آپ نے اپنے ایک بیلی کو اپنا رومال دیا اور فرمایا: ''رومال کو دیگ کے منہ پر ڈال دو اور لوگوں کو کھانا کھلانا شروع کرو''۔

جمع شدہ لوگوں نے کھانا کھایا۔ کھانے کے بعد آپ نے اپنا رومال واپس لے لیا۔ جب دیگوں کو دیکھا گیا تو وہ ویسی کی ویسی بھری ہوئی تھیں۔ 61

اپاہج ہونا:

ایک دفعہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ گاؤں ایچی پور سے گزر رہے تھے کہ بہت سے مرد اور عورتیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھنے کے لیے جمع ہو گئے۔ مریم نامی ایک عورت آگے بڑھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جسم پر ہاتھ پھیرنے لگی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''تو اپاہج نہ ہوئی میرے جسم پر ہاتھ لگالیا''۔ وہ عورت جلد ہی اپاہج ہو گئی اور کئی سال تک زندہ رہی۔ مگر اپاہج ہی رہی۔ 62

گاڑی الٹ گئی مگر سوار اور کھانا محفوظ رہا:

ایک دفعہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اپنا قافلہ لے کر ہیڈ

Marfat.com

تریموپہنچے تو ڈرائیور کی غفلت کی وجہ سے ایک گاڑی الٹ گئی۔ جس پر قافلہ کے بہت سے لوگ سوار تھے اور چھت پر گوشت کی دیگ رکھی ہوئی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اگلی گاڑی پر سوار تھے۔ دونوں گاڑیوں میں کچھ فاصلہ تھا۔ پیچھے سے آنے والی کسی اور گاڑی کے ڈرائیور نے اطلاع دی کہ آپ کے ساتھ والی گاڑی الٹ گئی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ خیر کرے گا''۔ آپ نے گاڑی واپس لے جانے کے لیے فرمایا۔ جب آپ واپس پہنچے تو الٹنے والی گاڑی کے تمام سوار اور گوشت کی دیگ بالکل محفوظ تھی۔63

جسم کا محفوظ رہنا:

اکبر علی ولد خدا بخش موضع مدر کا بیان ہے: ''وہ ٹوکے کے ساتھ ٹریکٹر لگا کر مویشیوں کے لیے چارا کتر رہا تھا کہ ٹوکے کی لٹھ کے ساتھ اس کی قمیض لپٹ گئی اور وہ ٹوکے کی لٹھ کے ساتھ چکر کھانے لگا۔ اللہ کی قدرت حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی نگاہِ کرم سے ٹریکٹر خود بخود بند ہو گیا اور وہ بالکل صحیح سلامت رہا۔ ان دنوں اس کا باپ حضرت میاں جمیل شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس رہا کرتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے باپ سے فرمانے لگے: ''خدا بخش تیرا لڑکا اکبر علی ٹوکے وچ آ گیا سی پر اللہ نے کرم کر دِتا اے۔ تو جاتے اکبر علی دا پتہ کر''۔64

بھینس کا دودھ دینا:

برج اٹاری کے گاؤں کے ایک آدمی کا بیان ہے کہ اس کی بھینس دودھ نہیں دیتی تھی اور نہ ہی بچے کو اپنا دودھ پینے دیتی تھی۔ اسی طرح کئی دن گزر گئے۔ بھینس بہت تنگ کر رہی تھی۔ وہ اپنے پیرو مرشد حضرت میاں جمیل شرقپوری رحمۃ

Marfat.com

اللہ علیہ کے پاس بھینس کے لیے دم کروانے کے لیے گیا۔ مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے چاولوں کی پنیری اکھاڑنے کے لیے بھیج دیا۔ راستے میں اس کے دل میں خیال آتا رہا کہ اگر اور تاخیر ہوگئی تو اس کی بھینس زیادہ تنگ کرے گی۔ اس قسم کے خیال اس کے دل میں آتے رہے۔ جس وقت وہ چاولوں کی پنیری اکھاڑنے لگا اس وقت اس کی کلائی پر گھڑی تھی۔ وہ اسے اتار کر جیب میں ڈالنے لگا تو ٹائم دیکھا تو دن کے باراں بج چکے تھے۔ شام تک پنیری اکھاڑنے کا کام کیا۔ شام تک پنیری اکھاڑتا رہا۔ پھر وہاں سے وہ اپنے گاؤں اٹاری چلا گیا۔ جب وہ اپنے گھر گیا تو اس کا سالا (اس کی بیوی کا بھائی) آیا ہوا تھا۔ اسے کہنے لگا: ''بھائی جان آپ کہاں گئے ہوئے تھے؟'' مَیں ٹھیک باراں بجے آپ کے گھر پہنچا تو آپ کی بھینس مجھے دیکھ کر بولنے لگی۔ مَیں نے بھینس کا بچہ بھینس کے نیچے چھوڑ دیا۔ بھینس آرام سے کھڑی رہی اور مَیں دودھ دوہتا رہا۔ بہنوئی نے اپنے سالے کو بتایا کہ وہ ٹھیک باراں بجے حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی چاولوں کی پنیری اکھاڑنے لگا تھا۔ اسی لیے میری بھینس نے باراں بجے دودھ دے دیا ہے۔ 65

کنوئیں کا خود بخود چلنا:

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغفور الوری صاحب حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی بچپن کی ایک کرامت بیان کرتے ہیں کہ ہم میاں صاحب کے درس میں پڑھتے تھے۔ ایک صبح ہم کچھ ساتھی حضرت میاں صاحب کے کنواں پر گئے۔ (جہاں آجکل مویشیوں کی حویلی ہے) کنویں سے تھوڑی دور درختوں کے چھوٹے چھوٹے پودے تھے۔ ہم ان میں کھڑے تھے کہ حضرت میاں

Marfat.com

جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کنویں پر آئے اور اِدھر اُدھر دیکھا۔ پھر آپ نے کنویں کی گادی پر اپنا رومال رکھ دیا۔ کنواں خود بخود چل پڑا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پانی پیا اور گادی سے اپنا رومال اٹھالیا تو کنواں رُک گیا۔ 66

اچانک حاضر ہونا:

محمد لقمان چک نمبر ۲۰۳ وہاڑی کا بیان ہے کہ جن دنوں حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ مسجد شیر ربّانی وسن پورہ میں نماز جمعہ ادا کیا کرتے تھے۔ وہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے عرس پر آیا اور اپنے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے چھوٹے شہد کی ایک بوتل لایا۔ حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک میں حاضری دینے کے بعد مسجد شیر ربّانی وسن پورہ گیا تو ان کی ملاقات مولانا اکبر علی سے ہوئی۔ مولانا اکبر علی نے اسے بتایا کہ وہ ابھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جہاز پر اسلام آباد کی فلائٹ پر سوار کرا کے آیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تین دن کے لیے اسلام آباد گئے ہیں۔ وہ (محمد لقمان) بہت پریشان ہوا کہ اتنی دور سے آیا تھا۔ نہ آپ سے ملاقات ہوئی اور نہ ہی آپ کی خدمت میں شہد پیش کر سکا۔ وہ مسجد کے اوپر چلا گیا اور لنگر کھانے لگا کہ اچانک آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے۔ وہ جلدی سے جلدی سے آپ کو ملا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے: ”جلدی سے شہد مجھے دے دو۔ اس کی مجھے بڑی ضرورت تھی، جلدی کرو، مَیں نے ضروری کام کے لیے جانا ہے“۔ لقمان شہد کی بوتل آپ کو پیش کی۔ آپ شہد کی بوتل لے کر نیچے اتر گئے اور ایک سکوٹر والے کے پیچھے بیٹھ گئے۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نظروں او جھل ہو گئے۔ 67

Marfat.com

روزِ محشر کا حوال:

ماسٹر احمد علی شرقپوری کا بیان ہے کہ وہ شہروالی بیٹھک میں حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت حاضر تھا۔ ایک بزرگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت حاضر ہوئے اور باتیں کرنے لگے۔۔ آپ نے منہ دوسری طرف کرنے کی ہدایت فرمائی۔ ماسٹر احمد شرقپوری نے منہ دوسری طرف کرلیا مگر اُن کے کان کھلے تھے۔ بزرگ فرمانے لگے: ''میاں صاحب! آپ کے بہت سے مرید ہیں۔ آپ روزِ محشر کو ان کا بوجھ کیسے اٹھاؤ گے'' میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اُس بزرگ سے فرمانے لگے: ''مَیں جو مرید کرتا ہوں۔ اُس کا ہاتھ حضور! شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں میں دے دیتا ہوں۔ اس لیے مجھے ان مریدوں کی فکر نہیں''۔ 68

خواب میں پیغام:

ماسٹر عظمت علی صاحب موضع محلہ چاہ چو بچیانوالہ، شرقپور شریف کا بیان ہے کہ وہ ایک رات سویا ہوا تھا۔ اس کو خواب آئی کہ آستانہ عالیہ کی طرف سے اُسے ایک بچی پیغام دے رہی ہے۔ مجھے حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ بلا رہے ہیں۔ مَیں اُس بچی سے جھگڑ رہا ہوں کہ تم کیوں آئی ہو۔ اگر آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بلانا ہوتا تو وہ کسی خادم کو بھیجتے۔ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کسی لڑکی یا عورت کو ایسا پیغام نہیں دیا۔ پھر وہ جاگ گیا اور سحری سے قبل موٹر سائیکل لے کر چوک شیر ربانی آیا تو سحری کی آذان ہونے لگی۔ جب وہ لنگر خانے کے قریب پہنچا اور موٹر سائیکل کھڑی کی تو بابا غفور نے کہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ماسٹر عظمت آ رہا ہے اُسے اندر بھیج دو۔ مَیں اندر گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد اندر آنے کا حکم فرمایا۔ اس طرح خواب سچ ثابت ہوا۔ 69

Marfat.com

منقبت

ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

روحانیت کے بحرِ بیکراں حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

دینِ حق کے رازداں تھے حضرت میاں جمیل
ایک میرِ کارواں تھے حضرت میاں جمیل

رونقِ بزمِ تصوف راہِ سنت کے نقیب
دین کے کوہِ گراں تھے حضرت میاں جمیل

حاملِ فکرِ مجدد، عاملِ شرعِ شریف
عہد کی تاب و تواں تھے حضرتِ میاں جمیل

مظہرِ شیرِ محمد، محورِ اہلِ نظر
سادگی کا اک جہاں تھے حضرتِ میاں جمیل

زندگی بھر دین کی ترویج میں شاغل رہے
فیض کا روشن نشاں تھے حضرتِ میاں جمیل

ان کے در پہ دردمندوں کو میسر تھا سکوں
ایسا برکت کا سماں تھے حضرتِ میاں جمیل

میں نے آصف ان سے پایا دردِ دل کا ولولہ
روحانیت کے بحرِ بیکراں تھے حضرت میاں جمیل

Marfat.com

منقبت

محمد جہانگیر ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور

حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ

اپنی ساری زندگی تابع سُنتِ حضور ﷺ میاں جمیل رحمتہ اللہ علیہ کر گئے
جس قدر ہو سکی خدمت اسلام، وہ ضرور، میاں جمیل رحمتہ اللہ علیہ کر گئے

بلاشبہ بڑے مقام و نام ہیں شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ و ثانی لاثانی رحمتہ اللہ علیہ کے
حقیقت میں ان ناموں کو زمانے میں مشہور میاں جمیل رحمتہ اللہ علیہ کر گئے

ماہنامہ نورِ اسلام، اشاعتِ کثیر اور وقف ذخیرۂ کتبِ اسلام
روشن دنیا میں علم کا نور میاں جمیل رحمتہ اللہ علیہ کر گئے

تحریک ختم نبوت ﷺ، خاتمہ قادیانیت میں تھے آپ پیش پیش
غرق کفر و شرک کا سارا غرور میاں جمیل رحمتہ اللہ علیہ کر گئے

بانی تحریکِ یومِ مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ صرف آپ رحمتہ اللہ علیہ ہی ٹھہرے
دلوں میں برپا عشقِ مصطفیٰ ﷺ کا سرور میاں جمیل رحمتہ اللہ علیہ کر گئے

ہمیشہ رہے کوشاں جانبِ منزلِ دینِ اسلام
بیدار اِک عملی زندگی کا شعور میاں جمیل رحمتہ اللہ علیہ کر گئے

صاحبزادوں اور پیروں کی طرح شاہانہ زندگی نہیں گزاری
پیدا کردار سے شریعت و حقیقت کا دستور میاں جمیل رحمتہ اللہ علیہ کر گئے

بے پناہ وسعت تھی آپ رحمتہ اللہ علیہ کے اندازِ شفقت و محبت میں
ملنے کی حسرت کی کمی کو دور میاں جمیل رحمتہ اللہ علیہ کر گئے

انوکھا رنگ چڑھایا بیٹوں اور پوتوں کی تربیت میں
شہزادوں کو بچپن میں ہی علم سے بھرپور میاں جمیل رحمتہ اللہ علیہ کر گئے

بھولتے نہیں مرشد کے دیدار و پیار کے جلوے جہانگیر کو
اب بڑھ رہا ہے غمِ فراق، ایسے رنجور میاں جمیل رحمتہ اللہ علیہ کر گئے

Marfat.com

پیر طریقت

محمد منشا تابش قصوری چشتی سیالوی، مرید کے لاہور

جمیل احمد تھے اک پیر طریقت	عمل پر ان کے نازاں تھی شریعت
صفات شیرِ ربانی کے مظہر	وہ لاثانی کے تھے فرزند اطہر
تھے اوصاف حمیدہ سے مرصّع	کمالاتِ جمیلہ کے مرقع
زبان تر تھی درودِ مصطفیٰ سے	قلب روشن تھا نورِ مصطفیٰ سے
درود خضری تھا معمول ان کا	بناء نام تھا مقبول ان کا
مجدد پاک سے عشق و محبت	عدیم المثل تھی ان سے عقیدت
وہ تحریک مجدد کے تھے بانی	ہمیشہ خوش رہے ثانی لاثانی
وہ تھے شیرمحمد کے پیارے	عظیم المرتبت قائد ہمارے
رہے پڑھتے علالت میں نمازیں	بزرگوں کی رہے دیتے نیازیں
تھا لنگر شیرِ ربانی کا جاری	رہے گا تا ابد جاری و ساری
یہ سب شیرمحمد کی عطا تھی	جمیل نقشبندی پہ نگاہ تھی
سراسر عاشقِ شاہ مدینہ	زباں پر ذکر تھا دل میں مدینہ
دعا کے واسطے جب لوگ آتے	سکون قلب کی دولت وہ پاتے
غم و آلام سے دوچار تابش	لکھے پُر درد کیا اشعار تابش

Marfat.com

نشانِ رحمت میاں جمیل احمد شرقپوری قدس سرہٗ

مولانا محمد نورالدین نقشبندی

نشانِ رحمت جمیل احمد	پیام روشن جمیل احمد
سروں کی غیرت جمیل احمد	دلوں کی دھڑکن جمیل احمد
وہ ناز کرتی ہے جس پہ	اہل نظر کی روحانی زندگی بھی
شعورِ غیرت جمیل احمد	فروغِ گلشن جمیل احمد
وہ فضل حق کو اُٹھانے والا	وہ باغِ جاں کو بسانے والا
برس رہا تھا وفا کی کھیتی	پہ بن کے ساون جمیل احمد
مجھے نظر آرہا تھا	جس کے جمال میں اِک جمال زیبا
یہ کیا ہوا وہ کہاں چھپا ہے	خودی کا آنگن جمیل احمد
وہ نقشبند جہاں کا پیارا	وہ شیر حق کا حسیں دُلارا
وہ دِل ربا، دِل فزا، دِل آرا	وہ دِل کا درپن جمیل احمد
ہم ایسے دیوانگانِ شب کو	کسی کے احسان کی کیا ضرورت
گلوں سے بھر کر چلا گیا ہے	ہمارا دامن جمیل احمد
غلام دربار مصطفےٰ تھا	مرید صدیق باصفا تھا
عمر کا نوکر، غنی کا چاکر	علی کا خرمن جمیل احمد

Marfat.com

منقبت بحضور

قرۃ عیون الاولیاء، فخر بساطِ نقشبندیت

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

محمد شکیل جنجوعہ

تو کہ اخلاص کا پیکر، عمل کا کوہِ گراں	یقیں نژاد، سراپا کمال، فیض رساں
حیات بخش، منور، حسین، روشن تر	تیری صورت، تیری سیرت، تیرا لہجہ و بیاں
بے بدل خادم ملت ھوائے سرمایۂ دین	ھو ناز گاز بزرگاں، مبلغ دوراں
تمہاری سوچ کا محور حقیقت دنیا	حیات ساری کی ساری فقط فہم کی اذاں
نظر کہ روح کے اندر بھی روشنی کردے	بیاں کہ تلخیٔ دینا کو بھی کرے آساں
بلا کی دھوپ میں ہو مجھ کو سائباں جیسے	جہاں کی تیرہ شبی میں ہو روشنی کا نشاں
میں ایک قطرہ عقیدت کا اور تیری مثال	ازل سے فیض کا چشمہ کہ جس طرح ہو رواں
اے ترجمان مجدد، اے دین کے معمار	کرم کہ ہم بھی ہوں تقلید دین پر نازاں
جو تیری فکر کو دو لفظوں میں بیان کروں	نبی کی سیرت عالی، حیات مردہ دلاں
بغیر لطف و کرم ہم کبھی نہیں لوٹے	نہ اس دوارے کے منگتوں کو ہے کوئی امکاں
نبی کی یاد میں ملبوس اے تنہائی پسند	تیرے وصال کا منظر و رائے فہم و گماں
میں ناز کیوں نہ کروں نسبت مرشد ہی تو ہے	مرا حوالہ، مرا حوصلہ، میری پہچاں

Marfat.com

جمیل احمد نامہ

در ذکر صفات نیک و اخلاق حمیدہ حضرت آقائی الحاج صاحبزادہ جمیل احمد صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی حضرت شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ شرقپور شریف (ضلع شیخوپورہ)

نتیجہ فکر: دکتر محمد حسین تسبیحی ''رہا'' کتاب خانہ گنج بخش، مرکز تحقیقات فارسی، ایران و پاکستان، اسلام آباد

جمیل احمد بیر نور اسلام — رسد از او محبت ھابہ پیغام
پدر را شیر ربانی فقیر است — فقیری را بود جان دل آرام
پیام شرق ما از قلب اقبال — پیام شرقپور از نور اسلام
جمیل احمد خطیب علم و عرفان — سخن از دل کند پیوستہ اعلام
جمیل احمد جمال پاک اللہ — مبادا در جہانش ھیچ آلام
سخاوت پیشہ و آگاہ و دانا — ادیب نکتہ سنج و شیخ اسلام
مجدد الف ثانی را دل آگاہ — کراماً کاتبین او راست اکرام
صفات عشق ربانی فراوان — صداقت پیشہ و معروف و خوشنام
بخشند آن چہ را در پیش وارد — سخاوت مند و دانش مند و با نام
اگر از عشق حق خواہی نشانہ — جمیل احمد بود آغاز و انجام
بنوشید آب عشق و از جام احمد — توانائی وحدانی جام گلفام
لبش خندان و قلبش شادمان باد — جمیل است و بود در دست او جام
محبت می کند با ھر فقیری — رساند فائدہ بر خاص و بر عام
نماز روزہ و حج و زکاتش — بہ قرآن و حدیث و نص احکام
جہان گشتہ، سفر کردہ، ہمیشہ — شناسد ھر کسی را پختہ و خام
بہ شرق و غرب عالم سیر کردہ — حجاز و طیبہ و مصر و دگر شام
طریق عارفان حق سپردہ — بود در اوج عشق نیک فرجام
''رہا'' خواند دعا ھر روز ھر شب — جمیل احمد بہ راہ حق زندہ کام

Marfat.com

درشان ومنقبت فخر المشائخ پیرطریقت سرچشمہ معرفت، مصدرانوار شریعت، شہباز حقیقت حضرت صاحبزادہ پیرمیاں جمیل احمد شرقپوری، زیب سجادہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ (پاکستان)

سرورده: ابوالبقاقدرآفاقی

آپ ہیں فخر المشائخ خادم دین متین	اپنے ناداروں کے حق میں دولت دنیا ودیں
گلشن ثانی ولاثانی کی ہیں فصل بہار	نقشبندی سلسلہ کے رہ نوروفیض بار
مہرہمت ماہ شفقت رہبر دنیا ودیں	آستاں شرقپور کے آپ سجادہ نشیں
آپ کو حق نے عطا کردی ہے شان جان فزا	آپ کی برکت سے علم ونور کا ہے در کھلا
ایک ہلچل مچ گئی ہے نعرہ توحید سے	راہ حق پر گامزن ہیں، کل جو تھے بھٹکے ہوئے
سادہ وشاداب ودل کش ہے حدیقہ آپ کا	بوذرسلمان سے ملتا ہے طریقہ آپ کا
مشرق ومغرب میں پیارا نقشبندی سلسلہ	آپ کی برکت سے پیہم پھیلتا ہے جارہا
جس نے پایا نقشبندی سلسلہ لاثانیہ	یاد حق میں اس کا گزرے ہر دقیقہ ثانیہ
آپ احیائے شریعت کے نقیب باکمال	اورطریقت کے امیں عرفاں کے مہر بے مثال
اہل سنت کے گلستان کے ہو شمشاد بلند	معرفت کی بزم دوراں کے ہو رکن ارجمند
''نوراسلام'' آپ کے علمی کرم کا چاند ہے	''مکتبہ'' کے دم سے رعنائیء باطل ماند ہے
ہے سراپا فضل ربی آپ کی نظر کرم	رحمت حق کا ہے چشمہ گفتگو کا زیرو بم
رحمت حق آگاہ ہو ہر صاحب پندار کو	دفع کردیتے ہو فوراً آستیں کے مار کو
فضل باری سے پہنچ جاتے ہو اہل دل کے پاس	کامیاب وکامران ہوتے ہیں یکدم اہل یاس
راہ حق پر گامزن رکھتے ہو ہمت سے ہمیں	طے کراتے ہو مراحل بھی محبت سے ہمیں
آپ کے در پر جو آیا جھولیاں بھر کر گیا	آگیا جو کوئی بھوکا سیر ہو کر گھر گیا
شرقپور کے فیض کے بجتے ہیں ڈنکے چارسو	گلشن اسلام کا ظاہر ہے جس سے رنگ وبو

Marfat.com

آپ کا در فیض لاثانی کا جام جاں فزا	گلشن شیر محمد کا معتبر سلسلہ
لائیے تشریف حضرت آیئے خوش آمدید	کھول دیجیے اک نظر سے رحمت باری کے بھید
کھینچ لیتے ہو دلوں کو منزل حق کی طرف	حوصلہ دیتی ہے بے ظرفوں کو بانگ لاتخف
رہنمائی غائبانہ مل گئی ناداں کو	بخش دی عین یقین تک طالب عرفان کو
جلوت وخلوت میں دل کی رہبری کرتے ہیں آپ	اورکرواتے ہیں جسدوروح کارنگین ملاپ
رازدار رشتہ جان وتن وقلب وجگر	آپ جب چاہیں بٹھادیں اک نظر سے بام پر
ناکسوں کوآپ نے بخشا وقار تمکنت	رحمت حق، فضل باری اور بہار وتمکنت
نوراسلام آپ کے فیض و کرم کا سلسلہ	ضوفشاں عالم میں ہے نور حرم کا سلسلہ
بے سراب و سبزوشاداب آپ کاصحرائے فیض	شاداں وفرحاں کناں ہےآپ کا دریائے فیض
کشور جودو سخا کے آپ سلطان عظیم	کیجیے لطف وکرم ہے آپ کی شان عظیم
روح قرآن جان سنت آپ کاہراک عمل	ہے توکل برخداراہ نبی میں چل سوچل
آپ نے نام ''مجدد'' کوکیاہے زندہ تر	ہوگیا''یوم مجدد''آپ سے تابندہ تر
خواجگاں کے عرس بھی ہرسال کرواتے ہیں آپ	یاد سے ان کی دلوں کوخوب گرماتے ہیں آپ
چشمہ فیض رواں ہے شیرربانی کاعرس	ہے کرم باری کامرکز ثانی لاثانی کاعرس
آپ کافیض وکرم دنیابھی ہے اوردین بھی ہے	زیرسایہ چل رہا''دارالمبلغین'' بھی ہے
علم ودیں کی روشنی سے ہیں منورشش جہات	فیض حاصل کررہے ہیں طالبان وطالبات
آپ بیرونی ممالک میں بھی ہیں محو کرم	ہیں علَم دار یقیں اور دافع وہم والم
ماشاء اللہ کس قدر جوبن پہ ہے حق کی بہار	جامعہ باطل ہواجاتاہے جس سے تارتار
آپ سے مخفی نہیں ناچیز کی بے مائیگی	ہوعطا سائل کوبہرایں نوا ہراک خوشی
کشت ہو سرسبز ومحکم پار ہوبیڑا مرا	کیجیے نظر کرم ہیں آپ میرے ناخدا
آپ میری ڈھال ہیں سب پرفتن ادوار میں	ڈوب جائیں سب ستم گراپنے ہی منجدھار میں
سید کونین کا صدقہ عنایت کی نظر	فضل باری تعالیٰ ہو، کرم ہو، رحمتیں ہوں برقدر

Marfat.com

حواشی

1 ماہنامہ نوائے شرقپور شریف، اکتوبر 2013ء: ص20

2 ترمذی شریف ج2 ص140

3 کبریت احمر بر حاشیہ الیواقیت والجواہر

4 ماہنامہ نوائے شرقپور شریف، اکتوبر 2013ء: صفحہ 24

5 نفحات الانس فارسی للجامی

6 ماہنامہ نوائے شرقپور شریف، اکتوبر 2013ء: صفحہ 24

7 فیوض الحرمین بمعات: ص121: ہمعہ نمبر 21

8 ماہنامہ نوائے شرقپور شریف، اکتوبر 2013ء: صفحہ 25

9 شفاء العلیل ترجمہ القول الجمیل: ص59

10 ماہنامہ نوائے شرقپور شریف، اکتوبر 2013ء: صفحہ 25

11 تفسیر عزیزی: پ29 سورہ جن

12 ماہنامہ نوائے شرقپور شریف، اکتوبر 2013ء: صفحہ 25

13 ماہنامہ نوائے شرقپور شریف، اکتوبر 2013ء: صفحہ 25

14 حدیث قدسی

15 پ4: العمران 114

☆ صراط الصالحین جلد اول: 27-28

16 ماہنامہ نوائے شرقپور شریف، اکتوبر 2013ء صفحہ 33

17 ماہنامہ نوائے شرقپور شریف، اکتوبر 2013ء صفحہ 34

18 ماہنامہ نوائے شرقپور شریف، اکتوبر 2013ء صفحہ 34

19 ماہنامہ نوائے شرقپور شریف، اکتوبر 2013ء صفحہ 36

20 ماہنامہ نوائے شرقپور شریف، اکتوبر 2013ء صفحہ 36

21 ماہنامہ نوائے شرقپور شریف، اکتوبر 2013ء صفحہ 37

22 ماہنامہ نوائے شرقپور شریف، اکتوبر 2013ء صفحہ 37

23 (ماہنامہ نوائے شرقپور شریف، اکتوبر 2013ء صفحہ 8)

24 فیضان فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی: ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری: ص 201.200

25 فیضان فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی: ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری: ص201.

26 حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی (توضیحی کتابیات وضاحتی اشاریہ "نوا سلام" متعلقہ مقالات ومناقب ص13 تا 15)

27 ماہنامہ نوائے شرقپور شریف، اکتوبر 2013ء صفحہ 38

28 ماہنامہ نوائے شرقپور شریف، اکتوبر 2013ء صفحہ 38

29 سوانح حیات حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری: ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری: ص57

30 سوانح حیات حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری: ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری: ص57

31 صدائے حق: ص5

32 البقرہ 2:156

33 انوار جمیل: از علامہ عبد الستار عاصم: ص217-18

34 انوار جمیل: از علامہ عبد الستار عاصم: ص218-19

35 انوار جمیل: از علامہ عبد الستار عاصم: ص219-220

36 انوار جمیل: از علامہ عبد الستار عاصم: ص220-221

37 ماہنامہ نوائے شرقپور شریف: اکتوبر 2013: ص18

Marfat.com

38 ماہنامہ نوائے شرقپور شریف: اکتوبر 2013: ص18
39 ماہنامہ نوائے شرقپور شریف: اکتوبر 2013: ص18
40 ماہنامہ نوائے شرقپور شریف: اکتوبر 2013: ص18
41 ضیاء القرآن، جلد پنجم ص64
42 سورۃ الرحمٰن 14-15
43 ضیاء القرآن، جلد پنجم ص70
44 ضیاء القرآن، جلد چہارم: ص494
45: ضیاء القرآن، جلد چہارم: ص496
46 انا سمعنا قرانا عجبا سورۃ الجن آیت نمبر 1
47 سورۃ الجن آیت نمبر 14-15
48 جنات کی حقیقت کے بارے میں مزید معلومات کے لیے دیکھئے ضیاء القرآن جلد پنجم: ص384-386
49 سورۃ البقرہ: آیت نمبر 320
50 تفصیل کے لیے دیکھئے ضیاء القرآن جلد اول: ص183
51 میرے مخدوم حضرت صاحبزادہ میاں جمیل شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ: پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی
52 (البقرہ: 256)
53 ماہنامہ نوائے شرقپور شریف: اکتوبر 2013ء
54 فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (یادداشتوں کے آئینے میں) ص-104-106
55 فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (یادداشتوں کے آئینے میں) ص-147-148
56 فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (یادداشتوں کے آئینے میں) ص-169-170
57 فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (یادداشتوں کے آئینے میں) ص-202-203
58 فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (یادداشتوں کے آئینے میں) ص-203-204
59 روحانیت کی جستجو (زیارات مقامات مقدسہ) معہ مسلک سالکان طریقت: از حاجی ملک محمد حیات مرحوم: ص-45-46
60 کرامات حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ: منظور حسین شاہ: ص22
61 کرامات حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ: منظور حسین شاہ: ص23
62 کرامات حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ: منظور حسین شاہ: ص23
63 کرامات حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ: منظور حسین شاہ: ص23
64 کرامات حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ: منظور حسین شاہ: ص24
65 کرامات حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ: منظور حسین شاہ: ص24
66 کرامات حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ: منظور حسین شاہ: ص24-25
67 کرامات حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ: منظور حسین شاہ: ص25
68 کرامات حضرت میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ: منظور حسین شاہ: ص25
69 فخر شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ: از بشارت حسین گوندل: ص170-171

Marfat.com

تصرفات، کشف و کرامات

فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجددی

مصنف
نذیر احمد شرقپوری
: اسسٹنٹ رجسٹرار جامعہ پنجاب، لاہور

297.692
ج 58 ن
124917

ناشر: بزم جمیل سمن آباد، لاہور موبائل نمبر: 0300-4355778

Marfat.com